حصہ دوم

مجموعۂ رسائل

در

علوم متفرّقہ

از

حکیم محقّق متقن حضرت مولانا شاہ رفیع الدّین محدّث دہلویؒ

ناشر

ادارہ اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم

گوجرانوالہ ○ پاکستان

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجموعہ رسائل

در علوم متفرقہ

جلد دوم

از

حکیم الامت مفتی حضرۃ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی

ناشر

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

130530

نام کتاب ——— مجموعہ رسائل (حصہ دوم)
مصنف ——— حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ
ناشر ——— ادارہ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
کاتب ——— ابو محمد اسد اللہ
تاریخ طباعت ——— رجب المرجب ۱۴۱۴ھ دسمبر ۱۹۹۳ء
مطبع ——— زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
تعداد ——— پانچ سو ۵۰۰
قیمت ——— ۵۱

ملنے کا پتہ

۱: ادارہ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
۲: مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ

Marfat.com

فہرست مجموعہ رسائل حصہ دوم

مضامین	صفحہ نمبر
ابتدائیہ از حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی مدظلہ	۵
مقدمہ از احقر محمد فیاض خان سواتی	۹
شرح رسالہ عقد انامل (عربی)	۲۱
ضمیمہ شرح رسالہ عقد انامل (اُردو) از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ	۲۹
تحقیق الالوان (فارسی)	۳۷
رسالہ سید کبیر احمد کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا (فارسی) (نذر لغیر اللہ کی وضاحت)	۴۱
ترکیب خواندن سورہ یوسف (فارسی)	۴۹
رسالہ تحقیق شق القمر (فارسی)	۵۳
رسالہ تحقیق آیات وقرآت (فارسی)	۶۵
القول المقرر (فارسی)	۸۹
رسالہ تحقیق طلوع وغروب (فارسی)	۱۰۳
قاعدہ مناسخہ در علم فرائض (فارسی)	۱۰۷
قاعدہ تحریم النساء (فارسی)	۱۱۱
رسالہ اصطرلاب (فارسی)	۱۱۷
سوالاتِ فارسی (فارسی)	۱۲۱
رسالہ حکم الصلوٰۃ والصوم فی ارض التسعین (عربی)	۱۴۳
رسالہ سوالات وجوابات متفرقہ در عربی	۱۵۱
رسالہ تحقیق قدم وحدوث عالم وتدوین تاریخ (عربی)	۱۵۹
رسالہ تحقیق الایمان (عربی)	۱۶۵
رسالہ اولاد رسول (عربی)	۱۷۵
رسالہ اعتقاد نجوم (عربی)	۱۸۵
رسالہ شرح مسئلہ منطقیہ تصوریہ (عربی)	۱۹۵
حواشی شرح چغمینی (عربی)	۲۱۳

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ابتدائیہ

از احقر عبدالحمید سواتی

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین

امابعد!

اس جلد کے رسائل مجموعی طور پر تعداد کے لحاظ سے انیس ہیں ان میں سے چار رسائل مطبوعہ تھے لیکن ان کا دستیاب ہونا تقریباً ناممکن تھا اس لیے کہ ایک صد چالیس سال کے لگ بھگ ان کا زمانہ طباعت ہے باقی پندرہ رسائل سب مخطوطات تھے جن کے حاصل کرنے میں کافی دقت ہوئی۔ احقر کے کہنے پر بعض احباب نے ان رسائل کی تحصیل کے لیے چار دفعہ انڈیا کا سفر کیا اللہ تعالےٰ کے فضل سے اتنے رسائل دستیاب ہوگئے شاہ رفیع الدینؒ کے بعض رسائل ان کے علاوہ اور بھی ہیں جو تاحال دستیاب نہیں ہو سکے لَعَلَّ اللّٰہُ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا مجموعہ رسائل جلد اوّل کی طباعت کے وقت احقر کی یہ آرزو تھی کہ شاہ رفیع الدینؒ کی اکثر کتب و رسائل بجز قرآن کریم کا ترجمہ اور قیامت نامہ کے کہ یہ برصغیر میں ہر جگہ دستیاب ہیں

Marfat.com

باقی کتب و رسائل اگر دستیاب ہو جائیں ان کی طباعت کی سعادت بھی ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم کو حاصل ہو جائے۔ جتنے رسائل اب تک طبع ہوئے ہیں احقر کی تصحیح و مقدمات کے ساتھ طبع ہوئے ہیں اور مجموعہ رسائل جلد اول پر کچھ مفید حواشی بھی آ گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس مجموعہ رسائل جلد دوم کی تصحیح وغیرہ احقر سے بوجہ بیماری اور ضعف بصارت نہ ہو سکی اس کا مقدمہ اور تصحیح کا کام عزیزم محمد فیاض کے ذمہ تھا اس نے اپنی ہمت و طاقت کے مطابق اُس کو انجام دیا اللہ تعالےٰ اس کو قابل افادہ و استفادہ بنا دے یہ احقر کے پاس امانت تھی اور آرزو تھی کہ یہ بھی طبع ہو کر سامنے آ جائے یہ رسائل اپنی افادیت کے اعتبار سے اہم ہیں انہیں اختصار کے باوجود بعض ایسے دقیق علمی اور فنی مسائل ہیں جن کی قدر و قیمت سے خاص اہل علم ہی مطلع ہو سکتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ شاہ رفیع الدینؒ کے اکثر رسائل اشاعت پزیر ہو گئے ہیں مخطوطات کی شکل میں ان کا گوشۂ گمنامی میں پڑا رہنا یقیناً ایک حادثہ تھا اللہ تعالےٰ نے خاص فضل و کرم فرمایا تو ان کی اشاعت کا سامان ہوا۔ ان کے علاوہ شاہ رفیع الدینؒ کا ایک مخطوطہ اور بھی ہمیں دستیاب ہوا ہے اور وہ علم منطق میں رسالہ قطبیہ کی شرح میر زاہد رسالہ قطبیہ ہے سنا ہے کہ یہ حاشیہ کہیں طبع بھی ہوا تھا لیکن احقر کو تلاش بسیار کے بعد بھی مطبوعہ نسخہ دستیاب نہ ہو سکا البتہ مخطوطہ کی دو مختلف نقول احقر کو کتب خانہ دارالعلوم دیوبند سے ملی ہیں دونوں مخطوطوں کا رسم الخط قدرے مختلف ہے اور صفحات بھی کم و بیش ہیں ان میں ایک مسیح الدولہ کے کتب خانہ

Marfat.com

کی ہے خدا کرے کہ اس کی بھی اشاعت ہو جائے اگرچہ منطق کی طرف آج کل لوگوں کا رجحان تقریبًا بہت کم ہو گیا ہے لیکن بعض اوقات اس کی بھی ضرورت پڑتی ہے علم و فن کے کسی بھی شعبہ سے تغافل زندہ اقوام کا شعار نہیں۔ یہ مردہ قوموں کا شیوہ ہے منطق کا فن تواب بھی درس نظامیہ میں شامل نصاب ہے جو اس کی افادیت پر موقوف ہے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جلد دوم کو بھی جلد اول کی طرح قابلِ افادہ بنا دے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

رسالہ آیات و قرآت کے ساتھ ایک رسالہ القول المقرر بھی ہے یہ شاہ رفیع الدینؒ کا نہیں بلکہ ان کے متعلقین میں سے میر حسن علی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اس میں بہت اہم معلومات ہیں تجوید و قرآت کے بارہ میں اور قراء کرام کے بارہ میں مذکور ہیں۔ لیکن اس میں جہاں جہاں موالید اور وفیات کی تاریخیں درج ہیں وہ اکثر صحیح نہیں ان کے ماخذ کی طرف مراجعت کی ضرورت ہے۔ احقر نے عقد انامل کے رسالہ کے ساتھ ایک مختصر ضمیمہ بھی لگا دیا ہے اس میں عقد انامل کے بارہ میں فقیہہ ابن عابدین کی عبارت بھی نقل کر دی ہے تاکہ مزید وضاحت ہو جائے۔ نیز تشہد میں اشارہ کے بارہ میں تھوڑی سی وضاحت بھی کر دی گئی ہے اس مجموعہ میں بعض عقائد اور ایمان کے بارہ میں تحقیق، بعض اہم باتوں کی وضاحت کے علاوہ یہ تاریخی اور اصلاحی امور پر مشتمل ہیں۔

اصطرلاب اور حواشی شرح چغمینی قدیم ریاضی سے تعلق رکھتے

Marfat.com

ہیں اور بعض علم منطق کے بعض اہم مسائل کی وضاحت پر مشتمل ہیں
علم فرائض کا پیچیدہ مسئلہ مناسخہ پر مشتمل مختصر ترین رسالہ بھی ہے
یہ رسائل فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں ہیں واللہ اعلم

از

احقر عبد الحمید سواتی

۲۷ ربیع الاوّل ۱۴۱۴ھ

بمطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۹۳ء

Marfat.com

مقدّمہ

از۔ احقر محمد فیاض خان سواتی مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیأ والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین امابعد:

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ امام ولی اللہ محدث دہلویؒ کے دوسرے فرزند ہیں آپ کی ولادت ۱۱۶۳ھ میں دہلی کے اندر ہوئی آپ کا سلسلہ نسب اکتیس واسطوں سے حضرت عمرؓ تک پہنچتا ہے خدا تعالےٰ نے آپ کو انتہائی مدبرانہ صلاحیت سے نوازا تھا اپنے والد امام ولی اللہ دہلویؒ ۱۱۷۶ھ اور بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ المتوفی ۱۲۳۹ھ سے تعلیم وتربیت حاصل کی اور بیس سال کی عمر میں جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ اور ادبیہ سے فراغت حاصل کی آپ کو عقلیات اور ریاضی کے علوم میں خاص درک حاصل تھا قرآن کریم تفسیر حدیث کی تشریح اور فقہ اسلامی پر کمال عبور رکھتے تھے اور علماء راسخین میں تھے عربی کا شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ فتاوی نویسی میں بوقت ضرورت تحریر فرماتے تھے آپ تلامذہ کو قرآن اور حدیث کے ساتھ ساتھ تصوف وسلوک کی تعلیم وتلقین بھی فرماتے تھے شیخ محمد عاشق

Marfat.com

پھلتیؒ سے آپ نے اخذ طریقت کیا بعض مسائل میں آپ کی تحقیقات نہایت علمی و تحقیقی اور بصیرت افروز ہیں آپ کا خصوصی کمال یہ تھا کہ بڑے بڑے مشکل مسائل کا حل انتہائی مختصر الفاظ میں بیان فرما دیتے تھے مزاج میں سخاوت اور خدمت کا جذبہ غالب تھا آپ کی اولاد چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ اعلائے کلمۃ الحق کے لیے آپ نے مغل حکومت میں نہایت مصائب و تکالیف کا سامنا بھی کیا لیکن صبر و ہمت سے استقلال کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا جلاوطنی کے مصائب نہایت جوانمردی سے برداشت کئے آپ اور آپ کا پورا خاندان مسلکاً حنفی تھا۔

شاہ صاحبؒ نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی علمی و تحقیقی کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں۔ شاہ صاحبؒ کی جتنی کتابیں دستیاب ہوسکی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر کتب کو ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم نے والدِ محترم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؔ خان صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم دیوبند و فاضل دارالمبلغین لکھنو و فاضل نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد دکن بانی مدرسہ نصرۃ العلوم و جامع مسجد نور گوجرانوالہ کے مقدمات اور حواشی کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور یہ پورے برصغیر میں صرف ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کو ہی خصوصیت حاصل ہے کہ شاہ صاحبؒ کی اکثر و بیشتر کتب یہیں سے طبع ہوئی ہیں ان میں سے اکثر کتابیں مخطوطات میں سے تھیں اگر اس طرف توجہ نہ کی جاتی تو شاید یہ کتابیں شائع نہ ہو سکتیں اور ضائع ہو جاتیں اور علماء بہت بڑے علمی ذخیرہ سے محروم ہو جاتے۔ شاہ صاحبؒ کی تصانیف کا اجمالی تعارف حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

مجموعہ رسائل (حصّہ دوم)

زیر نظر کتاب مجموعہ رسائل حصہ دوم ہے اس مجموعہ میں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ کے انیس[۱۹] علمی و تحقیقی رسائل کو جمع کیا گیا ہے جن میں پندرہ[۱۵] رسائل مخطوطات ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکے تھے یہ ہمیں دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ سے دستیاب ہوئے ہیں ان کو اہل علم کے استفادہ کی خاطر شائع کیا گیا ہے اس مجموعہ میں چار[۴] رسائل ایسے بھی ہیں جو مطبوعات میں سے ہیں وہ بھی چونکہ نایاب تھے اس لیے انہیں بھی اس مجموعہ میں منسلک کر دیا گیا ہے تو اس لحاظ سے یہ کل انیس[۱۹] رسائل ہوئے جن کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

۱: شرح رسالہ عقد انامل (عربی)
(بمع ضمیمہ اردو)

حضرت مولانا شاہ رفیع الدینؒ کا رسالہ عقد انامل جو چند سطور پر مشتمل ہے اس کا مطبوعہ نسخہ بمع شرح رسالہ عقد انامل جس کا ترجمہ اور شرح ولی اللہی سلسلہ کے ایک صاحب مولانا عبدالرحمٰن شاکرؒ نے لکھا ہے یہ رسالہ ہمیں دستیاب ہوا اور اس کو بمع شرح کے ہی ہم نے مجموعہ رسائل حصہ دوم میں شامل کر لیا ہے جس کے صرف چار صفحات ہیں اس کی طباعت دیگر چار رسائل کے ساتھ مطبع نظامی کانپور میں ۱۲۷۳ھ میں مولوی عبدالرحمٰن شاکر ابن ان کے والد روشن خانؒ نے اپنے اہتمام سے کرائی تھی اس وقت کی اردو زبان جس طرح چل رہی تھی اسی میں یہ ترجمہ کیا ہے اور اسکی وضاحت بھی ساتھ کر دی ہے۔

(نوٹ) اس رسالہ کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی منسلک کیا گیا ہے

Marfat.com

جو کہ والد محترم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے یہ ضمیمہ اردو زبان میں ہے۔

۲۔ تحقیق الالوان (فارسی)

اسی طرح شاہ رفیع الدینؒ کا دوسرا رسالہ تحقیق الالوان بمع شرح تحفۃ الاخوان ہے یہ ترجمہ اور شرح بھی انہیں مولانا عبدالرحمٰن بن روشنؒ کا ہے اصل رسالہ فارسی میں ہے بڑے سائز کے ایک صفحہ میں ہے جب کہ اس کی شرح بڑے سائز کے ۵۸ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کو بھی انہوں نے ۱۲۸۲ھ میں طبع کرایا تھا۔ ہم نے صرف فارسی متن ہی طبع کرایا ہے شرح غیر ضروری طوالت کی بناء پر ترک کردی ہے اس رسالہ کا نسخہ ہمیں مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب (فاضل دیوبند) کے کتب خانہ سے دستیاب ہوا اور انہوں نے ہی اس کی فوٹو کاپی کرانے کی اجازت دی۔ یہ رسالہ بڑا اہم ہے شاہ رفیع الدینؒ نے جو رنگ شریعت میں استعمال کرنے ناجائز ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے ان کو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۔ رسالہ سید کبیر احمد کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا (فارسی)

(نذر لغیر اللہ کی وضاحت)

اسی طرح یہ رسالہ بھی مطبوعات میں تھا یہ دراصل شاہ رفیع الدینؒ کا ایک فتویٰ ہے جو دیگر فتاویٰ کے ساتھ اس کو مولوی تراب علیؒ تلمیذ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح میں درج کیا ہے اور یہ فتویٰ شاہ رفیع الدین نے ۱۲۳۱ھ میں لکھا تھا زبدۃ النصائح مطبع محمدی

Marfat.com

میں ۱۲۶۷ھ میں طبع ہوئی تھی اس کی نقل ہم نے اسی کتاب کی فوٹو کاپی سے لی ہے۔

۴ ترکیب خواندن سورہ یوسف (فارسی)

یہ رسالہ مخطوطہ ہے جو ہمیں دار العلوم دیوبند کے کتب خانہ سے حاصل ہوا ہے یہ پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس میں سورۃ یوسف کے پڑھنے کی ترکیب اور اس کے فوائد و خاصیات کا ذکر ہے کہ کشائش رزق اور اپنے کاموں کے لیے اس کی تلاوت کس طریقہ سے کی جائے یہ رسالہ عملیات سے متعلق ہے۔

۵ رسالہ تحقیق شق القمر (فارسی)

یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزہ شق القمر یعنی چاند کے ٹکڑے ہونے کے ثبوت کے متعلق بحث ہے اور منکرین شق القمر کے اعتراضات کے بڑے حکیمانہ انداز میں جوابات مذکور ہیں غالباً یہ رسالہ پہلے طبع بھی ہو چکا ہے لیکن ہمیں دستیاب نہیں ہوا۔

۶ رسالہ تحقیق آیات وقرأت (فارسی)
بمع القول المقرر (فارسی)

یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں قرآن کریم کی آیات اور قرأت کے متعلق بحث ہے قراء سبعہ اور ان کی قراءات اور قرآن کریم کے اوقاف کا تذکرہ بھی ہے اور یہ جملہ بحث سوال و جواب کی صورت میں ہے۔

اس رسالہ کے ساتھ بطور ضمیمہ "القول المقرر" بھی منسلک ہے جو کہ

Marfat.com

میر محمد حسن المعروف حسن علیؒ کی تصنیف ہے یہ بھی مخطوطہ ہے یہ بھی پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس میں بھی قراء سبعہ اور ان کے حالات اور تعارف ان کی موالید و وفیات کا بڑے احسن انداز میں ذکر کیا گیا ہے مفید ہونے کی وجہ سے اسے بھی شاہ صاحبؒ کے رسالہ کے ساتھ طبع کرایا گیا ہے

۷ رسالہ تحقیق طلوع وغروب (فارسی) یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس میں سورج کے طلوع وغروب کی تحقیق سوال وجواب کے انداز میں مذکور ہے۔

۸ قاعدہ مناسخہ در علم فرائض (فارسی) یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں علم فرائض یعنی وراثت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور علم فرائض کا ایک مشکل مسئلہ ذکر کیا ہے۔

۹ قاعدہ تحریم النساء (فارسی) اس رسالہ میں ان عورتوں کا تذکرہ ہے جن کے ساتھ شریعت میں نکاح کرنا حرام ہے اور ان کی اقسام بڑے احسن انداز میں مذکور ہیں یہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے۔

۱۰ رسالہ اصطرلاب (فارسی) یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں قدیم ریاضی کے متعلق معلومات ہیں یہ رسالہ طول بلد، عرض بلد معلوم کرنے کے لیے مفید ہے۔

Marfat.com

۱۱۔ سوالاتِ فارسی یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں مختلف علمی سوالات کے جوابات مذکور ہیں کچھ سوالات آیات کے بارہ میں ہیں اور کچھ دوسری علمی باتوں کے بارہ میں ہیں۔

۱۲۔ رسالہ حکم الصلوٰۃ والصوم فی ارض التسعین (عربی) یہ رسالہ مطبوعات میں سے ہے جو پہلے طبع ہو چکے ہیں ہم نے اس رسالہ کی نقل کتاب "لقطۃ العجلان" طبع مطبع نظامی کانپور ۱۲۹۱ھ صـ۸۲ تا صـ۸۴ سے لی ہے یہ کتاب نواب صدیق حسن خان مرحوم کی تصنیف ہے اس میں شاہ رفیع الدینؒ کا یہ پورا رسالہ انہوں نے نقل کیا ہے اس رسالہ کا اردو ترجمہ پورا کتاب نمازِ مسنون کلاں مصنفہ حضرت مولانا صوفی عبد الحمید خان صاحب سواتی مدظلہ کے صـ۱۹۵ تا صـ۲۰۰ میں نقل کر دیا گیا ہے اردو خوان حضرات اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

۱۳۔ رسالہ سوالات وجوابات متفرقہ درعربی یہ رسالہ مخطوطات میں سے ہے۔ اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں سوالات وجوابات کی صورت میں ستاروں اور فلکیات کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

۱۴۔ رسالہ تحقیق قدم وحدوث عالم وتدوین تاریخ (عربی) یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں جہان کے قدیم یا حادث ہونے کے متعلق، ہبوط آدم علیہ السلام کے متعلق اور تاریخ کے

Marfat.com

متعلق بحث مذکور ہے۔

۱۵۔ رسالہ تحقیق الایمان (عربی) یہ رسالہ بھی مخطوطات میں سے ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں ایمان کے مختلف معانی پر بحث کی گئی ہے۔

۱۶۔ رسالہ اولاد رسول (عربی) یہ رسالہ بھی مخطوطات میں سے ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں سیر اور تاریخ کے حوالہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کے متعلق معلومات ذکر کی گئی ہیں۔

۱۷۔ رسالہ اعتقاد نجوم (عربی) یہ رسالہ مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں ستاروں کے مؤثر اور غیر مؤثر ہونے کے متعلق اعتقاد رکھنے کا ذکر اور اس میں مختلف مذاہب کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

۱۸۔ رسالہ شرح مسئلہ منطقیہ تصوریہ (عربی) یہ رسالہ بھی مخطوطہ ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے اس رسالہ میں علم منطق کی تین اصطلاحات بشرط شیئ" بشرط لا شیئ اور لا بشرط شیئ کی تفصیل اور شرح بڑے احسن پیرائے میں کی گئی ہے اور فن منطق میں ان اصطلاحات کے فائدہ کے متعلق روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۹۔ حواشی شرح چغمینی (عربی) یہ رسالہ بھی مخطوطات میں سے ہے اور پہلی مرتبہ شائع ہو کر منظر عام پر آیا ہے یہ رسالہ ریاضی قدیم پر مشتمل ہے اور شرح چغمینی

Marfat.com

جو ریاضی قدیم کی مشہور کتاب ہے اس کے ایک ادق اور مشکل مقام کا حاشیہ اس رسالہ میں مذکور ہے۔

مجموعہ رسائل حصہ اوّل

اس مجموعہ میں شاہ صاحبؒ کے دس رسائل جمع ہیں حال ہی میں اس کا دوسرا ایڈیشن ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نے شائع کیا ہے اس مجموعہ کی تصحیح اور اس پر ایک بسبط مقدمہ والدِ محترم نے تحریر فرمایا ہے اور بیشتر مقامات پر قارئین کی سہولت کے لیے حواشی بھی درج کر دیئے ہیں اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل دس رسائل ہیں۔

۱: رسالہ فوائد نماز (فارسی)

۲: رسالہ اذان (فارسی)

۳: رسالہ حملۃ العرش (فارسی)

۴: رسالہ رباعیات (فارسی)

۵: رسالہ بیعت (فارسی)

۶: رسالہ شرح چہل کاف (عربی)

۷: رسالہ شرح برہان العاشقین یا حل معمّہ (فارسی)

۸: رسالہ نذور بزرگان (فارسی)

۹: رسالہ جوابات سوالات اثنا عشر (فارسی)

۱۰: فتاویٰ شاہ رفیع الدینؒ (فارسی)

دفع الباطل (عربی و فارسی)

یہ کتاب مسئلہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی تحقیق پر مشتمل ہے یہ کتاب مخطوطہ تھی اور نایاب تھی والدِ محترم نے اسے رضا لائبریری رامپور سے حاصل کر

Marfat.com

کے بڑی محنت و مشقت کے ساتھ پانچ سال کے طویل عرصہ میں تصحیح کرکے شائع کرایا ہے اس پر ایک مفصل مقدمہ بھی انہوں نے تحریر فرمایا ہے ادارہ نشرو اشاعت بدرسہ نصرۃ العلوم عنقریب اس کا دوسرا ایڈیشن بمع کتاب کلمات الحق شائع کر رہا ہے۔

تکمیل الاذہان (عربی)

شاہ صاحبؒ کی یہ کتاب بھی نایاب تھی اسے پہلی مرتبہ ۱۳۸۴ھ میں شائع کیا گیا تھا والدِ محترم نے اس کی تصحیح کی ہے اور ایک مفصل مقدمہ بھی اس پر لکھا ہے یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے ایک منطق دوسرا امور عامہ تیسرا تحصیل اور چوتھا تطبیق آراء پر مشتمل ہے اس کتاب کو ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم نے شائع کیا تھا حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانیؒ نے اس کی اشاعت پر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا تھا اور والد صاحب مدظلہ کو اس کی اشاعت کے وقت انہوں نے خط تحریر فرمایا تھا جس کا فوٹو عکس مقدمہ تکمیل الاذہان طبع دوم پر بعینہٖ درج کیا گیا ہے۔

اسرار المحبّۃ (عربی)

یہ کتاب بھی شاہ رفیع الدینؒ کی تصنیف ہے اور مخطوطہ تھی والد محترم کے مقدمہ اور تصحیح کے ساتھ ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم نے اسے بھی شائع کیا ہے اس کتاب میں محبّت کی جملہ اقسام کی بحث کی گئی ہے۔

تفسیر آیت نور (عربی)

اس کتاب میں آیت نور کی تفسیر میں گزشتہ حکماء کے اقوال و آراء کو جمع کیا گیا ہے یہ کتاب بھی مخطوطہ تھی والد محترم کی تصحیح اور مقدمہ کے ساتھ ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم نے اسے شائع کیا تھا اس کے دوسرے ایڈیشن کو ادارہ

Marfat.com

ہی انشاء اللہ بمع اردو ترجمہ کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

ترجمہ قرآن کریم یہ ترجمہ اردو زبان میں ہے اور سب سے پہلا تحت اللفظ ترجمہ ہے یہ مطبوعہ ہے اور نہایت مقبول ہے عوام اور خواص اس سے استفادہ کرتے ہیں۔

قیامت نامہ یا علاماتِ قیامت (فارسی) اس رسالہ کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے اس میں قیامت اور آخرت کے حالات اور کوائف احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں نہایت عبرت آموز ہے شاہ صاحبؒ کا یہی ایک خاص رسالہ ہے جس سے عوام بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے اس رسالہ کے علاوہ باقی کتب دقیق علی البحاث پر مشتمل ہیں اس لیے ان سے صرف علماء ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔

ان مندرجہ بالا کتب کے علاوہ بھی شاہ صاحبؒ کی متعدد علمی و تحقیقی تصانیف ہیں جنہیں تذکرہ نگاروں نے ذکر کیا ہے جن میں سے بعض تو حوادثاتِ زمانہ کے پیشِ نظر ضائع ہو چکی ہیں اور کچھ مخطوطات کی صورت میں کتب خانوں میں پڑی ہوں گی بہر حال ہمیں جس قدر شاہ صاحبؒ کی کتب دستیاب ہوئی ہیں ہم نے انہیں منظر عام پر پیش کر دیا ہے۔

نوٹ: شاہ صاحب کی کتب کا تفصیلی تعارف ہمارے [illegible] تکمیل الاذہان میں کر دیا ہے۔

وفات شاہ صاحبؒ کی تاریخ وفات میں متعدد اقوال ہیں محقق بات یہ ہے کہ ۶ شوال ۱۲۳۳ھ میں دہلی کے اندر ستر سال کی عمر میں ہوئی۔

Marfat.com

آخری گذارش

مجموعہ رسائل حصہ دوم کی پروف ریڈنگ احقر نے اپنی وسعت اور طاقت کیمطابق کی ہے بعض مقامات ہیں اصل مسودہ کے اندر ہی الفاظ مٹے ہوئے تھے جو اخذ نہیں کئے جاسکے اور بعض مقامات ہیں سیاق و سباق سے الفاظ تحریر کر دیئے گئے ہیں اہل علم سے گذارش ہے کہ اگر کسی کو کتابت یا عبارت ہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کی نشاندہی کریں تاکہ اس کی درستگی کی جاسکے اور آئندہ ایڈیشن ہیں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔

احقر

محمد فیاض خان سواتی

مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۸۔ ربیع الاوّل ۱۴۱۴ھ

Marfat.com

شرح رسالہ عقد انامل

Marfat.com

شرح رسالۂ عقدِ انامل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بڑا احسان خدا کا کہ ہم کو موافق طاقت کے تکلیف فرمائی اور بہت درود اور سلام سرورِ انبیاء پر کہ سیدھی راہ دین کی بتائی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پیچھے حمد وصلوٰۃ کے متمسک بفضلِ خدائی قادر **عبدالرحمن شاکر** کہتا ہے کہ قیامت کے دن جب کافر اپنے ساجھی ٹھہرانے سے انکار کریں گے تو اوس وقت اللہ تعالیٰ اون کے ہاتھ اور پانون سے اونہوں نے جو کیا ہوگا کہوا دے گا اور اس بات پر کریمہ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ناطق ہی یعنی بولیں گے ہم سے اونؑ کے ہاتھ اور بتاوین گے اون کے پانون جو کچھ وہ کماتے تھے فقط اور **کشف الاسرار** میں نکتہ یوں بیان ہے کہ جس طرح ہاتھ پانون کافروں کے اون کے کیے ہوئے پر گواہی دیں گے اسی طرح اعضا ہی مومنین ان کے بھلے کاموں پر شہادت ادا کریں گے جیسے اخبار میں آیا ہے کہ جب احکم الحاکمین بندۂ مومن سے پوچھے گا کہ تو کیا لایا اور وہ شرم سے اس بات کی کہ میں اپنی بھلائیاں اپنے مونہہ سے کیا کہوں کچھ نہ کہے گا حق تعالیٰ اوس کے سب اچھے کام کہوا دے گا یہاں تک کہ اُوس کی اونگلیاں تسبیحات اور تہلیلات پر گواہی دیں گی جیساکہ روایت ہے **یُسَیْرَۃ**[1] بیٹی یاسر سے کہ تھیں اون

---

[1] یُسَیْرَۃ پہلی یے کو پیش اور سین کو زبر نام ہے صحابیہ کا۔

130530

Marfat.com

عورتوں سے کہ ہجرت کر گئیں تھیں مکے سے مدینے کو کہا اونہوں نے کہ فرمایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کو ہمیشہ یاد کرو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح یا جو اس کے ہم معنی ہو کہنے سے اور گنو اونگلیوں پر کہ اونگلیاں قیامت کے دن مقرر پوچھی جائیں گی جو اونہوں نے کیا ہے اور حکم ہو گا کہ بولیں جس طرح تمام اعضا بولیں گے اور گواہی دیں گی اُس پر جو اونہوں نے کیا ہو گا تو لازم ہے کہ تم خدا کا ذکر اور تسبیح اور تقدیس نہ بھولو نہیں تو خدا کی رحمت تم کو نہ ملے گی **کذا فی المشکوٰۃ** تو تسبیح اور تہلیل پڑھنے والوں کو لازم ہے کہ عقد انامل پر پڑھا کریں تاکہ قیامت کے دن اون کی اونگلیاں تسبیحات اور تہلیلات پر گواہی دیں اور خلوصِ دل کی تقدیس پر شہادت ادا کریں کہ ہاتھ میں تسبیح آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات امہات المومنین اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نہیں رکھی اور تسبیح اور تقدیس عقد انامل پر پڑھی اور اپنے لڑکوں کو عقد انامل کے طریقہ مسنون ہی سکھا دیں تو بچپن سے اس کے عادی اور خوگر ہو جاویں اور **عقد انامل** لغت میں انگلیوں کے سر باندھنے کو کہتے ہیں اور شرع میں ایک طریقہ ہے گنتی مسنون کا کہ شکلوں سے جو کھولنے اور باندھنے ہاتھ کی اونگلیوں کے حاصل ہوتی ہیں اسمامی اعداد لحاظ کیے جاتے ہیں اور تفصیل اوس کی مولانا **رفیع الملۃ والدین** اعلی اللہ درجتہ فی اعلیٰ علیین اپنے رسالے میں یوں فرماتے ہیں کہ ای تسبیح و تہلیل پڑھنے والے وضع فی بطن الکف للواحد الخنصر یعنی رکھ دہنے ہاتھ کی ہتھیلی میں چھنگلیا کا سر ایک کے لیے وَلِلْاِثْنَیْنِ اِلْبِنْصَرَ اور دو کے لیے اس کے پاس والی اونگلی اوسی طرح اوسی کے پاس وَ لِلثَّلٰثَۃِ الْوُسْطٰی اور تین کے واسطے بیچ کی اونگلی اوسی وضع پر کہ آدمی گنتے وقت اکثر چیزوں کے ایسا

Marfat.com

کرتے ہیں **توضیح** چاہیے کہ سر اونگلیوں کے اپنی جڑوں کے پاس رہیں وَ لِلْاَرْبَعَۃِ اَقِمِ الْخِنْصَرَ اور چار کے واسطے چھوٹی اونگلی کھڑی کر وَ لِلْخَمْسَۃِ الْبِنْصَرَ اور پانچ کے لیے اوس کے پاس کی اونگلی وَلِلسِّتَّۃِ ضَعِ الْبِنْصَرَ وَ اَقِمْھُمَا اور چھ کے لیے صرف چھنگلیا کے پاس والی اونگلی گرا اس طرح کہ سر اُوس کا ہتھیلی کی بیچ کی لکیر پر رہے اور چھنگلیا اور بیچ کی انگلی کھڑی کر ثُمَّ ضَعْ عَلٰی اَعْلَی الْکَفِّ لِلسَّبْعَۃِ الْخِنْصَرَ پھر سات کے لیے رکھ صرف چھنگلیا کا سر ہتھیلی پر پہنچے کی طرف مائل **اضافہ** اور اس کے پاس کی اونگلی کھڑی کر وَلِلثَّمَانِیَۃِ الْبِنْصَرَ اور آٹھ کے لیے اس کے پاس کی اونگلی اوسی طرح گرا وَلِلتِّسْعَۃِ الْوُسْطٰی اور نو کے لیے بیچ کی اونگلی اوسی وضع پر **توضیح** ان تینوں گنتیوں میں سر تینوں اونگلیوں کا پونہچے کی طرف مائل ہے تاکہ پہلی تین گنتیوں سے مل نہ جائیں وَلِلْعَشْرَۃِ رَأْسَ السَّبَّابَۃِ عَلٰی خَطِّ وَسْطَ الْاَبْھَامِ وَافْتَحِ الْبَوَاقِیَ اور دس کے واسطے سر کلمے کی اونگلی کا انگوٹھے کی پہلی پور کے[1] جوڑ پر رکھ کہ شکل گول حلقے کی بن جاوے اور سب اونگلیوں کو کھول دے وَلِلْعِشْرِیْنَ تَمَامَ ظُفُرٍ ہ بَیْنَ اَصْلَیِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی اور بیس کے لیے سارا ناخن انگوٹھے کا رکھ گہائی میں جو کلمے اور بیچ کی اونگلی کے بیچ میں ہے **توضیح** دیکھنے والا جانے کہ پہلی پور انگوٹھے کی گہائی میں دبی ہے اور بیس کی گنتی میں بیچ کی اونگلی کو کچھ دخل نہیں صرف ملنا انگوٹھے کے ناخن کا کلمے کی اونگلی کی نیچے والی پور سے بیس کی گنتی کو کافی ہے وَلِلثَّلٰثِیْنَ رَأْسَ الْاِبْھَامِ عَلٰی رَاْسِھَا۔ اور تیس کے واسطے سر انگوٹھے کا کلمے کی اونگلی کے سر پر **توضیح** اس

---

[1] اندر کی طرف منہ

Marfat.com

شکل پر کہ صورت کمان کی چلے سمیت بن جائے وَلِلْاَرْبَعِیْنَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَسْنَلِ
مِنْھَا اور چالیس کے لیے سرا انگوٹھے کا کلے کی اونگلی کی نیچے والی گرہ کی پیٹھ
پر **توضیح** اس صورت پر کہ انگوٹھے اور ہتھیلی کے کنارے میں جگہ خالی نہ
رہے وَلِلْخَمْسِیْنَ عَلَی الْخَطِّ بَیْنَھُمَا فِیْ جَانِبِ الْکَفِّ اور
پچاس کے واسطے سارا انگوٹھا ٹیڑھا کر کے سرا اوسکا لکیر پر جو ہتھیلی کے کنارے
اور کلے کی اونگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں ہے **توضیح** کلے کی اونگلی کھڑی اور
انگوٹھا سارا ٹیڑھا محاذی کلے کی اونگلی کے اوس لکیر پر رہے وَلِلسِّتِّیْنَ عَلَی
الْوَسَطِ مِنْھَا اور ساٹھ کے لیے انگوٹھا ٹیڑھا کر کے اس کے ناخن کی پیٹھ
کلے کی انگلی کی دوسری لکیر کے پیٹ پر رکے **توضیح** جیسا تیر لگانے میں صورت بنتی
ہے وَلِلسَّبْعِیْنَ عَلَی الْاَعْلٰی مِنْھَا اور ستر کے واسطے انگوٹھے کھڑے
کا ناخن کا کنارہ پیٹ پر پہلی یا دوسری لکیر کلے کی اونگلی کے رکے **توضیح**
انگوٹھے کے ناخن کی پیٹھ ساری کھلی رہے وَلِلثَّمَانِیْنَ رَاْسُھَا عَلٰی ظَھْرِ
الْمَفْصَلِ الْاَعْلٰی مِنْہُ۔ اور اسی کے لیے سر کلے کی انگل کا انگوٹھا کھڑا
کر کے اوس کے سرے کے جوڑ کی پیٹھ پر رکھے وَلِلتِّسْعِیْنَ عَلَی الْاَدْنٰی مِنْہُ
اور نوے کے واسطے کلے کی اونگلی کے ناخن کا سرا دوسرے جوڑ پر انگوٹھے
کے رکے **توضیح** جیسے دس کے لیے انگوٹھے کی پہلی پور کے جوڑ پر کہا تھا
ھٰذِہٖ فِی الْیُمْنٰی یہ جو کہ ایک سے نوے بلکہ ننانوے تک شکلیں ہم
بتائیں دہنے ہاتھ کی تھیں وَکَذٰلِکَ فِی الْیُسْرٰی اور اسی طرح کی صورتیں
بائیں ہاتھ میں بھی ہیں اِلَّا اَنَّ اٰحَادَھَا مِائَۃٌ مگر فرق اتنا ہے کہ
اکائیاں دہنے ہاتھ کی سینکڑے کلے اعداد کے بائیں ہاتھ کے **توضیح** مثلاً چھنگلیا کا
سرا ہتھیلی میں جڑ کے پاس ایک کے لیے ہے دہنے ہاتھ میں جیسا کہ

Marfat.com

معلوم ہو چکا اور سو کے واسطے بائیں ہاتھ میں اور اوس کے پاس کی اونگلی اوسی طرح اس کے پاس رکھنا دو کے واسطے دہنے ہاتھ میں اور دوسی کے واسطے بائیں ہاتھ میں اسی طرح جو شکل دہنے ہاتھ میں تین کے لیے گذری تین سی کے واسطے بائیں ہاتھ میں ہے اور جو چار کے لیے ہے دہنے ہاتھ میں چارسی کے واسطے ہے بائیں ہاتھ میں علی ہذاالقیاس جو نوے کے واسطے ہے دہنے ہاتھ میں نوسی کے واسطے ہے بائیں ہاتھ میں وَعَشَرَاتُهَا اُلُوْفٌ اور دہائیاں دہنے ہاتھ کی ہزار ہیں بائیں ہاتھ کے **توضیح** مثلاً سرکلمے کی اونگلی کا انگوٹھے کی پہلی پور کے جوڑ پر رکھنا اس شکل پر کہ صورت گول حلقی کی بن جاوے اور سب اونگلیوں کو کھول دینا دہنے ہاتھ میں دس کے واسطے اور بائیں میں ہزار کے اور سارا ناخن انگوٹھے کا گہائی میں جو کلمے اور بیچ کی بیچ میں ہی رکھنا دہنے ہاتھ میں بیس کے لیے اور بائیں میں دو ہزار کے لیے علی ہذاالقیاس جو شکل وہاں تیس کے واسطے ہے یہاں تین ہزار کے واسطے ہے اور جو وہاں چالیس کے واسطے ہے یہاں چارہزار کے لیے اسی طرح نو ہزار تک وَمَا بَيْنَ الْعُقُوْدِ بِتَرْكِيْبِ مَا تَحْتَهَا يَبْلُغُ سِتَّةَ آلَافٍ اور جو درمیان میں عقود کے ہے اپنے نیچے کی شکل سے جو گنتی کے لیے مقرر ہو چکی مل کر نو ہزار کو پہنچے گا **توضیح** مثلاً ایک ہزار ایک سو اکیس کے واسطے دہنے ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور سارا ناخن انگوٹھے کا گہائی میں جو کلمے اور بیچ کی اونگلی کے بیچ میں ہے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور کلمے کی اونگلی کا سر انگوٹھے کی پہلی پور کے جوڑ پر رکھنا اس طرح کہ گول حلقہ بن جائے اور تین ہزار تین سی تینتیس کے لیے دہنے ہاتھ کی چھنگلیا اور اوس کے پاس اور بیچ کی اونگلی

Marfat.com

کے سر ہتھیلی میں جڑوں کے پاس اور سر انگوٹھے کا کلمے کی اونگل کے سر پر رکھنا کہ بشکل کمان چلے سمیت بنے اور بائیں ہاتھ کی اونگلیوں کی بھی یہی شکل تینتیس کی بنانا اور اسی قیاس پر ہے اور شکلیں اور گنتیوں کی کہ پہلی شکلوں اور گنتیوں کے باہمدگر ملانے سے حاصل ہوتی ہیں خلاصہ یہ کہ یہ اٹھارہ شکلیں ہیں نو ایک سی نو تک کے واسطے اور نو دس سے نوے تک کے واسطے دہنے ہاتھ میں جب ان کا دونوں ہاتھ کی اونگلیوں میں لحاظ کیا جائے ایک سے نو ہزار نوسی ننانویں تک گنتی کو کافی ہیں **خاتمہ** دس ہزار کے واسطے انگوٹھے کے سرے کا کنارہ کلمے کی اونگلی کے سرے کے کنارے سے ملانا کہ دونوں کے ناخن کا سرا برابر رہے اور بعضے اس شکل کو ساٹھ کے واسطے گمان کرتے ہیں ختم ہوئی شرح رسالہ مولانائے **رفیع الدین** محدث دہلوی مغفور کی چھٹی تاریخ جمادی الاوّل ۱۲۷۳ ہجری میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَاتِمَةَ اُمُوْرِنَا بِالْخَیْرِ وَاحْفَظْنَا عَنِ الشَّرِّ وَالضَّیْرِ وَاَعْطِنَا العفوَ وَالعافیة واَجِرْنَا مِن خزی الدُّنیَا وعذاب الاخرة بجاہِ نَبِیِّكَ الرَّسُولِ الامینِ وَاٰخِرُ دعوانا اَنِ الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمینَ.

Marfat.com

معلوم ہو چکا اور سو کے واسطے بائیں ہاتھ میں اور اوس کے پاس کی اونگلی اوسی طرح اس کے پاس رکھنا دو کے واسطے دہنے ہاتھ میں اور دوسی کے واسطے بائیں ہاتھ میں اسی طرح جو شکل دہنے ہاتھ میں تین کے لیے گذری تین سی کے واسطے بائیں ہاتھ میں ہے اور جو چار کے لیے ہے دہنے ہاتھ میں چارسی کے واسطے ہے بائیں ہاتھ میں علی ہذاالقیاس جو نوے کے واسطے ہے دہنے ہاتھ میں نوسی کے واسطے ہے بائیں ہاتھ میں وَعَشَرَاتُهَا اُلُوْفٌ اور دہائیاں دہنے ہاتھ کی ہزار ہیں بائیں ہاتھ کے **توضیح** مثلاً سرکلمے کی اونگلی کا انگوٹھے کی پہلی پور کے جوڑ پر رکھنا اس شکل پر کہ صورت گول حلقی کی بن جاوے اور سب اونگلیوں کو کھول دینا دہنے ہاتھ میں دس کے واسطے اور بائیں میں ہزار کے اور سارا ناخن انگوٹھے کا گہائی میں جو کلمے اور بیچ کی بیچ میں ہی رکھنا دہنے ہاتھ میں بیس کے لیے اور بائیں میں دو ہزار کے لیے علی ہذاالقیاس جو شکل وہاں تیس کے واسطے ہے یہاں تین ہزار کے واسطے ہے اور جو وہاں چالیس کے واسطے ہے یہاں چارہزار کے لیے اسی طرح نو ہزار تک وَمَا بَيْنَ الْعُقُوْدِ بِتَرْكِيْبِ مَا تَحْتَهَا يَبْلُغُ سِتَّةَ آلَافٍ اور جو درمیان میں عقود کے ہے اپنے نیچے کی شکل سے جو گنتی کے لیے مقرر ہو چکی مل کر نو ہزار کو پہنچے گا **توضیح** مثلاً ایک ہزار ایک سو اکیس کے واسطے دہنے ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور سارا ناخن انگوٹھے کا گہائی میں جو کلمے اور بیچ کی اونگلی کے بیچ میں ہے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور کلمے کی اونگلی کا سر انگوٹھے کی پہلی پور کے جوڑ پر رکھنا اس طرح کہ گول حلقہ بن جائے اور تین ہزار تین سی تینتیس کے لیے دہنے ہاتھ کی چھنگلیا اور اوس کے پاس اور بیچ کی اونگلی

Marfat.com

کے سر ہتھیلی میں جڑوں کے پاس اور سر انگوٹھے کا کلمے کی اونگل کے سر پر رکھنا کہ بشکل کمان چلے سمیت بنے اور بائیں ہاتھ کی اونگلیوں کی بھی یہی شکل تینتیس کی بنانا اور اسی قیاس پر ہے اور شکلیں اور گنتیوں کی کہ پہلی شکلوں اور گنتیوں کے باہمدگر ملانے سے حاصل ہوتی ہیں خلاصہ یہ کہ یہ اٹھارہ شکلیں ہیں نو ایک سی نوتک کے واسطے اور نو دس سے نوے تک کے واسطے دہنے ہاتھ میں جب ان کا دونوں ہاتھ کی اونگلیوں میں لحاظ کیا جائے ایک سے نو ہزار نوسی ننانویں تک گنتی کو کافی ہیں **خاتمہ** دس ہزار کے واسطے انگوٹھے کے سرے کا کنارہ کلمے کی اونگلی کے سرے کے کنارے سے ملانا کہ دونوں کے ناخن کا سرا برابر رہے اور بعضے اس شکل کو ساٹھ کے واسطے گمان کرتے ہیں ختم ہوئی شرح رسالۂ مولانائے **رفیع الدین** محدث دہلوی مغفور کی چھٹی تاریخ جمادی الاوّل ۱۲۷۳ ہجری میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَاتِمَةَ اُمُوْرِنَا بِالْخَیْرِ وَاحْفَظْنَا عَنِ الشَّرِّ وَالضَّیْرِ وَاَعْطِنَا العفوَ وَالعافیة واَجِرْنَا مِن خزی الدُّنیَا وعذاب الاخرة بجاہِ نَبِیِّكَ الرَّسُولِ الامینِ وَاٰخِرُ دعوانا اَنِ الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمینَ۔

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمہ شرح رسالہ عقد انامل

از احقر عبد الحمید سوائی

یاجوج ماجوج کے ذکر میں عقد عشرا ترمذی ص ۳۱۹ و ایضا عقد تسعین (مسلم) اور تشہد کے وقت اشارہ کرتے وقت عقد ثلاث و خمسین مسلم و ترمذی میں مذکور ہے، ابو داؤد اور مستدرک حاکم میں یہ روایت موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت صفیہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میں جب تم سے اٹھ کر گیا ہوں تو میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی ہے جو تم نے اب تک پڑھی ہے ام المومنین نے عرض کیا حضور مجھے بھی بتا دیں تو آپ نے فرمایا اس طرح کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ (حصن حصین ص۴۴)

ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن سعدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے تو اس کے سامنے گٹھلیاں یا سنگریزے پڑے ہوئے تھے وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے آسان طریقہ نہ بتاؤں سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد ما بین ذالک و سبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذالک

Marfat.com

والحمد للہ مثل ذالک ولا الہ الا اللہ مثل ذالک ولاحول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذالک۔

ابو داؤد و ترمذی کی روایت میں موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے تھے کہ تکبیر تقدیس تہلیل کو انگلیوں پر شمار کیا جائے ان سے سوال کیا جائے گا اور ان کو بلوایا جائے گا قیامت کے دن۔

مصنف ابن ابی شبیہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے عورتوں کو فرمایا کہ تسبیح تقدیس تہلیل کیا کرو اور غفلت نہ کرو کہ کہیں تم کو اللہ کی رحمت سے فراموش نہ کر دیا جائے۔

نسائی کی روایت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے تسبیح شمار کرتے تھے انگلیوں پر، سنگریزوں پر، گٹھلیوں پر یا تسبیح کے دانوں پر تقدیس و تکبیر اور تحمید کا شمار کرنا تقریبًا ایک جیسا ہی ہے۔ تسبیح کے دانوں پر شمار اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نہیں شروع ہوا تھا۔ لیکن اس کا اصول یعنی گٹھلیاں، سنگریزے پر تو آپ کے سامنے شمار ہوا اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں تسبیح کا طریقہ شروع ہو گیا تھا جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اپنی کتاب سلاسل اولیاء میں تسبیح کی اجازت اپنے شیخ سے سند کے ساتھ نقل کی ہے کہ حضرت حسن بصریؒ سے ان کے شاگرد نے سوال کیا کہ آپ تسبیح پر ذکر کرتے ہیں باوجود اپنی عظمت اور حسن عبادت کے تو آپ نے جواب دیا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو ہم ابتدا میں استعمال کرتے تھے تو اب انتہاء میں اس کو ترک نہیں کرتے اور پھر فرمایا کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالےٰ کا ذکر

Marfat.com

قلب ، ہاتھ اور زبان سے کرتا رہوں ۔ حسن بصریؒ حضرت عمرؓ کی خلافت کے دو سال باقی تھے کہ ان کی ولادت ہوئی تھی حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت یہ چودہ سال کے تھے اور بہت سے صحابہ کرامؓ سے انہوں نے روایت کی ہے اور فیض حاصل کیا ہے جن میں حضرت عثمانؓ علیؓ طلحہؓ عمران بن حصینؓ معقل بن یسارؓ ابی بکرۃؓ ابی موسیٰؓ ابن عباسؓ جابرؓ اور بہت سے دیگر اصحاب کرام ہیں اس سے معلوم ہوا کہ تسبیح صحابہ کرام کے زمانہ میں موجود تھی تسبیح کے استعمال کو بدعت کہنے والے حضرات غلو اور بے انصافی سے کام لے رہے ہیں۔

اگر کوئی مسئلہ ایسا ہو کہ فقہ کی کتب ظاہر الروایۃ میں مذکور نہ ہو لیکن وہ مسئلہ آئمہ کرام اور جمہور کے نزدیک معمول بہا ہو تو اس کے بارہ میں تحقیق یہ ہے کہ کتب ظاہر الروایۃ حضرت امام محمدؒ کی چھ کتب شمار ہوتی ہیں اصل یعنی مبسوط ، جامع صغیر جامع کبیر ، سیر صغیر، سیر کبیر، زیادات اور اگر کتب ظاہر الروایۃ میں نہ ہو لیکن امام محمد کی کسی اور کتاب میں مذکور ہو اور فقہاء کرامؒ نے اس کی تصحیح کی ہو تو اُس کا مرتبہ کتب ظاہر الروایۃ کا ہی ہو گا چنانچہ تشہد کے وقت رفع سبابہ کا مسئلہ ایسا ہی ہے چنانچہ فقیہ ابن عابدین مصنف رد المختار شرح در مختار المعروف فتاویٰ شامی کے مصنف اپنے رسائل میں لکھتے ہیں کہ وہ مسائل جو امام محمد سے روایت کیے گئے ہیں ظاہر الروایۃ کے طریق پر وہ مفتی بہ ہیں اگرچہ فقہاء کرام نے ان مسائل کی تصحیح نہ کی ہو البتہ اگر کوئی مسئلہ کتب ظاہر الروایۃ کے علاوہ کسی اور طریق سے منقول ہو اور فقہاء کرام اس کی تصحیح کریں تو اس پر عمل کیا جائے گا (رسائل ابن عابدین ص ۱۶)

Marfat.com

اسی طرح ابن عابدین لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ کے پیروکاروں کے نزدیک تشہد میں رفع سبابہ اِلاَّ اللّٰہُ کے ہمزہ پر پہنچے تو انگلی اٹھائے اس سے ارادہ توحید اور اخلاص ہو گا اور یہ کلمہ اثبات کے وقت ہو گا اس میں حضرت خفافؓ کی روایت پیش کرتے ہیں جس کو امام بیہقی نے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے توحید کے لیے (ص ۱۲۶)

ابن عابدین فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک تو ظاہر الروایۃ میں رفع سبابہ اصلاً مذکور ہی نہیں جیساکہ متون میں ہے لیکن ہمارے آئمہ ثلاثہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ سے منقول ہے کہ رفع سبابہ کرنا چاہیئے اور اسی کو جمہور فقہاء کرام نے راجح قرار دیا ہے ابن عابدینؒ نے ملا علی قاری کے رسالہ، تَزْیِیْنِ الْعِبَارَۃ لتحسین الاشارۃ، کے حوالہ سے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ کہ فقہاء کرام کی تصریحات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طریق پر روایات منقول ہیں دلائل کے اعتبار سے قوی اور راجح مسلک اشارہ ہی ہے اور ترک اشارہ مرجوح ہے اور ملا علی قاریؒ نے ان روایات کے تواتر کا دعویٰ کیا ہے چنانچہ اشارہ کی کیفیت اور ترکیب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صحیح اور مختار ہمارے جمہور اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ نمازی اپنے دونوں ہاتھ اپنے ران پر رکھے پھر جب کلمہ توحید تک پہنچے تو خنصر بنصر کا عقد بنائے اور وسطیٰ اور ابہام کا حلقہ بنائے اور سبابہ کو نفی کے وقت اوپر اٹھائے اور اثبات کے وقت نیچے رکھ دے اور اسی حالت پر آخر تک قائم رکھے اور انگلیوں کو نہ پھیلائے بعض فقہا رفع سبابہ کرتے ہیں

Marfat.com

لیکن بغیر عقد اصابع کے انگلیاں پھیلی رہتی ہیں صرف سبابہ کو ہی اوپر اٹھاتے ہیں لیکن عقد اصابع کا طریق صحیح اور قوی ہے احناف کے نزدیک اصح اور راجح مذہب رفع سبابہ کا ہی ہے اس کے برخلاف بعض حضرات کو کچھ اشتباہ بھی واقع ہوا ہے اور انہوں نے اس رفع کو سکون صلوٰۃ کے خلاف خیال کیا ہے اور پھر امام محمدؒ کی کتب ظاہر الروایۃ میں اس کے عدم ذکر کو دلیل بنایا ہے جب کہ امام محمد اپنی کتاب مؤطا امام محمدؒ میں اپنا اور اپنے شیخ حضرت امام اعظمؒ ابو حنیفہؒ کا عمل اور معمول رفع ہی کو قرار دیتے ہیں۔

حضرت امام مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات میں عدم رفع کو راجح قرار دیا ہے اسی طرح بعض مشائخ رفع سبابہ بالکل ہی نہیں کرتے اور حضرت مولانا حسین علیؒ نے تحریرات حدیث میں اس کو ترجیح دی ہے لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ رفع سبابہ سکون کے منافی نہیں بلکہ یہ ایک توحید کا عملی نمونہ ہے اور شیطان پر بہت شدید ہے اور احادیث صحیحہ وحسنہ غیر متعارضہ سے اس کا ثبوت ہے اس لیے ان حضرات کرام کا یہ مسلک باوجود ان کی جلالت شان کے غیر راجح ہے اور صحیح نہیں۔ صحیح جمہور کا ہی مسلک ہے بعض نقشبندی حضرات بھی رفع سبابہ سے گریز کرتے ہیں اور کا منشاء صرف مجددؒ کا اتباع ہے۔ امام ابن ہمامؒ نے عدمِ رفع کو خلافِ روایت و خلاف درایت لکھا ہے رفع سبابہ کا طریق عقد ثلاث و خمسین (ترپن کا عقد) بھی ہے جس پر شوافع حضرات بالعموم عمل کرتے ہیں اور وہ اس طرح کہ خنصر، بنصر وسطیٰ تینوں انگلیوں کو سکیڑ لے اور ابہام کو سبابہ کی جڑ کے پاس

Marfat.com

اس طرح سیدھا رکھے اور سبابہ کے ساتھ اشارہ کرے یہ بھی درست ہے اور احناف کرام خنصر بنصر کو سکیڑ کر وسطیٰ اور ابہام کا حلقہ بناتے ہیں اور سبابہ سے اشارہ کرتے ہیں یہ بھی سہل طریق ہے اور صحیح ہے سبابہ کو نفی کے وقت اوپر اٹھاتے ہیں اور اثبات کے وقت نیچے کر دیتے ہیں۔ الغرض کہ یہ ترجیح کی صورتیں ہیں سبابہ کو آخر نماز تک قائم رکھنا۔ یا سب انگلیوں کو بچھا دینا یہ بھی جائز ہے بہرحال رفع سبابہ کا مسلک راجح اور عدم رفع مرجوح ہے واللہ اعلم بالصواب

ابن عابدینؒ نے رسالہ خامسہ کے آخر میں عقد انامل کے حساب کی پوری تفصیل بیان کی ہے جس کو بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

(خاتمہ) فی بیان الحساب بعقد الاصابع ، ینبغی التنبیہ علیہ لندرۃ وجودہ فی الکتب مع الاحتیاج الیہ لوروده فی احادیث التشہدؔ وکذا فی حدیث الصحیحین فتح الیوم من ردم یاجوج ھکذا وعقد تسعین وبیان معرفتہ ھکذا۔

۱ : للواحد ضم الخنصر لاقرب باطن الکف منہ ضما محکماً

۲ : للاثنان ضم البنصر معھا کذالك

۳ : للثلاثۃ ضمھا مع الوسطیٰ

۴ : للاربعۃ ضمھما ورفع الخنصر

۵ : للخمسۃ ضم الوسطی فقط۔

۶ : لستۃ ضم البنصر فقط

Marfat.com

٧: لسبعة ضم الخنصر فقط مع مدها حتى تصل
الى لحمة اصل الابهام.
٨: لثمانية ضم البنصر معها كذالك.
٩: لتسعة ضمهما مع الوسطى كذالك.
١٠: للعشرة جعل طرف السبابة على باطن
نصف الابهام.
١١: العشرون ادخال الابهام بين السبابة والوسطى
بحيث يكون ظفرها بين عقدة السبابة.
١٢: الثلاثون الزاق طرف السبابة بطرف الابهام
١٣: الاربعون وضع باطن الابهام على ظاهر السبابة.
١٤: الخمسون عطف الابهام كانها راكعة.
١٥: البستون تحليق السبابة على طرف الابهام الراكعة
١٦: السبعون وضع طرف الابهام على وسط السبابة
مع عطف السبابة اليها قليلاً.
١٧: الثمانون مد الابهام والسبابة كانهما
ملصقان خلقة
١٨: التسعون ضم طرف السبابة الى اصلها وعدت
الابهام عليها.
ثم انقل الحساب الى اليد اليسرى واجعل المائة
كعقد الواحد وهكذا
(والحاصل) ان عقد الخنصر والبنصر والوسطى من

Marfat.com

اليمين للاخاد، والسبابة والابهام للعشرات بتبديل كيفية الوضع، وكذالك عقد الخنصر والبنصر والوسطى من اليسرى للمئات والسبابة والابهام فيها للالوف فغاية ما تجمع اليمنى من العدد تسعة و تسعون وما تجمعة اليسرى تسعمائة و تسعة آلاف (هذا وقد يوجد فى بعض المواضع اختلاف فى بعض الكيفيات التى ذكرنا هاوكانه اختلاف اصطلاح والله تعالى اعلم.

رمن رسائل ابن عابدين طبع تركى قديم ص١٢٩، ١٣٠)

(من خاتمة الرساله الخامسة رفع التردد فى عقد الاصابع عند التشهد)

Marfat.com

تحقیق الالوان

Marfat.com

تحقیق الالوان

شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رنگِ عصفر بر دو قسم است یکے مفرد دوم مرکب از رنگ دیگر مفروش را ارجوانی در عربی و گلناری در فارسی و سوہا در ہندی گویند و آن منصوص التحریم است و آن دیگر مرکب است بجز از سہ رنگ کہ سپید و زرد و نیل ست اختلاط نمی پزیرد۔

تفصیل آنکہ اگر مختلط با سفیدی شود اولین درجہ سپیدی کم و سرخی غالب و آنرا زعفرانی گویند یعنی برنگ گل زعفران و دومی کہ سپیدی بہ نسبت اوّل فی الجملہ زیادہ دارد و آن را مُوَرّد گویند یعنی سیر گلابی و سومی کہ در وے سپیدی مساوی سرخی باشد و آنرا گلابی نیم سیر گویند و این ہر سہ درجہ حرام است۔ و چہارمی آنکہ سپیدی غالب و سرخی عصفر مغلوب و آنرا کم سیر گلابی گویند و در ہندی پھیکا گلابی گویند حلال ست و علی ہذا القیاس درجہا کہ بعد ازاں پیدا شوند مانند پیازی و نحو آں

و دومی اختلاط زردی با عصفر درجہ اوّل زردی کم و سرخی غالب آن را نارنجی گویند و دوم زردی زیادہ از اوّل و آں را ستہرا گویند۔ سوم آنچہ قریب ویست مانند چنپئی این ہمہ اقسام حرام ست۔

Marfat.com

وچہارمی آنچہ دروے زردی سیر و سرخی عصفر مغلوب مانند طلائی وکیسری و مانند رنگ زرد چوب و ہار سنگار و ورس ایں ہمہ اقسام جائز است۔

و اما آنچہ اختلاط نیل دروے باشد چند قسم است۔ درجہ اوّل آنکہ اختلاط نیل کمتر باشد مانند عباسی۔ و بعد ازاں نافرمانی و آنچہ قریب ولیست حرام ست و دیگر رنگہائے کہ نیل دوے بسیار باشد و سرخی عصفر کم مانند اُودہ و بعد ازاں فالسی و شفتالوی و کاسنی وسوسنی و آسمانی و دھانی و نیلا و کوکئی و کنجیئی ایں ہمہ جائز است۔

و اما زعفرانی رنگی بود کہ مصبوغ از زعفران شود حرام است بدلیل حدیث نہی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ یعنی نہی فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم از آنکہ مرد مصبوغ سازد پارچہای خود را از زعفران و ایں را مزعفر گویند حرام ست مادامیکہ رنگ زعفران باقی ست وحد آن آنست کہ رنگش افشانندہ نشود و تیرہ نگردد و اگر بحد افشاندگی و شیرگی رسد از اکثر روایات معلوم می شود کہ جائزست ورنہ حرام ست واللہ اعلم۔

ومناط حرمت در اختلاط بارنگ دیگر از رنگ زرد و سپید ونیل برغلبۂ عصفر یا مساوات آن بہ نسبت دیگر رنگ ست و اگر عصفر مغلوب ست و رنگ دیگر غالب آن جائز ست۔

و این احکام در الوان خام برائے مردان ست اما سرخ و زرد پختہ حلال ست۔

و برائے زناں ایں ہمہ رنگ و رنگہای دیگر خام و پختہ حلال بالاتفاق وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

سیّد کبیر کی گائے

اور

شیخ سدّو کا بکرا

(نذر لغیر اللہ کی وضاحت)

Marfat.com

رسالہ سید کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا (نذر لغیر اللہ کی وضاحت)

از شاہ رفیع الدین محدث دھلوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الَّذِیْ لَا نَبِیَّ

ہمہ ستائش برائے خداست کہ واحد ست او، ورحمت کاملہ نازل باد بر نبی او کہ نیست نبی

بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ حَفِظُوْا عَھْدَہٗ ۔

بعدش، وبر آل او واصحاب او کہ نگاہداشتند پیمان نبی را۔

در زمان فقہائے کبار این رسم جاری نشدہ بود کہ حیوان را برائے یکے از معبودان باطل نذر مقرر سازند و موافق رسم نام اللہ تعالیٰ بروگرفتہ ذبح سازند، وآن مذبوحہ را برائے جمعے کہ معتقد اونید صرف سازند و در وقت ذبح علامات تخصیص بروثابت نمایند، رسانیدن رنگے برجبین رو وشنوانیدن، تعریف آنکس بنغمہ اورا، وبعضے در دھان او چیزے بنام ہمان کس میدہند چون این رسم دران زمان پیدانشدہ بود مفسرین در آیات کلام مجید برہمانچہ در عہد کفار جاہلیت معمول بود، ذکر کردند، و در آیات کریمہ در نیمقام سہ لفظ شدہ است۔

یکے فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِہٖ

پس بخورید از انچہ ذکر کردہ شدہ نام خدا بروے اگر ہستید بایتہائے خدا

مُؤْمِنِیْنَ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ الایۃ

مومن و مخورید از انچہ ذکر نکردہ بروے نام خدا و بتحقیق آن چیز ہر آئینہ فسق است

دوم قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ

بگو نمی یابم در چیزے کہ وحی فرستادہ شدہ بسوئے من، حرام کردہ شدہ برخورندہ کہ بخورد

۱؎ یعنی خوردنش حرام است اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّہٗ رِجْسٌ یعنی مگر آنکہ باشد مردار یا خون ریختہ، یا گوشت خوک پس ہر آئینہ ان حرام است

Marfat.com

اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ الاٰیۃ ۔

آنرا تا آنکہ فرمود، یا فسق کہ یاد کردہ شد برائے غیر خدا باد ۔

سوم حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ۔

حرام کردہ شد برشما مردار وخون وگوشت خوک وآنچہ یاد کردہ شد برائے غیر خدا باد قولہ تعالیٰ وآنچہ ذبح کردہ شود بر نشان

و درین سہ چیز فرضیت پس مضمون آیتِ اولیٰ آنست کہ تسمیہ نام باری تعالیٰ مطہرست حیوان را در وقت موت ہمراہ اخراج دم مسفوح ۔ ومضمون آیت ثانیہ این است کہ چیزیرا کہ نوعے از تخصیص بنام غیر آواز کنند وبگو نیدکہ این نیاز فلان است وازآن اوست وباین علامات مذکورہ معلم سازند ۔ وتقرب باو باین ذبح نمایند، داخل ما اہل لغیر اللہ ست ۔ ومضمون سوم آنکہ اگر جائے را معین کنند کہ منسوب ست بہ شخصے ۔ وبہ نیت تقرب اورا درآنجا بردہ ذبح بکنند اگرچہ در وقت ذبح تنہا نام اللہ تعالیٰ بگیرند بوجہیکہ اگر در غیر آن مکان ذبح واقع شود از داعیہ تقرب، وازرضاجوئی آن مذبوح لہ فارغ الذمہ خود را نتوانند شمرد پس فدائے مفسرین در ہر جا لفظ تسمیہ[1] عند الذبح مراد داشتہ اند ۔ اکنون کہ در زمانِ ما ۔ وپیش ازین زمان از مدتے این رسم فاسد ظہور کردہ ۔ مینحواہلیم کہ حکم شرعی آن بدانیم، پس تجسس کردیم روایات فقہا راکہ باحث اند از حلت وحرمت دیدیم کہ آنچہ ذبح للہ میباشد چند قسم ست وآنچہ لغیر اللہ میباشد آن نیز چند قسم ست۔

---

[1] ای بسم اللہ گفتن وقت ذبح کردن ۱۲

Marfat.com

اقسام ذبح للّٰہ

یکے آنست کہ در اضحیہ و ہدایائے کعبہ بکار می آرند،
ویکے آنست کہ در شکرانہ جناب الٰہی مانند عقیقہ بکار می آرند
ویکے آنست کہ در صحت بیمار یا دفع بلا بطریق فدیہ درجناب الٰہی میرسانند،
ویکے آنست کہ برائے خدائے تعالیٰ شکرانہ ازطرف خود، بلکہ ازطرف دیگر ادامی نمایند، چنانچہ جناب نبوت حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ را وصیت فرمودند کہ تا زندہ باشی در ہر اضحی ازطرف من اضحیہ کردہ باشی،

ویکے آنست کہ برائے حاجات خود، و امثال خود، بے ارادت تقرب، بنام الٰہی ذبح کنند، چنانچہ قصابان برائے تجارت لحم را، دیگر عامہ مردم برائے خوردن و صرف در ضیافت کردن، برائے تکثیر لحم، وعندالحاجۃ جانورہا را خرید کردہ بکار شادی وغمی ذبح کردہ گوشتہائے آن را میخورند، بہیچ کسے لحاظ تقرب نمی باشد این ہمہ قسم حلالست بے شبہ،

وآنچہ لغیر اللّٰہ میباشد آہم چند قسم ست، یکے آنکہ بگمان دفع بلائے بتعین مذبوح لہ میکنند، چنانچہ برائے قدوم امیر، وبرائے تعمیر مکان بنام خدا ذبح کردہ در بنیا داودفن میکنند و وقت نزول عروس ذبح بنام خدا کردہ، وخون او بپائے زن مالیدہ، بحمّالاں سواری او می دہند و خود ازخورن آن استنکاف کلی می نمایند، وآنچہ وقت افتادن علمہا زیر علمہا، ذبح میکنند، وآنچہ وقت بندگشتن توپ ازحرکت، و صدا، ذبح میکنند، اینہار او امثال اینہارا حرام محض نوشتہ اند ودوم ما نحن فیہ کہ طائفہ از روحانیات خبیثہ برسر بعضے مردمان تصرف میکنند، واخبار غیب میدہند، وپرستشہائے خود می خواہند، ونذر میگرند، واگر

Marfat.com

کسے درین کار تقاعد کند اورا ایذا میرسانند ، اینہا شیاطین، ملاعین، ومعبودات باطلہ اند ،کہ برائے خود عبادت میخواہند، تقرب باینہا شرک جلی است، چنانچہ در ما ذبح علی النصب تسمیہ بکار نمی آید، زیراکہ علامت شرک از جہت تخصیص مکان موجودست ، وحق تعالیٰ موافق دلالت حدیث قدسی[1] انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملاً واشرک فیہ معی غیری ترکتہ و شرکہ۔

ف کسیکہ بکند عبادتے راکہ شریک گرداند دران عبادت دیگرے را میگذارم آنکس را باشرک دے

---

[1] در صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت شدہ کہ فرمود پروردگار عالم جل جلالہ انا اغنی الحدیث و در روایتے بجائے ترکتہ و شرکہ این چنیں آمدہ کہ فانا منہ بریٔ ہو للذی عملہ یعنی پس من از ان کس بیزارم او برائے کسے ست کہ عمل کردہ ست برائے دے۔ وباید دانست کہ ظاہر ایں حدیث دلالت میکند بر آنکہ دخل ریا را نگذارد میکند ثواب عبادت را لیکن این دو قسم از ریا خواہد بود کہ نیت ثواب در دے قطعا نبود یا قصد ریا غالب باشد، و تواند بود کہ مقصود مبالغہ باشد، وزجرد منع از مدخلیت ریا واللہ اعلم ہکذا فی الترجمہ۔

ف یعنی شرکا کہ در عالم میباشند محتاج اند، شرکت ، وراضی ہستند تا ہریک را نصیبہ و دخلے در آن چیز باشد کہ شریکند، بخلاف من کہ خلاق علی الاطلاق بے نیازم از انکہ بشرک در عبادت راضی باشم تا آنکہ خالص و تنہا برائے من نکنند و نصیبہ دے را بشریک باعتبار گرداندن بندگان ست مراد را، پس ازاں بیان کرد بے نیازی و بے رضائے خود را از شرکت و فرمود من عمل العدیث ہکذا فی اشعۃ اللمعات

Marfat.com

ف نام او تعالیٰ بر این چیز خبیث مانند افگندن شتشه گلاب ست در حقیر بول بلکه اگر گیرنده نام از حقیقت این وظلمت این آگاه می بود، و مانند تسمیهٔ باری تعالیٰ که بر طعام و شراب مسنون ست، و بر خمر و محرمات حرام، این را نیز حرام دانسته نام او تعالیٰ نمیگرفت لیکن چون ازین حقیقت بے بهره ست، مانند اسم نام میگرد، و موقع از بے موقع نمی شناسد۔

پس خلاصه کلام آنکه جائیکه تقرب بغیر منظور باشد، و علامت آن نصب سازند، و بعد آن مالک بگوید که من نذر فلانی کردم، این همه شرک ست، و مذبوح آن حرام، و ذابح آن ازطرف او به نیت او فاسق یا کافر و اما ذکر مفسران در تفسیرات قید تسمیه عند الذبح بنا بر رسم قدیم بود، که باسم اللات والعزیٰ می گفتند، وچون این رسم شائع شده، و معنی شرک در آن اظهر من الشمس ست، و واضح تر ست، از انکه برائے قدوم امیر و نزول عروس و تاسیس عمارت می گفتند چون آن حرام شت به تنصیص فقها این ازان اشد ست و واضح ست در حرمت واللہ اعلم۔

و ازین بیان واضح می شود که بحکم حدیث "

"ملعون من ذبح لغیر اللہ"

ملعون ست هرکه ذبح کرد برائے غیر خدا ۱۲۔

هرکه تقرب بکسے از انبیاء و اولیاء وصلحا بذبح نماید، همه نارو است

ف: یعنی جو عبادت اور عمل دکھاوے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے، خدا اسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے ہر دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو ۱۲ تحفہ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

Marfat.com

وخرابی در دین، توحید حق تعالیٰ راکہ مالک وخالق جانہاست، وما را بعد از موت دران دخلے نیست انتفاع محض بلحم وشحم واجزائے دیگرمی باشد، معطل گذاشتن شرک محض ست، از ہمہ پرہیز باید کرد، ومعلوم شد کہ ما اہل لغیر اللہ سوائے مما یذکر اسم اللہ چیزہست کہ تقرب باد ارادہ کردہ شود، بنوعے کہ این ذبح واخراج روح برائے او باشد، اگر بالفرض از بازار گوشت آرند وفاتحہ او بدہند ملتزم نذر خود را از عہدہ آن فارغ نہ شمارد، وہمین سنت علامت، اشراک در ذبح، نہ آنکہ غرض ان فع خود وامثال خود وقت ذبح مرعی دارد بے تقرب، واما سائر نذور از قسم حلویات و اطعمہ پس دران تفصیل ست:

یکے آنکہ برائے اولیاء اللہ باشد کہ حق تعالیٰ احسان بایشان وایصال ثواب باینہا پسندیدہ میدارد، وازان جماعۃ امید مکافات بہتر ازین متوقع ست کہ عنداللہ قرب دارند و مورد عنایت اویند۔

و دوم برائے عامہ مومنین کہ استغفار برائے ایشان و تصدق برائے ایشان ولباس و طعام دادن برائے ثواب ایشان نیز در جناب الٰہی پسندیدہ است چنانچہ در باب تصدق عن المیتۃ حدیثے وارد شدہ۔

وسوم آنکہ خود را نصب میکنند بر منصب معبودیت، وبرائے خود نیازہا می طلبند، واگر نہ دہند متصدی ایذا میشوند، اینہا ملعونانند از جناب ہی نہ برائے ایشان فاتحہ میباید داد، ونہ از فاتحہ ایشان میباید خورد، زیرا کہ این از قسم ملعون الکاہن ست وانتفاع این قسم روحانیات بانچہ بنام انہا میدہند، از قسم ثواب برزخ وثواب اخروی نیست بلکہ از قبیل سفائد[1] الجن ست

---

[1] اے بخشہائے جن وقد فلہ بالتحریک، بمعنی عطا وسفائد تمع ۱۲

Marfat.com

همچنانکه سگ بر استخوان می چسپد اینها برانچه بنام اینها داده شود می چسپند و تمتعے مانند تمتع حیات از نذور خود ها برمید ارند

تمام شد تقریر مولانا رفیع الدین رح

اوائل سنہ ۱۲۳۱ ہجری

منقول از زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح

از مولوی تراب علی صاحب تلمیذ شاہ عبدالعزیز صفحہ ۴۵ تا ۴۸

مطبوعہ در مطبع محمدی سنہ ۱۲۶۷

در جواب سوال "چہ می فرمائید علمائے دین و مفتیان شرع متین درین صورت، کسے نیت کند کہ این کار من حسب الحاجۃ برآید گاو سید احمد کبیر یا گوسفند شیخ سدو وغیرہما بدہم و بعد انجاح حاجت گاو را ذبح بنام خدا کرد و حال آنکہ در نیت نسبت گاو بہ سید احمد و نسبت گوسفند بہ شیخ سدو میکند، و حدیث انما الاعمال بالنیات ناطق است۔ و ان اللہ لا ینظر الی صورکم و لکن ینظر الی قلوبکم نیاتکم بریں معنی شاہد ست۔ و نیۃ المومن خیر من عملہ نیز دلیل بریں کہ نیت را دخل ضرور ست پس درین صورت مذکورہ اکل گاو وغیرہ درست ست یا نہ

"بینوا توجروا"

Marfat.com

ترکیب خواندن سورۂ یوسف

Marfat.com

ترکیب خواندن سورهٔ یوسف

بروز دوشنبه بوقت ظهر یا بوقت فجر اوّل دوگانه ادا نماید بعدهٔ سوره فاتحه به نیت کشائش رزق و کارها بخواند بعده این دُعا بخواند

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم وربنا ورب كل شی و منزل التورانة والانجيل والزبور والفرقان فالق الحب والنوی اعوذبك من شر كل شی وانت اخذ بنا صتيها انت الاول فليس قبلك شی وانت الاخر فليس بعدك شیٔ وانت الظاهر فليس فوقك شیٔ وانت الباطن فليس دونك شی اقض عنا الدين واغننا من الفقر وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

بعدهٔ یازده بار درود خوانده باتعوذ وتسمیه شروع کند و هرجاکه بنام یوسف علیه السلام رسد بست و پنج بار یا عزیز بخواندو یتم نعمته علیك یازده بار بخواند والله المستعان الخ و الله غالب علیٰ امره ۱۱ بار چون بکلمه فهو کظیم برسد ۱۱ بار این آیه بخواند لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین فنجیناه من الغم وکذلك ننجی المومنین بعدهٔ یازده بار این آیه بخواند وافوض

Marfat.com

امری الی اللّٰہ الخ یغفراللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین
یازده بار بخواند چون برآیۃ وھو العلیم الحکیم رسد این دعا بخواند
یالطیف الطف لی ولوالدی فی جمیع الاحوال کما تحب و
ترضی انک انت التواب الرحیم چون سورۃ تمام شود یازده بار درود
خوانده برحضرت سید المرسلین وخاتم النبیین وحضرت
یعقوب وحضرت یوسف علیھم السّلام وہ وہ بار نام بگیرد
وثواب بارواح پاک ایشان رساند بعده این دعا بخواند اللّٰھم لا تغیر
اسمی ولا تبدل جسمی ولا تفرق بینی وبین حبیبک محمد
علیہ الصلوۃ والسّلام . تمام شد.

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ تحقیق شق القمر

Marfat.com

رسالہ تحقیق شق القمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسّلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین قال اللہ تبارک وتعالی اقتربت الساعۃ وانشق القمر این آیہ کریمہ در بیان معجزہ جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم واقع ست وسبب نزولش چنانکہ در صحیحین وسائر کتب حدیث از سنن ومسانید وجمیع کتب تفسیر وسیر از روایات جمع کثیر از صحابہ مانند عبداللہ بن مسعود وجبیر بن مطعم و عبداللہ بن عمرو انس بن مالک وعبداللہ بن عباس انضالاً وارسالاً ثابت شدہ بحدیکہ فرقہ از محدثین ہمچنان بتواتر این از روی کتاب جازم اند بتواتر او از روے حدیث نیز زاعم اند انست کہ پیش از ہجرت در مکہ معظمہ از کفار بعد گذشتن قدر بسیار در شب نزد آن جناب علیہ الصلوٰۃ والسّلام در بات ثبوت نبوت مجادلہ میکردند وسائر معجزات را نسبت بسحر میدادند بعد طول مباحثہ رای ایشان بران قرار گرفت کہ سحر سامر در فلکیات اثر نمیکند اگر شما پیغمبر از طرف خدائے تعالیٰ ہستید قمر را شق سازید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد التجائے بجناب الٰہی خداوند جل شانہ بانگشت مبارک اشارت بقمر کردند و نیمہ او در آسمان متباعد گشتہ عیانا بنظر آمدند آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیه وسلم فرمودند اکنون شاهد باشید بعد یکد و ساعت هر دو خلیفه بهم پیوستند و قصه در آمدن در گریبان و بر آمدن از آستین واهی محض ست اکابر محدثین تصریح کرده اند که بهیچ سنه نیامده اما جماعه کفار بعد مشاهده آن گفتند که محمد صلی اللہ علیه وسلم بر چشمان ما سحر کرده است اهل آفاق را سحر نتواند کرد از مسافران هر سمت پرسیدند همه باین واقعه خبر دادند که ما دیده ایم درین مقام دو اشکال وارد کرده اند اوّل آنکه حکماء ثابت کرده اند که فلکیات قابل خرق و التیام نیستند پس شقی قمر محال باشد دویم آنکه انشقاق قمر حادثه آسمانی ست که در جمیع بلاد یکسان دیده میشود و ازان قبیل ست که بسبب فرط غرابت و دواعی بر نقل آن متوفراند اگر واقع میشد مورخان ملک که بر ضبط حوادث غریبه بهمت بالغه مصروف میباشد البته نقل میکردند.

جواب اشکال اول آنکه اولا ادله حکما متبنی ست بر اصول فلسفیه از نفر اختیار صانع و مانند آن که اهل کلام آنرا برهم ساخته اند قابل اعتماد نباشد و ثالثًا بعد تسلیم آن اصول آنچه در فلکیات نوشته اند اکثرش منصوص ست بوجوهے که جواب آنها بر خود دشوارست در دفع آن بتکلفان وجیل میکنند مانند حصر جهت حقیقیه در دو وجهه و مانند منافات اثباتِ خوارج و تدابیر و نفرات کواکب مربساطت را و تقاضائے فلک حرکت او را بهر طرف بحدیکه درین امور عاجز شده حواله بعنایت ازلی و مجرد تخصیص علی گفته اند هر کسی که مراجعت آن کرده ظاهرست پس تفریع خرق و التیام بران بناء فاسد بر فاسد باشد و طالب حق آن را چه سان قبول دارد و ثانیًا اگر تمام این ادله مسلم داریم دران فلک خواهد بود که مجددا ممکنه و جهات و مقوم ارتقنته و حرکات ست نه در غیر آن قال الصدر الشیرازی فی شرح الهدایة

Marfat.com

فی آخر بساطة الفلک وهذا الحکم و امثاله المذکورة فی الوالفصول الابنیة من احکام مجدد لمکان والزمان لکنهم یعممونها بنوع من الحدس وقال فی فضل الکون والفساد والخرق و الالتیام بعد ذکر الاحکام السننة وقد علمت ان هذه الاحکام انما تثبت بالبرهان فی الجرم الاعلی المجدد لکنهم یعممونها فی غیره بالحدش پس چون ماہران ناصران ایشان اقرار نمایند که دعوے بیدلیل ست محض بنا بر انتظام حرکات آنہا از عرصہ چہار پنج ہزار سال حکم بقدم شخصے آنہا نمود اند و این مصداق ہمان میشود که گفته اند ؎

پشه کی داند که پستان از کے ہست
در بہاران زاد و ہرکس درو ے ہست.

وجماعه اہل ہند که از عقلا اند درین دعاوے مکذب ایشان اند پس برین خیالات واہی ایشان اقبال نمودن دور از عقل و انصاف ست ورابعًا آنکه چون بطلان مذہب ایشان در باب فلکیات یارای جدیده فرنگ خاطر نشین ساخته نشود چرا باقوال اصحاب وحی چون حضرت موسٰی و حضرت عیسٰی وحضرت خاتم المرسلین علیہم الصلوٰة والسّلام که اصحاب نفوس قدسیه و موئید بمعجزات واتصال بمفارقات که معدن علوم و تاثیرند وتابعان حکماء نیز ہستند و اخبار ایشان که از صدہا این سابقه باصد سال لاحقه بصدق وحقیقت بامتحان آمده اند اقرار نموده نشود و با آنکه افلاک با وجود موجود بودن آنہا قابل خرق و التیام اند بوضع که امور کلیه معتاده برہم نمیشود و در بعضے اوقات برہم گشتن نیز میتواند شد اعتراف ننموده آید این تفاوت نمی آمد مگر ما از حق پوشی دیده و دانسته بسبب تعصب بالسفاہت عقل چه ملاشم ست که امور ثانیه البطلان را بعنوان حق نامیده مقابل کردن بجز

Marfat.com

خالق آسمان و زمین و بہ جز سید المرسلین کہ نبوتش بدلائل بے شمار ثابت
ست از فضائل نفسی در اخلاق و علوم و از شہادات اخبار انبیاء سابقہ و
اہل کتاب و از انفجار عیوان فیوض و کمالات ازان چشمۂ انوار و از تکمیل ہزاران
ہزار اہل استعداد و از امتحان صدق اخباران ترجمان الحق قرنًا بعد قرن علی
امر الاعصار و از مطابقت احوال اولیاء امت آن عروۃ الوثقی کہ بطفیل اتباع
او بکدام درجات عالیہ برسیدہ اندالی غیر ذلک من وجود اثبات النبوۃ خامسًا
آنکہ ماخذ علوم عقلیہ حسن ہست اثبات افلاک جزئیہ بسبب احساس بحرکات
مختلفہ کواکب ست و اثبات ترتیب افلاک احساس بکشف یک دیگر و اختلاف
منظرست و ادلہ مثبتہ در فلکیات معرفت اثبات امور خفیہ و لمیات امور جلیہ
است نہ انکار امور موجودہ پس چون حس سلیم جمعی بحرے راہ دہد اصلاح
قواعد طبیعہ خود لازم خواہد شد بہ تغلیط حسن و منصوص حکماء است کہ اقوام علوم
باعتبار دلیل ہندسیات و حسابیاتست بعد ازان منطق و بعد ازان طبیعیات و
بعض ازان الہیات پس تغلیط حس مقرون بدلائل صدق محض بسبب مخالفت
امور ظنیہ کہ مورد ہزاران شبہات اند از انصاف بعیدست وقوع امرے
یک مرتبہ مفید امکان ست ورفع امکان بے ادلہ قطعیہ باطل۔

جواب اشکال ثانی اولا آنکہ از ضروریات عقل ست کہ شہادت اثبات
بر شہادت نفی مقدم ست زیراکہ تاخی را انتفاء علم کافی ست خصوصًا
قرین استصحاب حال باشد کہ چیز اثبات امر متجدد بے شبہ ثمرۂ زیادت علم
ست پس چون امکان چیزے ثابت شدہ التزام صدق مخبرین از سیر البشان
بہ ثبوت پیوست چنانچہ در کتب تاریخ و اسماء الرجال مضبوط ست پس تجربہ دان
جمعی چہ تردد باید کرد غایت مافی الباب بجہت عدم اطلاع اہل بلاد خواہد بود و مستبعد

Marfat.com

از امکان نمی بر آید و در امتناع نمی و درآمدند ثانیا آنکه درین حادثه چند وصف جمع شده اند که چون آنرا ملاحظه کرده آید استبعاد برطرف میشود یکی آنکه وقت شب بود و این ساعت مردم راه وقت غفلت میباشد

دوم آنکه حادثه متوقع الحصول نبود مانند هلال وکسوف وخسوف تامردم مترصد آن باشند و نظر بآسمان دارند.

سوم آنکه چندان امتداد بکشند که یکی دیگر یرا آگاه سازد و ندای واقع شود. چهارم آنکه در عالم ازان تغیرے واثرے باقی نماند که هرکس تجسس آن میکرد.

پنجم آنکه اگر این حادثه درموسم سرما باشد اهل بلاد شمالی راکه بسبب تراکم سحاب وتلوح ماه های آفتاب بنظر نمی آمد مانند روم و فرنگ دیدن قمرچه امکان واهل بلاد جنوبی را ازمعموره بسبب اذیت سردی اتفاق استراحت در زیر سقف هائے وسایه هائے میشود تعرض بماین حادثه از کجا.

ششم آنکه درچنین امور خارقهٔ عادت اکثر مردم راغلط الحس واقع میشود وچشم میمالند و میبینند تا بتکرر وقوع چیزے بهم رسانند و این معنی واقع شد.

هفتم آنکه خبر عوام را درچنین حوادث مورخان اعتبار نمیدهند و مصادقت دبدن اهل اعتبار کمتر اتفاق میشود آدے چون جمعی از عرب مترصد امتحان بودند و قصد وجهد مینمودند مشاهده کردند واز برائے افساد آن چون درقرب آباد امام تفحص کردند شهادت وقوع شنیدند ومسلمانان بسبب معجزه بودن پیغمبر خود درکتب ضبط نمودند ثالثا آنکه اهتمام مورخان بیشتر بحوادث ارضی میباشد که موضع علم تاریخ همون ست وازجمله حوادث سماوی اکثر تعرض لهمان میکند که اکثرے درزمین می افتند مانند ظلمات هائله درياح عاصفه وامطار زرد سنگ

Marfat.com

و خون و امثال آن و معہذا بہیچ کسی استیفاء جمیع حوادث را متعہد نشدہ و ترویج آنرا عصر العد ضامن نگشتہ و ایقائے آن کتب تا صد سال بذمہ خود نگرفتہ از منکران بالا پرسید کہ شماہا از حوادث آسمانی و غرائب فلکی کہ عرصہ زیادہ از ہزار گذشتہ باشد بضبطِ تاریخ و توارد امم شرق و غرب کدام حادثہ یاد دارند و در کتابہائے خود کدام سانحہ را باین اجماع و اتفاق مے یابند کہ این حادثہ شقِ قمر را نمی یابند بلکہ اہتمام مردم تواریخ بضبط و سنین و سیر بعد سبوع و ملت اسلام شدہ است و مرتد اہتمام انگریزدرین کار پیش از سہ صد سال ست حوادثی کہ ہنود نقل میکنند ہیچکس را در ہیچ اقلیم چیزے ازان نمیدہد و علی ہذا القیاس جمعی از اہل باد بچیزے اہتمام کردہ بسببے از اسباب متوجہ بضبط و ترویج شدہ اند و دیگران را آن اسبابِ مدنظر نبودنش بشرط صحت شندد وجود التزام صدق در مخبری ہیچ یکی را انگار دیگر نمیرسد رابعًا آنکہ خلق غالب چنان ست کہ بعض اہل تاریخ ادیان و دیگر بان قابل شدہ اند و کتمان نمودہ قرینہ اش آنکہ یہود و نصاریٰ عرب را ہمیشہ با اہل اسلام مخالطت بود و اشتہار این امر از ایشان میشدند و سعی بلیغ در جمیع وجوہ قدح دران میداشتند و ترویج اعتراضات بران میکردند باوجود این ہمہ چون در زمان جناب نبوت حد و صحابہ و تابعین انکار این بنا بر زبان نیاوردند در مقام اعتراضات باین تمسک نکردہ ظاہرست کہ باین مقدمہ اگر باین اعتراض میکردند بدستور دیگر اعراضہائے ایشان و بدستور [illegible] مسلمہ منقول میگشت اما چون طبقۂ اول را ایشان بکمال کوشش نمودند برمتاخرین مخفی نماند و زبان باین اعتراض کشادند کتمان خبر مور خان قلیل سہل ترست از کتمان آیات متواترہ مشہورہ از توریت و انجیل در نعت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم و اوصاف ملت و امت ایشان ظاہرست کہ چون مسلمانان این

Marfat.com

قصه را دست آویز نبوت پیغمبر خود ساخته اند اینها این قصه را چرا برزبان ہم
آورند خامسًا آنکه منقول شدن این قصه از امم دیگر ممنوع ست در تاریخ فرشته
دیده ام کہ نقل مینماید از کتابیکه راجه از راجهائے ملبار را ملاقات واقع شد باجماعه
از مسلمانان که بقصد زیارت قدم حضرت آدم علیه السّلام در سراندیب بجهاز سوار
شده در اثنائے راه با راجه ترون برساحل در شهر و مملکت او افتادند واو بعد
دریافت اعتقادات ایشان از زبان آنها قصه شق قمر شنید از برہمنان خود در
حوادث آن سالها تفحص کنانید وتصدیق آن از روے کتب خود دریافت نمود
وہمین معنی موجب اسلام او گردید و نیز در قصص با بارتن بخاطر مانده چنانچه در
کتاب تاریخ فصلی موجودست که راجه بهوج حاکم دکن وقت شب بر بستر خود این
ماجرا دید و از منجمان صباح تجسس آن نمود از روے کتاب پیدا شدن پیغامبر
صلی اللّٰہ علیه وسلم در زمین عرب اظہار کردند آن راجه بابارتن را بادو کس
دیگرے برائے ملازمت آنحضرت صلی اللّٰہ علیه وسلم و امتحان صدق ایشان فرستاد
درایام غزوه صدق رسیدند واللّٰہ اعلم پس دیدن این معجزه درین اقلیم در تواریخ
امم دیگر مذکورست اما ترویج آن دران گروه و اطلاع بر عام و خاص بران البته
ضرورست و اما اہل فرنگ پس بسبب بعض حوادث ارضی یا بسبب قلت
ارتفاع قمر و رعایت عرض جنوبی و بعد اقلیم ایشان در ناحیه شمال ندیده باشند
محل تعجب نتواند گشت پس بعد ازین بیان مناسب شد که حمل آیه کریمه بر زمان
قیامت وجهی ندارد چه اگر شق قمر محالست درحال و در قیامت یکسان ست و
اگر محال نیست پس حواله بران چه ضرور مضمون لفظ آیه اقتربت الساعة ومخالفت
سیاق وآن بروایت لعرضوا ملاحظه باید کرد نیز معلوم شد که احتیاج بدان نیست
که شیخ ابو علی در امثال او این آیة را بآن توجیه کرده اند که مراد از قمر قمر عنصر

Marfat.com

لیست مجاز البسبب مشاکلت صورت چنانچہ شہب را کوکب نامیدہ اند و تصویرش آنکہ درین حیولۃ قمر سحاب غلیظ نمودار گشت در موضع قمر جسمی مستزید دراز رہوا و برق و شہب و متصل اشارۃ الحجاب منتسق شدو باز تموج ریاح از ہر طرف منضم گشت و ساعتی قیام گرفت تاکہ قمر حقیقی بعد از انجلائے آن عم برآمد این جسم مستتر متلاشی گشت زیراکہ از قواعد مقررہ است کہ لا یصار الی المجاز الا لتعذر الحقیقۃ چون تعذر حقیقۃ برطرف شد راہ مجاز متروک ماندو واہی تراست ازین آنکہ جمعی از میفلفہ شیان بنا بر آنکہ خبر واحد ست ترک نمودہ است و نص آیہ را لسبب تواتر حمل بر تاویل معنوی نمودہ مثلاً گویند کہ اشتقاق قمر کنایت ست از قدح در نبوت و قرب ساعہ تصویر امر ہولناک ست چنانچہ حادثہ صعب را گویند قیامت قائم شد زیراکہ شمس مناسبت دارد بہ ہر نبی رخنہ اندازی مراد درین صورت او وشق ادا نمودہ میشود یا گویند مراد از قمر عقل فعال ست یعنی در عالم اجسام چنان نفس نورانی مقدس نبوی از عقل فعال منفصل شدہ نزول فرمود کہ گویا ماہ پارہ ازین آمدہ و درین بدن منیف در آمدہ و چنان جمال کمال وضوح حق شدہ گویا قیامتیکہ یوم الفصل ست در حق و باطل قائم گشتہ کہ این حمل بسبب قصور عقل و قلت خوض و ضعف تصرف و نزد ادلہ فلاسفہ است از الفاظ نہیب ناک ایشان سہمناک و متحیر شدہ بکلہ الفریق یتعلق ملکل حشیش باین وابیات دست میزنند و نجات میجو[illegible] معاذ اللہ من ذلک اما قصہ حبس شمس برای حضرت یوشع علیہ اسلام چنانکہ در صحیح بخاری ثابت شدہ و او شمس برائے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم چنانکہ طحاوی وغیر او باسانید خود آوردہ اند پس وجوہ مذکورہ در قصۂ شق قمر بدفع اشکال آنرا فہم کفایت میکند و وجہہ مجازی اوّل کہ مرقوم شدہ درین

Marfat.com

ہم جاری بلشود وسوائے آن درینجا۔ وجہی دیگرست کہ دروے حاجت بتصرف
درفلکیات نمیشود بلکہ تصرف درعنصریات فقط لازم می آید وشیخ ابوعلی درکتاب
مبداء ومعاد برائے اثبات خوارق عادات اصلی چند تقریر نمودہ کہ مثال این تصرف
بدان آسان میگردد ازانجملہ برائے عالم عناصر متوالد ازنفس خارج شمس و مائل
قمر بیان میکند بطریق انفعال از نفوس قویہ کاملہ جزئیہ مصدر خرق عادتی میشود
چنانکہ احساس جزوی نفس انسانی را محرک رای کلی وتدبیر وسیع میگردد وتصویران
او چنان ست کہ غیبوبت شمس بسبب رفتن اوست زیرا حق باوجود ثبات
ارض برمرکز وضع خود اگر زمین را حرکتے دوری موافق جہت شمس و برابران
تصور کنم حبس شمس درنظر لازم خواہد آمد واگر زیادہ ازان کریم روان لازم
خواہد شد وبمدافعت آن موضع مذکور مرتفع خواہد گشت وچنانکہ بعد غیبوبت
ازمواضع سامعہ شعاع آفتاب برخلل جبال دیر میماند دران موضع آفتاب
ثانیا محسوس خواہد گشت ومدتے درنظر خواہد ماند واللہ اعلم وانکہ درقصر دجال
وارد شدہ کہ دران ایام روزے مانند سالے وروزے مانند ماہی وروزے مانند
جمعہ خواہد شد شیخ محی الدین ابن العربی تصویر آن چنان فرمودہ اند کہ آن زمان
غیم کثیف تراکم خواہد بود ونور جیلولۃ چنان استمرار خواہد یافت کہ ظلمت ہست
دران محسوس نخواہد گشت لہذا حکم بلقای نہار نمودہ شد و ادای نماز ہائے
واجب خواہد گشت امافی الحقیقت سبب فقدان ظلمت محتمل ست کہ انقعاد
جسمی با احساس شدیدہ الاشتہارہ از قسم دواب الادبان درجو باشد تا چند
ماہ امتداد میکشند واللہ اعلم واما بودن یوم الحشر وبطلان مقتضائے صورت نوعیہ
آفتاب کہ قدر معین درحرکت ست پس بتحقیق کلی جمیلی آنست کہ تفریع فروع
وتفریع ہر مذہبی براصول مخالف حلالیہ بینہ است اوّل دراصول مذہب

Marfat.com

تدبین یعنی بر قرآن وصیت نظر باید کرد و بودن صانع تعالیٰ شانہٗ فاعل ممتاز
وحدوث زمانی سماوات وتکون اینہا از مادہ وخانی چنانکہ منصوص ست تصور
باید نمود وحرکت کواکب ونحو اشجار وریختن امطار وتصویر حیوانات بتصرف
و مداخلت ملائکہ مامورین باقتضای صور نوعیہ فقط در ذہن باید آورد و
حادثہ انفطار سموات و انتشار نجوم اعتقاد باید کرد آنگاہ تصویر بگوہر امور
شمس وسلب بہ حرکت معامروۃ ازدو اشتقال وضع لیل ونہار از دائرہ بودن
برطلوع وغروب آفتاب بسوائے اشراق نور حق و اشرقت الارض بنور ربہا
بیان اوست آسان خواہد شد تفریع این امور بر مسلمات فلاسفہ وجہی ندارد
واگر وضعی از اوضاع حکمت با این امور موافقت پذیر در وان چہ ضرور واگر
نپذیرد تامل محققانہ وبرہان او باید کرد تایکی از دوامر واضح گردد یا وجہ فساد آن
برہان شناختہ شود ویا وجہ تاویل آن نص و سہالی آن نص ظاہر گردد و
تحقیق ہمین ست وفلاسفہ اسلامیہ چون درمقاومات باب تاویل کشادہ اند
تصویر این مقام چنان میکنند کہ تاویلان شرعیہ بالفاظ عرفیہ است و حکایت
کیفیت نیل مدارک دران مرعی ست پس نمود این ہمہ امور درعالم غیب خواہد
بود چون نفس باقوای باطنۂ خود از حس مشترک ووہم وخیال با عقول مقدسہ
خواہد پیوست وانوار حقیقی عقلی انوار طلی حسی عیبہ خواہند نمود و با لفکاس
سرقدم عقول وابدیت خود شوند تامہ ہائے دراز احاطہ خواہند کرد و
تفصیل این مسلک ملاصدر الدین در کتاب اسفار ومبدا و
معاد واستیفا واستفضا کردہ و اینجا برائے تذکیر و اقتان
اکتفاء براجمال رفت واستیفای طریق تحقیق کہ سابق اشارہ کردہ

Marfat.com

شد نیز این مقام گنجائش آن ندارد والسّلام انچه سردست درخاطر
ریزش کرد بقلم آمده واگر شبهات منفصله منکرین دریافت میشد مبسوط
تر ازین مینوشت زیاده چه بر نگارد من تصنیف مولوی رفیع الدین
تمام شد۔

Marfat.com

رسالہ تحقیق آیات و قرآت

Marfat.com

رسالہ تحقیق آیات وقرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی سوالات مرقومہ از راہ تحقیق ازین فقیر استفسار فرمودند جواب آن انچہ کہ بر سبیل ارتجال مرقوم میشود آنرا بغور تمام خاطر نشین خاطر عاطر خواہند نمود و مہما امکن مقصود کلام توان دریافت کہ بالآخر ہیچ شک و اشتباہ باقی نماند و انا اشرع فی المقصود مستعینا بواہب الفیض و الجود.

قولہ قرآن شریف آیۃ آیۃ و نجماً نجماً عند الضرورۃ بعرصہ بست و سہ سال نازل گردیدہ و مرتب بسور و رکوع و منقسم باجزاء یعنی پارہ ہا نبود و نہ باین ترتیب نازل شدہ و این ترتیب و تجزیہ در عہد خلافت مہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرار یافتہ۔

گوئیم درین سوال عجب خلطی راہ یافتہ کہ امر واقعی با غیر واقعی اختلاط پذیرفتہ و مجوزے بہمرسید کہ امتیاز ہریک ازان درین تفصیل ہویدا گردد و توضیح آنکہ مجموع قرآن مجید و فرقانِ حمید بامر خدائے تعالےٰ بدستیاری ملائکہ خیرہ کرام بررہ از ام الکتاب یعنی لوح محفوظ در مدت یک اربعین یعنی از شب برات کہ شب پانزدہم ماہ شعبان المعظم ست تا بست و پنجم ماہ رمضان المبارک کہ شب قدر بود در سلک نظم و سمط انتساخ کشیدہ شد باز در ہمین شب باذن

Marfat.com

خداوند تعالےٰ بسفارت جبرئیل امین بہ آسمان دنیا در بیت العزت و بیت الشرف کہ مکانیست در سمائی دنیا و محاذی کعبہ معظمہ واقعست نزول یافت بعد ازاں در عرصۂ بست وسہ سال نجما نجما بقدر حاجت برآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برسالت ہمان ملک معظم جبرئیل امین نزول یافت ہرچند نزول آیات بطبق حاجت و تقریبات مورد نزول پس و پیش نازل میگردید لکن ترتیب آیات ہر سورہ چنانچہ درین مصاحف مرقوم ست با علام جبرئیل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکاتب وحی کہ اغلب اوقات زید بن ثابت بود بہمین ترتیب معروف کہ مطابق آسمانیست بلنویسانیدند چنانچہ بمراجعت کتب احادیث و سیر کالشمس علی نصف النہار اشتہار واردو قرأت سور در صلوٰۃ و تعلیم بصحابہ کرام ہر سورہ را بترتیب معروف از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ست آمدیم بترتیب سور کہ ہر سورتے را باسورتے دیگر کہ در مصاحف مشابہ است در ابتدای حال نیز از تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ایمای ایشان در اوقات تلاوت وتعداد سور نمایاں ست اجماع صحابہ در عہدِ خلافت مہد حضرت ذی النورین شیخین رضی اللہ عنہما تفصیل فعل شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم و حضرت واقع گردیدہ لہذا در وسط خلافت حضرت ایشان برین ترتیب معروف کہ ترتیب سور ست اجماع قطعی واقعشد و اصل این ترتیب از فاتحۃ الکتاب تا قل اعوذ برب الناس در عہدِ خلافت مہد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ باہتمام کاتب الوحی موصوف از مسودات متفرقۃ الاجزاء کہ بحضور شریف جناب رسالت در قید کتابت آوردہ در آمدہ بودند در حیز نقل در آمدہ بعد ازان حضرت ذو النورین ہفت نسخہ ازین اصل مقرر باہتمام ہمان کاتب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ امین وحی بود بمعرض نقل رسانیدند بعدہٗ آن نسخہای متفرقہ

Marfat.com

را در بلادیکه مجمع علما و فقها و طوائف مسلمین مثل مکه معظمه و شام و بصره و کوفه و بحرین و یمن بودند فرستادند و یکی را ازان نزد خود در مدینه طیبه نگهداشتند و الی الان همان مصحف مجید که بمصحف امام موسوم ست در روضهٔ نبویه علی صاحبها الصلوٰة والتسلیم موجودست و تحقیق آنست که هفتی همان مصحف ست که نقل مسوده بود واز کتاب زید بن ثابت رضی الله عنه که در روضهٔ منوره موجودست پس درین صورت درین وقت اجماع صحابه کرام و تابعین عظام باتفاق طوائف مسلمین بر همین ترتیب موجود منعقد گشت والحق ان الاجماع اللاحق ترفع الاختلاف السابق درین حال ترتیب حضرت علی و عبدالله بن مسعود و ابی بن کعب و ابو درداء باختلاف یسیر که در وضع و ترتیب سور داشت بے نشان گشت خصوصا که این بزرگواران هم داخل اجماع باشند مع آنّ ترتیب هولاء الصحابة لم یکن یوجب الاختلاف الاحکام فافهم وتثبّت بالجمله ترتیب آیات هر سوره سوره توقیفی ست بیچکس را از افراد امت دران دخل نیست اما ترتیب سور بطرز موجود از فحوائے تعلیم وعمل وتلاوت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مظنون ست و بضم اجماع صحابه و تابعین و عامه مسلمین متیقن ومقطوع گشت و معلوم ست که عمل صحابه خصوصًا خلفای راشدین تفصیل پیغمبر و شرح قول رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بوده است والله اعلم.

قوله باز اگر کسی را اشکالی بخاطر رسد که اگر ترتیب آیات هر سوره توقیفی یعنی بامر آنحضرت صلی الله علیه وسلم با علام جبرئیل ابین حاصل گشت پس نزول خلاف آن ترتیب بکدام وجه شد.

گوئیم بر ارباب خبرت و اصحابه درایت پوشیده نیست که تالیف کتاب امرے دیگرست و نقل مسائل متفرقه اش بحسب درخواست ارباب حاجات امری

Marfat.com

دیگر چنانکه تالیف صحیحین و یا بیضاوی و مدارک و یا هدایه و شرح وقایه بترتیبی خاص واقعست که در نقل مسائل مطلوبه اهل حاجات که در ضمن استفتاءات بکار میبرند رعایت ترتیب اصل کتاب ساقط میشود وجواب هر مسئله مسئله از مسائل مطلوبه سائلین از کتب بر آورده مسجل میگردد و برای زیاده توضیح این مطلب تشکرف مثالے فرض کنیم که قاضی در محکمه عدالت برمنصب قضا نشسته پیشش مسائل متفرقه از ابواب بیع و شراء و طلاق و عتاق و فرائض و وصایا و رہن و اجاره و صوم و صلوٰة و مسائل طہارت وغیره گذارنیده میشود درین صورت جواب هر مسئله برعایت ترتیب سوالات داده میشود و ترتیب ابواب و فصول کتب ملحوظ نمیشود مثالش آنست که هرگاه اخرابات قرانیه یعنی کریمه واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون نازل شد جبرئیل امین علیه السلام بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فرمودند ضعها فی راس المائتین والثمانین من البقرة کذا فی البیضاوی وغیره و حال ترتیب رکوع و تقسیم اجزاء عنقریب معلوم گردد.

قوله میپرسم که بکدام وجه در عهد خلافت خلیفه ثالث اول تجربه آن بسی جزو گردید.

گوئیم نقل مصحف مجید که در عهد حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه واقع گردیده بود اتفاقا درسی جزو مستوفی حاصل شده بود وچون توزیع تلاوت قرآن مجید بکرات و مرات اقل درجه درسی روز موظف گردیده بود لهذا در اجزا ثلثین ترتیب مذکور بهم رسید پس مجموعه قرآن باجزاء ثلثین یعنی سی پاره مسمی گردید.

قوله وسی جزو بکدام حساب که جابجا اختتام جزو درمیان سوره واقع شده آیا سی جزو باعتبار آیات ست یا الفاظ یا حروف یا بکدام طریق دیگر

Marfat.com

وجہ حصر برسی جز چیست چرا زیادہ وکم ازان نگردید۔

جواب وجہش ازجواب سابق معلوم شد۔

قولہ وے بینم کہ ازاوّل تا آخر ظاہرانہ ترتیب احکام ست ونہ قصص واخبار سابقہ۔

جواب نظم وتالیف قرآن مجید اسلوبے بدیع دارد کہ ازقسم تالیفات بشر بیرونست تحقیق این حال آنکہ مقاصد قرآن شریف منحصر در اثبات توحیدو رسالت و معاداست و بیان ہریک ازین مطلب سہ گانہ برعایت احوال مخاطبین ومطابقت مقتضی حال ایشان مقصود اصلی و تفنن اسالیب کلام در اثبات مطلبے ازمطالب مذکورہ جہتہ تنشیط سامع وافہام مخاطبین مقرون البیان و تنوع تقالیب سخن در تقریر مضامین بعبارات مختلفہ در اذہان سامعین عیان لہذا بیشتر اوقات بغیر مطالب بایراد مثال وقصص سابقہ بطریق متنوعہ لازم گردیدہ درین صورت تقدیم وتاخیر مطالب دور ازکار گردید مقصود اصلی بنحویکہ در فہم مخاطبین مرتسخ شود بہمرسید تا پردہ از اصل کار برداشتہ حقیقت امر منکشف گردد لہذا بایراد مقدمات خطابیہ مسلمات عرفیہ کہ مابین ارباب روزگار معقول ودستور العمل بود پرداختہ شد درین حال التزام مقدمات عقلیہ وبراہین فلسفہ کہ از فہم امیّان عرب بمراحل دور بود دور از اصل مطلب نمودو ہمچنین در ایراد احکامیکہ متکلفین با علام آن محتاج بودند رعایت عروض حاجات وہجوم وقائع کہ مکلفین بکشف آن مضطر بودند مقدم گردید وچون عروض حاجات وہجوم وقائع کہ منشاء سوال مکلفین بود از التزام ترتیب بیگانیت داشت ترتیب احکام وسیر قصص واخبار برروے کار نیامد تا سلسلہ سخن از اصل کار بیرون نرود و تعلیم وہدایت مخاطبین بطبق فہم وبدلالت حال ایشان بوجہی مطبوع

Marfat.com

صورت گیرد وچون در علم ازلی قدیم خلاق حکیم و رب علیم تمامی عالم و همه حاجات ابشان بوجه اجمالی مطابق تفصیل خارجی مشاهد و حاضرست همانا در مرتبه ظهور آن اجمال اوّل در ام الکتاب یعنی لوح محفوظ قوام تفصیل یافت ثانیًا بوقت نقل قرآن مجید که بیت الشرف و دیعت گزید نظام تفصیل بهمان منوال پذیرفت و ثالثًا در ضمن وحی که بتدریج در عرصهٔ بست و سه سال بحما بحما نزول فرمود تفصیل سابق ظهور گرفت پس همان ترتیب مذکور که در علم اجمالی بود درصور تفصیل در مراتب ثلثه منتسج گشت تفصیلش آنکه ترتیب برچند نوعست یکی بحسب تناسب معانی جمل مورده که یکی با دیگر اتساق نظام و ارتباط قوام بوجه نمایان داشته با اختلاف غرض مترتبین در کیفیت و وضع مطالب مرقومه و مقاصد مرسومه دارد و این ترتیب مولفین و مصنفین ست که درکتب متداوله مرعیست دوم ترتیب انشاد خطب که در تقریر مقاصد و تحریر مطالب با اختلاف اغراض منتظم گردد و این ترتیب در مکاتیب و مراسل و فرامین و جز آن و سیوم ترتیب مذکرین و وعّاظ و قصاص که در نظر مطالب و تحریر مواعظ و حکم ملحوظ میگردد و اصل درین ترتیب رعایت مقتضیات احوال مخاصمین و التزام دقائق بلاغت و رقائق فصاحت برائے افهام و تفهیم سامعین بایراد تمثیلات و تشبیهات و تنظرات و سیر و قصص بقدر حاجت اجمالا و تفصیلا که مفید تقریر اصل مدعا باشد کو در تقدیم ما ظاهر التاخیر و تاخیر ما ظاهره التقدیم صورت گیرد [illegible] ناصح مشفق شخصی یا جماعتی از منتسبان و متوسلان خود را در تفهیم بعضی مطالب مقصوده سخن کند و آن در فهم اصل مطلب مختلف الحال باشد درین صورت آن حکیم بلاغت شعار را هرچند که اصل مقصود فهمانش آن شخص ست لیکن وضع مناسب نظر بحال آن مخاطب بنهجی اختیار میکند که اصل فهم مطلب بوجهی

Marfat.com

در ذہن و سامعہ آن طالب منجلی کردہ کہ پردہ از روے کار برخیزد و در اثنائے کلام شبہات و اوہام مخل مطلب سامعین را کہ در تخاطب پیدا شدہ باشد و دفع و رد آن چنان کوشیدہ آید کہ آن مقصود کفلق الصبح جلوہ گر گردد و در تحصیل این مدعا مقدمات خطابیہ و مبادی عرفیہ کار آمدنی بیشود و ایراد قصص و تمثیلات معروفہ و تشبیہات معقولہ لازم البیان ست و آنچہ کہ اوہاد شبہات در کلام لاحق خطور کند ہمین کلام ضروری الدفع باشد و این حال تناسب سیاق با سیاق متکلم را بنحوے کہ در اصل بلاغت مطلوب ست لامحالہ مرعی ست کو ادراک آن بفہم ہر کدام در نیابد و این قسم ترتیب در قرآن شریف مرعی ست حل آن در بادی نظر باشد یا دقیق نظر بالجملہ مقصدے از مقاصد قرآن کہ درصورتے از سورہ شریفہ القا شدہ از انجاکہ حقیقت حال آن مطلب دور از فہم مخاطب خصوص ابیان ست برائے تقریر و حل آن از دلائل عرفیہ و مطالب مالوفہ کوشیدہ آمد و خفائیکہ در فہم آن منجر بصعوبت فہم مہم اصلی بودہ کشف پذیرفت برائے توضیح و تسہیل و تقریب آن مدعا بفہم مخاطبین بایراد تشبیہات و تمثیلات و چیز ہائیکہ در تقریر آن مقصد کاشف المرام باشد امتنان حاصل گشت تا توجہی از وجوہ در فہم آن مدعا اشتباہی باقی نماند و درین حال کہ سلسلہ سخن از جای بجای و در ذکر انسان بیان حال زمین و آسمان و یا شجر و حجر پیش آید چنانکہ در اثبات مقصد توحید و مضمون ربوبیت والوہیت بیان خلق اصول عالم و آثار علویہ و سفلیہ آن از تکوین سحاب و رعد و برق و انزال مطر و مینع و در اثبات معاد و بعث و حشر و نشر ایراد انزال باران و تولید نباتات و اشجار و علوفہ و حیوانات بمعونت آن منساق گردد و یا در ذکر کفّار و اشرار ذکر مومنین و ایراد در میان آید خوشتر آن باشد کہ سرد لبران گفتہ آید در حدیث دیگران و ہمچنین در ذکر مومنین

Marfat.com

ذکر کفار و اشرار خلاصه این که جمیع آیات قرآن در رعایت ترتیب مذکور متناسب ومنتسق النظام اند عقل ظاهری درک آن کند یا نکند مگر راسخون فی العلم و علماء ربانیین بحسب تفاوت مدارج عقول فهم آن دارند .

کما قال الله تعالے وما یذکر الا اولو الالباب وما یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم منهم بل هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وما یجحد بایاتنا الا الظالمون ولیدبروا آیاته ولیتذکر اولوا الالباب وَ تَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ الی غیر ذلك من آلایات وقسم ثانی ترتیب نیز در پیشتر از مواضع قرآن مجید مرعی ست وقسم چهارم ترتیب مقدمات در محکمه القضا و معرکة الفتوے که در دیوان وکچهری مرفوع باشد و آن را درعرف عدالت حال نمبر مینامند درین قسم ترتیب زمانی در نوشت وعرض معاملات بحضور حاکمان ملحوظ میباشد و مطابق آن مقدمات موضوعه انفصال می یابند درین حال تناسب یک مقدمه با مقدمه دیگر ملحوظ نیست لیکن بوجهی از وجوه ترتیب در مثلات یکجا میشوند و بطبق آن مرفوع حاکمان میباشند وگاه اوقات بلحاظ بعض عوارض شکست بمنزل مقصود میباشد واین قسم ترتیب در مصحف مجید در بسیارے از جاها هم ملحوظ ست بالجمله هر سه قسم اخیر در مصحف مجید موجود ست و تفصیل آن بر ارباب خبرت و اصحاب دراست هویداست و انچه در اکثر مواضع عکس ترتیب وخلاف تنظیم موهوم میگردد مبنی بر عدم تدبر ناظر و ترک تامل اوست و یا در اصل شکست لیکن بلحاظ بعض عوارض لاحقه ملحوظ گردیده و نیز بسیارے جاها دفع دخل مقدر که بتوهم سامع از کلام سابق متوهم میشود و ملحوظ و متعقل شدن باید تا حال تناسب مابعد بما قبل نمایان گردد القصه تعیین قواعد تناسب آیات بطبق محاوره بلغاء ارباب

Marfat.com

درایت بانضمام اجزای قوانین مناظره و کلام باعث فتح ابواب مقصود و عقد کشائ مطلوب معهود میتوان شد واللہ اعلم بحقیقۃ کلامہ و مصداق کیفیت ترتیب از مطالعہ تفسیر فتح العزیز توان دریافت۔

قولہ وہمچنین جای آیات یکی مقدم برآیات مدینہ اند وجای بالعکس

قولہ حالش از تحریر مذکور واضح است

گوئیم وسرچیست کہ جابجا یک حکم یا یک قصہ مکرر واقع شدہ اگرچہ برای تعین و رعایت بلاغت اسلوب متغیرست۔

گوئیم سرش ہمان رعایت حال مخاطبین و ملاحظہ عروض حاجات مکلفین ست انچہ ارباب تعلیم مہتمم بالیشان بود و تنشیط سامعین و فہمایش مخاطبین بحکم اذکرر تقرر و تناسیس خیر من التاکید وکل جدید لذیذ بران مزید

قولہ و درتسویۂ اجزاء ازروے آیات باشند یا غیرآن تسمیہ داخل ست یا نہ۔

گوئیم تسمیہ باعتبار کتابت بلا اشتباہ داخل اما باعتبارات جزئیۃ نزد قرّاء وفقہا اختلاف بتحقیق آن ست کہ در بعض قرابت از قراءات عشرہ متواترہ در ہر سورہ سوای سورہ برات مانند قراءت عاصم و حمزہ وکسائ و ابن کثیر داخل ست و در بعضی دیگر ازان مانند قراءت اہل مدینہ و بصرہ و شام داخل نیست و اختلاف فقہا باعتبار اختلاف دلائل ثبوت و عدم آن بحسب دلیل احادیث مختلف واقعست ہمچنین اختلاف فقہا مترتب بر اختلاف قرّاء ست وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا۔

قولہ بہرکیف در تکرار کردن تسمیہ بار بار در فصل سورہ سورہ چہ حکمت ست

گوئیم تکرار تسمیہ بنا بر سورہ فصل ست ازحضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مرولیست ما تعرف الفصل بین السورتین حتی نزلت بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم و فصل سورہ سورہ باعتبار تقسیم مضامین قرار تست کہ چند مضامین متناسبہ و معانی متناقسہ را مانند کتابی ترتیب دادہ جداگانہ تعین فرمودند چنانچہ در کتب معمولہ عرف مانند کتاب الطہارت وکتاب الصلوٰۃ وکتاب الصوم وکتاب الزکوٰۃ و کتاب الحج وغیرہ کہ مسائل مندرجہ تحت جنس واحد نام زد کتاب گردید چنانکہ مسائل مندرجہ تحت نوع واحد (مندرج ساختہ ترتیبی دادند) نامزد بباب گشت و حال ہر سورہ براین منوال ست کہ چند مسائل منسقۃ النظام را تحت جنس واحد و محدود بابتدا و انتہا و صدر و خاتمہ گردانیدند چنانکہ کتاب گلستان باب اول در سیرت بادشاہان باب دوم در اخلاق درویشان وعلی ہذا القیاس

قولہ وکدام امر داعی شد کہ قدر معین را باسم یک سورہ وقدر دیگر را بنام سورہ دیگر مفصل ساختند۔

گویئم حالش از ہمین تحریر معلوم واضح شد۔

گویئم رکوع برای چہ فائدہ وچہ معنی دارد وکدام حساب۔

گویئم از عہد جناب رسالت صلی اللّٰہ علیہ وسلم تا مدت قریب دو سہ صد سال حساب رکوع نداشت ہمین حساب خمس آیہ وعشر آیہ برای تسہیل قرارۃ در رکعات صلوٰۃ و در اوقات بود چنانکہ تا حال در بلاد عراق وعجم وفارس ہمین اشتہار دارد و بعد ازان قاریان عرب بتقسیم ہر جزو از اجزاء ثلثین کہ یارہ پارہ باشد برہشت اجزاء متساوی بخش کردند و ہر یک بخش را منزل نامزد ساختند و این تسمیہ و اصطلاح مقرر در عرب تا حال در شہرہ دارد و قاریان ماوراء النہر وتوران وخراسان از مدت دراز کہ قریب یک ہزار سال گذشتہ باشد بتجویز امام ابو حفص صغیر بخاری کہ از اعاظم مجتہدین حنفیہ بودند برای آسانی در قرارت روزمرہ

Marfat.com

وسہولت ختم تراویح تقسیم ہر پارہ بشانزدہ بخش کردند و ہر بخش را رکوع نامیدند بلحاظ رکوع کردن بوقت قرارت تمامی قدر مذکورہ ہمین معمول و مرسوم در دیار روم و ہند رواج پیدا کرد وچون حال تعیین رکوع برین روش بودہ حال فائدہ مطلوبہ و بیان معنی و کیفیت وضع ازان روشن شود و حال تفصیل رکوعات برین منوال ست کہ امام ابو حفص صغیر رحمۃ اللہ علیہ چون دیدند کہ تراویح عشرین رکعت ست و آن باعتبار ماہ سی روزہ شش صد رکعت بود لکن بلحاظ ماہ بست و نہ روز تقسیم رکوعات بیان صد وہشتاد بایستے بود پس بلحاظ ختم قرآن در تراویح جہت فضیلت شب قدر کہ بست و ہفتم ماہ مبارک نزد جمہورست و فضائل آن شب در احادیث کثیرہ و اقوال صحابہ ثبوت رسیدہ پان صد وچہل رکوع مقرر گشت وغالب اوقات افزار رکوع در مبادی و روش آیات کہ مضمون جدید کو در تضاعف قصہ باشد بوقوع آمدہ و مضمون جدید بہ چندگونہ تواند شد یا قصۂ تازہ و حکم مستانف یا مثالی جدید و یا مطلب علیحدہ و یا مثال یک مضمون کہ اثباتش بایراد مثال برای افہام مخاطبین مہم تر بود و علی ہذا القیاس بالجملہ مبادی رکوعات مطلبی بود یا مثالی تازہ و یا حکمی علیحدہ و یا قصۂ جدید و یا فذلک سابق مانند آن درکار ست و اگر جائی این سر رشتہ از دست رفتہ باشد وجہی دیگر داشتہ باشد کہ بعد التامل نمایان گردد و اللہ اعلم و علمہ اتم۔

قولہ ومے بینم یک رکوع طویل و دیگر رکوع بسیار قصیر۔

جواب قصہ یک رکوع و قصیر آن مبنی فہم واضح ست کہ چند معانی متناسبہ را در یک قطعہ داشت و چندے دیگر را ہمچنین در قطعات ع

و للناس فیما یعشقون مذاہب

و ایراد قصہ یک رکوع در دیگر بار ہمین قبیل ست و این قسم اخیر در اکثر جاہا

Marfat.com

جهت درازی قصه است که بمقدار دو سه رکوع امتداد یافته چنانچه در قصهٔ حضرت یوسف در سوره یوسف و قصهٔ موسلے در سوره کهف و قصه موسیٰ وفرعون وفرعونیان و با بسرائیلیان در سوره بقره و مائده و اعراف و طٰہٰ و شعرا و قصص ومومن و همچنین قصص دیگر۔

قوله و آیه چه معنی دارد و تعریف لفظی و معنوی آن چیست که آنرا بمجرد شنیدن مفهوم تواند شد که یک آیه تمام ست یا ناتمام

گوئیم معنی آیه اینست طائفه از کلام محقق ذو فاصله صنه شعر فانه کلام مخیل قصد به الوزن و القافیه

قوله و انچه از نقوش قرآن شریف که در آن کاتبان علامت آیه داده اند می بینم که تتمه یک آیه از روے معنی در آیه دیگرست و شروع بعض جز بوصل یک آیه و بعضی بعد اختتام رکوع و بعض درمیان رکوع۔

گوئیم بودن تتمه یک آیه از روی معنی در آیه دیگر از تصور معنی آیه توان دریافت و آن آنست که کلام محقق ذو فاصله پس بحسب تعریف اگر بعض متعلق یک آیه بعد تمامی فاصله اش در آیهٔ دیگر مذکور گردد منافی آیه بودنش نیست چنانچه آیه ولولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتهم سقفا من فضة ومعارج علیها یظهرون ولبیوتهم ابوابا الی قوله وزخرفا وان کل ذلك لما متاع الحیوة الدنیا والاخرة عند ربك للمتقین در سوره زخرف وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم وننشئکم فیما لا تعلمون در سوره واقعه که در آیه اول تمامی آیه برتیکون است زخرفا متعلق آن که معطوف برسقفا

Marfat.com

من فضه است و مع ذلک جزء آیه دوم ست و در آیهٔ ثانی تمامی آیه بر مسبوقین ست که فاصله افتاده و متعلق آن یعنی علی ان تبدل جزء آیه دیگرست و علی هذا القیاس در چندین آیه زیرا که مدار آیه بر تمامی کلام بر فاصله ست و آن ازین هر دو آیات موجودست و جواب سوال ثانی یعنی شروع بعض جزو الخ آنه قصد تقریر رکوعات که برای تسهیل در رکعات تراویح بتجویز و عمل حضرت امام حفص صغیر بخاری که سابقا مذکور گردید معلوم شود

قوله و در کلام الله که علامات آیه **ز م قف ق ب ص ط ج صلی حزب خمس** و مانند آنست چه معنی دارد و فائده چیست

گوئیم علامات مذکوره در قرآن صحابه و تابعین تا انقراض عهد خلفای عباسیه نبود لیکن بعد ازان ناسخین مصاحف در بلاد فارس و خراسان علامت خمس و عشر و نصف مینویسند یعنی پنج آیه و ده آیه و نیم جزو حزب علامت ربع پاره و در بلاد توران و ماوراء النهر چند علامات اختراع کردند چنانچه در سجاوندی تفصیلش مذکور که نزد متاخرین توران و هند مدار اوقات بر تحقیق اوست

ز علامت مجوز **ج** علامت جائز **ص** علامت مرخص **صلی** علامت وصلی اولی **م** علامت وقف لازم **ق قیل ط** مطلق والتفصیل فی السجاوندی وغیره من رسائل القراءة وچون این مصطلحات از محدثات متاخرین ست و در قرون مشهوده بانجبر اثرے ازان نبود لهذا اعتبار بآن نمودن سراسر فضول و تکلف ست و تحقیق اوقاف در جواب و سوال آینده مرقوم خواهد گشت و فائده هریک بحسب تحقیق مذکور چندان نیست که در بیان آن صرف وقت نموده شود.

قوله و اوقاف که در قرآن شریف واقع اند واقف شدن برآن واجب ست یا مستحسن اگر واجب ست بر هریک یا بمقامی معین.

Marfat.com

گوئیم وقف در قرآن مجید واجب وحرام نیست چنانچه شیخ محمد جزری در نشر وغیره تصریح بآن کرده مگر در جائیکه وقف لازم نماند که جسته جسته اطلاق آن از اسلاف گفته اند بمعنی وجوب قرائتیست که از آدابِ ضروریه قرائتیست نه وجوب شرعی که تارک آن اثم شود بالجمله آنچه از قرارت اسلاف ثابت گردیده همین چهار قسم ست با اختلاف مدارج آن چنانچه در کتب قراءة تفصیل دارد وقف تام وکافی وحسن که معمول به اندو قبیح متروک ومطروح **وقف تام** که کلمه موقوف علیها را تعین بمابعد نباشد لفظاً ونه معنی چنانکه در مالك یوم الدین و ایاك نستعین وولا الضالین

کافی آنست که کلمه موقوف علیها تعلق بمابعد داشته باشد از روے معنی نه لفظ چنانچه در ایاك نعبد و وقف

حسن آنست که کلمه موقوف علیها تعلق بما بعد داشته باشد از لفظ نه معنی مانند وقف در الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم والصراط المستقیم زیراکه قرار صفة را باموصوف اشتباک لفظی فهمند ومعطوف را با معطوف علیه اشتباک معنی و مدار اشتباک بربودن حرف عطف ونه بودن آنست واین هر سه وقف از قبیل استحسان اند و وقف قبیح آنست که فهم معنی کلمه موقوف علیها بدون ذکر مابعد آن میسر نیاید مانند وقف درمیان متبداو خبر و فعل و فاعل و مضاف ومضاف الیه مانند وقف برالحمد و اذ قال و اذ قال در الحمد و مالك یوم الدین و اذ قال ربك واین قسم وقف قبیح ست ویحتمل که کسی که وقف حرام گفته همین معنی مراد داشته باشد پس درین صورت مراد از قبیح قبیح قرارتی ست که خلاف دستور وعرف وقرارت ست نه حرمت شرعی که مرتکب آن آثم باشد وانچه در بعض آیات وقف حرام در غیر صورت

Marfat.com

مذکورہ از متاخرین منقول شدہ جائیست کہ کلمہ موقوف علیہا را بما بعد آن چنان اتصالی ست کہ در صورت قطع آن فساد معنی متوہم گردد مانند وقف در کلمہ انکم لتشہدون ان مع اللہ الہۃ اخرنے کہ در صورت وقف خلافِ مقصود بالزوم فساد صریح ست وعلیٰ ہذاالقیاس در وقف لازم وآن موضعیست کہ تعلق کلمہ موقوف علیہا بما بعدش موجب لزوم خلاف و توہم فساد بمعنی احتراز ازان صورت مانند وقف بر الظالمین در آیہ واللہ لا یہدی القوم الظالمین الذین امنوا وھاجروا الایہ در سورہ برآۃ مانند وقف بر اصحب النار در آیہ وکذلک حقت کلمۃ ربك علی الذین کفروا انہم اصحب النار الذین یحملون العرش ومن حولہ الایہ در سورہ مومن ودر اوقاف شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین وتبع تابعین وقف بر ہر آیہ بود اما متاخرین چیزہا در وقف افزودند والتفصیل فی السجاوندی

قولہ در حاشیہ اکثر جزو نوشتہ دیدہ شد وقف منزل معنی آن چیست

گوییم این اطلاق از سلف وخلف بر قرار ثابت نیست از اختراع اہل ہندست مگر آنکہ گویند کہ حضرت جبرئیل امین بوحی رسانیدن بر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بران کلمہ وقف کردہ باشند وتاکید بران کردہ باشند بعد تصحیح روایت ازاصبہ قرار معتمد تواند بود۔

قولہ میگویند کہ ہر وقف لازم ست گذشتن ازان کفرست۔

گوییم جوابش گذشت واحتمال کفر بودن درصورت اعتقاد این معنی از نزک وقف شود کہ آن خلاف مقصود وکفر شرعا است خواہد بود واین ہمچنان اطلاق ست کہ در فتاوی ثقہ در اندک خبر اطلاق کفر بر قائل ویا بر فاعل آن میکنند ومحمل آن ہمین ست کہ یک احتمال آن کفرست پس درین صورت حذر آزان

Marfat.com

ضرور باید نمود واللہ اعلم۔

قولہ وازحفاظ مسموع شدہ کہ وقف لازم مذکور در ہفت جا در قرآن شریف ست وہمچنین سکتہ در قرآن چند جا خواندن ضروری ست و فائدہ چیست۔

گوئیم حال اوقاف لازم مذکور شد اما سکتہ کہ در چہار جا واقع ست از مستحسنات ست نہ لازم و فرق درمیان وقف و سکتہ آنست کہ در وقف قطع کلمہ از مابعد میشود باسکون نفس و در سکتہ نہ چنین باشد بلکہ در اثنای وصل سکون نفس لطیف میشود و فائدہ آن احتراز لحن قرآن یا دفع توہم خلاف مقصود یا احتراز از لزوم فساد چنانکہ در عوجا قیما ومن مرقدنا ہذا ما وعدالرحمن وقیل من راق وکلا بل ران علی قلوبہم کی در سورہ کہف و یٰسٓ و قیمہ و ویل للمطففین واقع ست

قولہ وعلیٰ ہذا اعراب قرآن ازکدام زمان مقرر شد۔

گوئیم تقرر اعراب قرآن در اواخر عہد صحابہ کرام بحکم حجاج بن یوسف کہ والی حجاز و عراق از طرف عبدالملک بن مروان بود تبعہد حضرت ابو الاسود دوئلی کہ از اخص اصحاب حضرت ذوالنورین و مرتضیٰ رض و بصحبت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نیز مستعد بودند بوقوع آمدہ چنانچہ درکتب تاریخ مذکورست وایشان در ہنگام تعریب صورت ضمہ و فتحہ وکسرہ و جزم و تشدید و تحریک و تسکین قرار دادند و برہمین اجماع امت واقع ست شد۔

قولہ وحال آنکہ برخلاف جردوا المصاحف ہمہ مراتب صدر اند

گوئیم جردوا المصاحف قول ابن مسعود ست محمول برنوشتن کلمات غیر مخلوط قرانیہ بحیثیت کہ مشتبہ بقرآن گردد مانند آمین و تعوذ و جزان و یا محمول ست برزمانی کہ امتیاز قدر قرآن باغیر آن حاصل نشدہ بود۔

قولہ وقراء سبعہ کدام کدام بودند

Marfat.com

گوئیم قراء سبعه منتهائے روایت الیشان بیشتر شش کس از صحابه کرام اند حضرت عثمان و علی و ابن مسعود و ابی بن کعب و زید بن ثابت و ابو درداء و هفتمی عبد الله بن عباس که ازین حضرات مذکوره استفاده قرارت نموده بودند و حضرت عمر رضی الله عنه نیز منتهائے قرارت اندر مسند قراء سبعه اسامی الیشان در کتب قرارت مشهورست ۔

اولین حضرت امام نافع مدنی رحمة الله علیه.
دوم حضرت عبد الله بن کثیر مکی رحمة الله علیه
سیوم ابو عمرو بن علای بصری رحمة الله علیه.
چهارم عبد الله بن عامر شامی رحمة الله علیه
پنجمی عاصم بن ابی النجود کوفی رحمة الله علیه
ششم حمزه بن ثابت زیات کوفی هفتمی امام علی کسائی کوفی رحمة الله علیه

قوله و راویان آنها کدام کدام بچه ویا القاب و یا انساب و مناقب مشهور بودند۔

گوئیم راویان الیشان چهارده اند بدینطور که یکی از قراء سبعه دو دو راوی ورش و قالون راوی امام نافع و بزی و قنبل راوی امام ابو عمرو بن علاء بصری و هشام و عبد الله بن ذکوان. راوی ابن عامر شامی و حفص و ابو بکر بن عباس راوی عاصم و خلف و خلاد راوی حمزه و ابو الحارث و دوری راوی امام کسائی و این دوری همان ست که راوی عمرو بن علای بصری بود و حال القاب و انساب و مناقب تفصیل وار در کتب قرارت مانند شرح شاطبی وغیره مسطورست بنا بر طول کلام بر همین قدر اکتفا رفت.

قوله و سبب چه شد که آنها اختلاف قرارت کردند و منشاء این اختلاف چیست

Marfat.com

گوئیم سبب و منشاء اختلاف قراء مذکور مع اختلاف وجوه روایت اختلاف نزول که جهت تیسیر برامت وقوع یافته چنانکه در حدیث وارد شد انزل القرآن علی سبعة احرف و در بعض روایت آمده کل منها کاف شاف.

قوله وقرارت متروکه چرا متروک شد.

گوئیم ترک قرارت متروکه بسبب تنسخ بودن آن گردید از اعلام وترک آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بظهور رسیده کما ثبت فی موضعه

قوله کدام کدام جا در قرآن شریف ترکیب نحوی مشکل ست و کدام جا فهم معنی اشکال دارد که مفسرین در توضیح آن دست و پازده اند.

گوئیم اشکال ترکیب نحوی در آیات قرآنیه متجاوز از هزار جاست تفصیل سخن دران دفتری میخواهد بسیار فرصت طلب ست اغلب که دستیابی آن در صورت رفع حجاب مفارقت متصور الحصول باشد ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم واشکالات بیضاوی وتعقب و استدارک برمفسرین خصوصًا کشاف و بیضاوی ومدارک و جلالین بر همین حال دارد.

قوله طریق حفظ چیست که بسهولت دران حاصل شود.

گوئیم طریق حفظ آنست که بعد از جمع خاطر واطمینان دل وفراهم آوردن اسباب ونقد کف شدن شوق تمام و ذوق کلی بمت از خدا خواهد و تصحیح نیت وتصفیه خاطر نصب العین سازد بعد اطمینان ازان صلوٰة حفظ القرآن که در حصن حصین موجودست وآن حضرت صلی الله علیه واله وسلم بجناب امیر تعلیم فرمودند بطور منقول ادا سازد ونیز حافظ جید ماہر قرارت شفیق بدست آرد تا بهم پای او سلوک در استفادهٔ آن نماید و چند چند آیه بیک دو رکوع بتدریج حفظ کرده باشد و همیشه روز و شب خواندگی وسبق را ورد خود گرداند و

Marfat.com

انتہای سبق سابق با بتدای سبق حال مضبوط الحفظ گرداند و تحفظ مواضع متشابہات با امتیاز کلی قرار واقعی ورد خود دارد تا مرتبۂ عقل بالملکہ و تحصیل مستفاد پیدا گرداند و حضرت شیخ فرید الدین چشتی قدس سرہٗ در رسالہ مسمی فوائد الاسلام آوردہ اند کہ خواجہ خدیفہ مرعشی قدس سرہٗ العزیز را ہفتاد سال آن بود کہ پای مبارک ایشان از سجادہ نخاستہ بود و جائے نرفتہ و مسافران و حاجیان ہر سالیکہ بزیارت حضرت خواجہ آمدندے بگفتندے کہ خواجہ را در خانہ کعبہ و بیت المقدس دیدہ ایم بعد ازان سخن در قرآن افتادہ بود و یاد کردن آن خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ بر لفظ مبارک راند دعا گو در مبدء قرآن یاد نداشت خاطر متردد بود شبے از شبہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم را بخواب دیدن دیدۂ خود بر پائے مبارک ایشان نہادم و زاری نمودم کہ درخواست دارم کہ مرا حفظ شود تا قرآن یاد گیرم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمود سر برکن سر برکردم فرمود سورہ یوسف ملازمت نمای تا قرآن یاد شود ہمچنان بیدار شدم چند روز سورہ یوسف را ملازمت کردم درین آخر عمر قرآن مرا روی کرد تمام حفظ کردم ہر کہ خواہد قرآن یاد کرد سورہ را ملازمت نماید تا قرآن زود تر یاد شود و انگاہ فرمود شنیدہ ام از زبان مبارک شیخ معین الدین سنجری او گفت شنیدہ ام از زبان شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشان فرمودہ اند۔ خواجہ یوسف چشتی را نیز قرآن یاد نبود شبی متردد خاطر در خواب شد پیر خود را در خواب دید گفت چرا پریشانی گفت از یاد کردن کلام اللہ فرمود ہر روز سورہ اخلاص صد بار بنیت یاد گرفتن قرآن بخواند حق تعالےٰ او را قرآن روزی کند بخوان ترا ہم روزی کند چون بیدار شدم بحکم اشارہ سورہ اخلاص را مداومت کردم چند روز گذشت بفضلِ خدا تعالےٰ تمام قرآن

Marfat.com

یاد شد در آخر عمر کار ایشان بران کشید که روزے پنج بار قرآن ختم کردے بعد ازان در تلاوت دیگرے مشغول شدے۔

قولہ ولفظ امین در آخر سورہ فاتحہ خواندن چرا معمول شدہ

گویم خواندن لفظ آمین بعد فاتحہ سنت ست و در احادیث بسیار وارد گردیدہ ہیچگاہ ترک آن روانیست و فضائل آن در احادیث بسیار وارد فمن وافق تامینہ تامین الملائکہ" غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔

قولہ و این کلام کیست

گویم آمین کلام ملائکہ و کلام رسول مقبول ست و گویند کہ ازین از کتب سماوی مانند توریت انجیل منقول گردیدہ و در بعض قرآن در آخر فاتحہ دیدہ میشود و در اکثر نہ

گویم نوشتن آمین در آخر فاتحہ بقرآن شریف بسیار ممنوع ست ہر کجا دیدہ شود واجب الحک و لازم المحوست و فی الفقہ یحرّم کتابۃ آمین فی المصحف

قولہ در صحابہ چند بزرگ حافظ بودند ظاہرا مشہور شش بزرگ اند اسامی آن بزرگان چیست۔

گویم حفاظ قرآن باتمام از صحابہ کرام کہ شہرت دارند زائد از شش کس اند حضرت امیر المومنین ابو بکر الصدیق و عثمان بن عفان و علی مرتضی و عبداللہ بن مسعود و سالم مولیٰ و حذافہ و ابن عباس از مہاجرین و ابی بن کعب و زید بن ثابت و معاذ بن جبل و ابو الدرداء و ابو زید از انصار و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نیز اکثرے قرآن یاد داشتند۔

قولہ و آن بزرگوار ازان بکدام ترتیب حفظ کردہ بودند چرا کہ در عہد سعادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم این ترتیب قرار نیافتہ بود۔

Marfat.com

گوییم ترتیب آیات سوره از سوره های قرآنی کہ یک صد وچہارده اند بے اشتباه ہمین ترتیب درعہد سعادت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم وصحابہ وتابعین الی یومنا بودہ وترتیب سوره باسوره دیگر اندکے اختلاف داشت لکن غالبًا بر ہمین ترتیب قرار یافتہ وعمل منتہائے سند قرار مذکورین از صحابہ مذکورین نیز ہمین ترتیب معروف مجمع علیہ واقع گردیدہ ۔

قولہ وہرگاہ این ترتیب بنود در احادیث صحیحہ فضائل بعض سوره وارد ست مثل سوره یٰسٓ و اخلاص وبقر و ملک وغیره چگونہ متصورست ۔

گوییم چون ترتیب بہمین منوال کہ معروف ست ثابت شد پس حصول فضیلت سور تہایی معروفہ بخوبی متصورست ۔

قولہ وتمام قرآن شریف چند آیاتست منجملہ آن چند آیات احکام مبنی اوامر ونواہی وچند آیت وعدو وعید وچند آیت قصص واخبار ۔

گوییم تمامی آیات قرآن شریف ششش ہزار وششش صد وششش آیات ست منجملہ آن پانصد آیت احکام ست از اوامر و نواہی و پانصد ناسخ ومنسوخ ولیکن عندالتحقیق منسوخ ہمگی بست آیت ست چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی در رسالہ نقل کردہ اند والتفسیر فی باقی الآیات فی تفسیر الاتقان فلیطلب ثم وشیخ جار اللہ زمخشری درچند آیات تعداد اقسام آیات نمودہ کہ صدرش این بیت مشہورست ؎

گفت جار اللہ آیات مجید
ششش ہزار ششصد وشصت وششش ست

بعد از مراجعت باین ابیات فی الجملہ کافی خواہد بود وگویند کہ ششش ہزار وششصت آیت ست واللہ اعلم ۔

Marfat.com

قولہ و در شمار حروف ملفوظ یا مکتوب معتبرند

قولہ در شمار حروف مکتوب معتبرند نہ ملفوظ۔

قولہ و تسمیہ یا تکرار معتبرات بایک مرتبہ۔

گوییم نزد قراء اختلاف دارد عاصم وکسائی وابن کثیر سوای سورہ براءۃ بر ہر سورہ اعتبار کردہ اندپس عدد آن سوائے آغاز سورہ براءۃ یک صد و سیزدہ اند وہمین ست قول عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیر ایشان از قراء مذکورین مانند نافع مدنی وا ابو عمر بصری و ابن عامر شامی در اول سورہ اعتبار نکنند و حمزہ کوفی یکجا در فاتحہ اعتبار میکنند وفقہا نیز برہمین قیاس اختلاف دارد نزد ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یکجا در سورتے از سورتہای مذکورہ مسطورہ معتبرست و در غیر آن محض برای فصل نازل شدہ وہمین ست قول بعض از قراء کہ اسامی ایشان مذکور شد و نزد امام شافعی وغیرہ سوای سورہ براءۃ در یک صد و سیزدہ سورہ چنانکہ گذشت و نزد امام مالکؒ محض جہۃ فصل یک سورہ از سورہ دیگر نازل گردیدہ جز ہیچ سورہ نیست لیکن تحقیق آنست کہ جز یک سورہ است جز دیگر سورہ باشد یا نہ و شیخ جلال الدین سیوطی در تفسیر اتقان تحقیقی انیق ذکر کردہ اند کہ اختلاف جزئیہ تسمیہ در سورہ وعدم جزئیہ آن مبنی بر اختلاف قراءۃ ست یعنی در بعض قراءۃ جزء سورہ معدود گشتہ و در بعضے قراءۃ دیگر خالی از جزئیہ نازل برای فصل و لکل وجہۃ ہو موّلیہا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وکیفیۃ المقال۔

Marfat.com

Marfat.com

القَوْلُ المُقرّر

Marfat.com

القول المقرّر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله وحدهٗ والصلوة على مهبط وحيه وامينه ومبلغ آياته وكلامه وعلى اله مواقع نجوم القرآن واصحابه ادلة الفرقان اما بعد ميگويد فقير بے بضاعت مستمند بی درايت مبرک

محمد حسن المعروف به **حسن علی** عفی عنه كه پرسيده شدم از تبيين عدد قراء سبعه وتبيين احوال وانساب وسير موالید ووفيات ايشان كه مدار قراء سبعه ومناط روايات مصحف مجيد اندو درذيل آن رواة هريک از قراء سبعه وطرق روات باين حساب كه هر قاری را دو راوی وهر راوی دو طريق اوّل وثانی درج ساختم وهريکے را از آئمه قراء سبعه دو قاريانند وهر قاری را دو طريق اوّل وثانی وبهمين نسق در قرار ثلثه پس مجموع هشتاد طريق شدند كه بآن ايما خواهد شد پس واجب شد امتثال امر شريف ومراجعت بكتب قراءات لهذا خلاصه انچه از مسئول درکتب قراءات مانند تيسير وشروح شاطبی ابن قاصح و كتاب نكر فيما تواتر من القراءات السبعة وتحرر وتفسير معالم التنزيل كه تعرض كثير بقراءات دارد درين رساله ايراد نمودم وبطريق خاتمه اختتام كلام بر ذكر قراء ثلثه تتمه قراء عشره مع راويان وطرق نمودم وما توفيقی الا بالله العظيم عليه توكلت واليه انيب۔

Marfat.com

مقدمه باید دانست که ده کس از اجله اصحاب مدار قراءات قرآن شریف و مصحف مجیداند اولین ایشان امیر المومنین عمر بن خطاب دوم امیر المومنین عثمان بن عفان سیوم امیر المومنین علی ابن طالب چهارم عبداللہ بن مسعود پنجم ابی بن کعب ششم زید بن ثابت هفتم ابو الدرداء هشتم ابو هریره نهم عبداللہ بن عباس دهم عبداللہ بن ابی السائب المخزومی رضی اللہ عنهم و هر چند این نفوس مقدسه عشره منتهای سلسله قراءات و عماد روایت مصحف مجهداند لیکن سلسلهٔ استفاده ابو درداء و ابو هریره و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن السائب رضوان اللہ علیهم از حضرت عثمان و علی و عبداللہ بن مسعود و زید بن ثابت و ابی بن کعب متشبث ست زیرا که این هر چهار بزرگواران اغلب اوقات از حضرات سته موصوفین نموده اند و هر قاری را از قراء مزبوره دو راوی اند چنانکه مشروحا مذکور خواهد شد اکنون شروع در مقصدے نمایم اولین قراء در سلسلهٔ قراءات نافع بن عبداللہ بن ابی نعیم لیثی مولے جعونه کنیت او ابو رویم و اصل او از اصفهان بود و سیاه فام و ولادت او سنه هفتاد از هجرت و بود امام دار الهجرة یعنی مدینه طیبه در قراءة و اجماع کردند مردم بر قرارت او بعد از تابعین و هفتاد درس قرآن فرمود و امام مالکؒ اخذ قراءات ازو نموده و اخذ قراءت بر هفتاد کس از تابعین نمود یکی از ایشان ابو جعفر و عبد الرحمٰن بن هرمز اعرج و مسلم بن جذب و یزید بن القعقاع و شیبه بن نضاخ و ایشان قراءات کردند بر عبداللہ بن عباس و او بر ابی بن کعب و او بر آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم و نیز عبد الرحمٰن اعرج قرارت کرد بر ابو هریره وفات یافت نافع سنه یک صد و شصت و نه بر قولی صحیح و بود نافع چون کلام میکرد بوے مشک از دهن می آمد گفته شد بوی که آیا در دهن خود استعمال خوشبوی میسازی گفت نه و لیکن دیدم

Marfat.com

درخواب آں حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم را و ا ومیخواند در دہن من پس ازیں وقت رائحہ خوش در دہن من می آید و راویان او قالون و ورش لقب ابو موسیٰ عیسیٰ بن مینا ولادتش در سنہ یک صد و بست وفاتش در صد و بست بر قول صحیح و اخذ نمود از نافع سنہ خمسین و مزید اختصاص بوے داشت وگویند زبیب بفوی پسر زوجہ اش بود و نافع اورا بقالون ملقب ساخت از جہت جودۃ قرارت زیراکہ قالون بلغت روم جید القرارت راگویند و وی رحمۃ اللہ قاری مدینہ ونواحی آن بود و بود اصم آواز آن نمی شنید و چون بروی قرآن میخواندند فوراً میشنید ورش لقب عثمان بن سعید مصری و کنیت او ابو سعید وگویند ابو عمرو قیل ابو القاسم مولدش سنہ عشر و مائۃ و وفاتش در مصر سنہ سبع و مائۃ ورش از مصر بمدینہ آمد و آخذ قرارت از نافع کرد با و ختم در سنہ خمسین و خمسین و مایۃ و بازگشت بمصر و منتہی میشود ریاست درس قرآن در مصر بوے ہیچکس از قراء ہموزن او نشد در آنجا و بود صاحب براعت در علم عربیت و معرفت تجوید وخوش آواز وجید قرارت دوم السائب ابن کروی ابو سعید عبد اللہ بن کثیر بن عمرو بن رادان قرارت کرد بر ابو السائب عبد اللہ بن ابی السائب المخزومی ووے بر ابی بن کعب و عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و ایشان بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مولدش سنہ خمسین و اربعین و فاتش سنہ عشرین و مایۃ و بود امام الناس در قرارت بمکہ معظمہ احدے ہموزن وے نبود دران و فصیح بلیغ سفید ریش دراز قد گندم گون مائل سرخی و سفیدی جسیم باکمال وقار وسکینہ و از صحابہ دریافت ابو ایوب انصاری و انس بن مالک و عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ را و بالش نزی و قنبل بری وے احمد بن عبد اللہ ابو القاسم

Marfat.com

موذن وامام و مقری مسجد الحرام وکنیت او ابوالحسن قرارت کرد بر عکرمہ بن سلیمان المکی ووے برشبل ووے بر این کثیر ولادتش سنہ سبعین و ماتہ بنزی سنۃ خمستہ و ماتین ولود امام در قرارت و محقق وثابت ضابط و متقی در قرارت وثقۃ و منتہی شد بوے مستند در استاذن او قرار مکہ وقبیل وے محمد بن عبد اللہ بن محمد المخزومی المکی کنیتش ابو عمرو ولقب او قنبل قرارت کرد بر ابو الحسن احمد قواس ووے بر ابو الاخریط ووے بر اسماعیل ووے برشبل ووے بر عبد اللہ بن کثیر ولادتش سنہ خمس و تسعین و ماتہ و وفاتش سنہ احدی و تسعین و ماتین ولودے رحمۃ اللہ علیہ امام در قرارت متقن ضابط و منتہی شد بوی مشیخت درس در اقراء در حجاز و بود مرجع عوام و خواص از اطراف اکناف۔

سیوم ابو عمرو وے ایان بن علاء بن عمار المازنی البصری اصلش از کادزون قرارت کرد بر جماعتی از یشان ابو جعفر یزید بن القعقاع و امام حسن بصری وقرارت کرد بر خطان و ابو العالیہ وخواند ابو العالیہ بر امیر المومنین عمر بن الخطاب و ابی بن کعب و ایضاً قرارت کرد بر جماعتی از تابعین در حجاز و عراق و از الیشان ابن کثیر و مجاہد و سعد بن جبیر بر ابن عباس ووے بر ابی ہریرہ ووے بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بود وے رحمۃ اللہ علیہ اعلم الناس بقرآن وعربیت با صدق وامانت و دین و دیانت مرویست از سفیان بن عیینۃ گفت کہ دیدم بخواب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را پس گفتم کہ یا رسول اللہ ہر آئینہ اختلاف قرائتہا بر من شد پس بقرارۃ کدام امر کنی کہ بخوانم فرمود بقرارۃ ابی عمرو بن العلاء ولادتش سنہ ثمان و تسعین وفاتش سنہ اربع وخمسین وماتہ علی قول الاکثرین در کوفہ در امارات منصور و انیقی وقبل تسع

Marfat.com

وستین در امارت عبدالملک بن مروان ونشو و نمایافت در بصره ورا ویانش دوری وسوسی و ایشان از یحیی یزمدی از ابوعمرو یزیدی یحیی بن المبارک البرهدی نسبت او یزید بن منصور که مودب و معلم وی بود ازین جهة منسوب بوی شد اما دوری وے ابوعمرو حفص بن عمر المقری الضریر نسبت بدور وان موضعیست ببغداد جانب شرقی و بود امام در قرارت درعصر خود و شیخ المقرئ المقرین درونت خود وثقه وضابط دوے اول کسی ست که جمع قرارت کرد وفاتش درشوال سنه سبع واربعین ومائتین علی الاصح وامانسوسی وے ابوشعیب صالح بن زیاد نسبت بسوس وآن موضعیست دراتهواز وبود شیخ المقرین وثقه وضابط از اجلهٔ اصحاب یحیی یزیدی وفاتش در اوّل سنه احدی وستین ومائتین وعمرش قریب نود سال.

چهارم ابن عامر شامی وے عبدالله بن عامر یحصبی ویحصب قبیله ایست ازحمیر کنیت وے ابونعیم وقیل ابوعمران وبود امام مسجد دمشق ومنصب قضا بوی تعلق داشت و بود تابعی دریافت صحبت واثلة بن الاسقع ونعمان بن بشیر رضی الله عنه وقرارت کرد بر امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی الله عنه ووے بر آن حضرت صلی الله علیه وسلم ولادتش دو سال قبل از وفات آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم در دیهی که نام آن رصاب گویند پستر اقامت کرد در دمشق بعد فتح که در زمان امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه بود وقیل ورش در سنه احدی وعشرین و وفاتش بدمشق روز عاشورا سنه ثمان عشره ومائة در امارت هشام بن عبدالملک بن مروان وبود امام مسلمین درمسجد جامع بنی امیه درعهد عمر بن عبدالعزیز رضی الله عنه وهم قبل او وبعدش وعمر بن عبدالعزیز اقتدا بوے میکرد واین فضیلت در منقبت

Marfat.com

دے کافی ست و مناصب جلیلہ و مدارج رفیعہ از امامت و قضا و مشیخت در
است و اقرار بدمشق بوے متعلق بودو دران زمان دمشق مجمع تابعین و تبع تابعین
بود و راویانش بواسطہ اصحاب او ہشام و ابن ذکوان اما ہشام پس دے ابن
عمار بن نصیر السلمی القاضی الدمشق کنیت او ابو الولید قرارت کرد بر عراک بن خالد العمری
از یحیی بن الحارث الزماری از عبداللہ بن عامر دوے و بردر مشق منصب خطابت
داشت و بود ثقہ و ضابط در قراءۃ ولادت او در سنہ ثلاث وخمسین ومایۃ و
وفات او سنہ خمس و اربعین و مائتین و اما ابن ذکوان پس دے عبد اللہ
بن احمد بن بشیر بن ذکران القریشی الدمشقی کنیت او ابو عمر و اخذ کرد قرارت
را از ایوب بن تمیم التمیمی از یحیی بن الحارث الزماری از عبد اللہ بن عامر دوے
در دمشق منتہی شد بود مشیخت واسن و اقرار بعد ایوب بن تمیم ابو زراعہ
حافظ دمشقی گفت کہ نبود در عراق وحجاز وشام و مصر وخراسان در عصر ابن
ذکوان کہ اقرا باشد نزد من ازان ولادت او روز عاشورا سنہ ثلث وسبعین
ومایۃ و وفاتش در شوال سنہ اثنین واربعین ومائتین علی الصحیح۔

پنجم عاصم دے ابوبکر بن ابی النجود بن بہدلہ مولے بنی خزیمہ بن النضر
اخذ قرارت نمود از ابو عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن حبیب السلمی ودے
تعلم قرآن از امیر المومنین عثمان نمود و نیز از علی بن ابیطالب و ابی بن کعب
وعبداللہ بن مسعود وزید بن ثابت ودے بود جامع در فصاحت واتقان و تحریر
وتجوید وکان احسن الناس صوتًا بالقرآن وفاتش در کوفہ سنہ سبع وعشرین و
مائۃ قبل ستۃ ثمان وعشرین ومایۃ وراویانش شعبہ وحفص اما شعبہ پس دے
ابو بکر بن عیاش سالم الاسدی و نام دے شعبہ و ولادتش سنہ خمس و تسعین
ووفاتش در جمادی الاولے سنہ ثلث و تسعین ومایۃ و بود امام وقت و

Marfat.com

عالم کبیر و مختصر شد خواہرش مگریست پس گفتش چرا گریہ میکنی بنگر بسوے گوشۂ خانہ کعبہ کہ ختم کردہ ام دران گوشۂ خانہ ہزدہ ہزار ختم وگویند این ہمہ از غایت زہدے بود و از عاصم ہر روز پنج پنج آیہ میگرفت چنانکہ اطفال میخوانند و ازین جہتہ درسی سال اختتام قرارت کرد و اما حفص وے ابو عمر حفص بن سلمان بن المغیرہ ابزار و معروفت بود بتمام حفص کہ در نعت ولد اسد راگویند و تعلم کرد از عاصم پنج آیت چنانکہ اطفال میخوانند از معلم و بود عالم و عامل اعلم اصحاب عاصم در قرارت اووے رحمۃ اللہ بود زبیب عاصم ابن زوجہ او یحیی بن معین گفت اصح روایات کہ مرویست از قرارت عاصم روایت حفص ست و ابن افزار از ابو بکر بن عیاش و لہذا امام شاطبیؒ گفتہ و بالاتفاق کان مفصلا یعنی فی قراءۃ عاصم ولادتش سنہ تسعین و وفاتش ثمانین و مایۃ علی الصحیح۔

ششم حمزہ وے ابن حبیب بن عمارہ الزیات التمیمی مولی عکرمہ ربعی التمیمی کنیت او ابو عمارہ قرارت کرد بر سلیمان بن ابو محمد سلیمان بن مہران الاعمش از ابو محمد یحیی بن وثاب الاسدے از ابو شہیل علقمہ بن قیس و وے بر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ و وے بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ایضاً قرارت کرد حمزہ بر امام جعفر صادقؒ و وے بر پدر خود امام محمد باقر و وے بر پدر خود امام زین العابدین و وے بر پدر خود امام حسینؓ و وے بر پدر خود امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و ایضاً حمزہ از ابو المنہال از سعید بن جبیر از عبد اللہ بن عباس از ابی بن کعب از آنحضرت و ایضاً حمزہ از حمران بن اعین از ابی الاسود از عثمان و علی از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بود امام بکوفہ بعد عاصم والاعمش و بود ثقہ کبیر حجۃ قیم بکتاب اللہ مجود عارف فرائض و عربیت حافظِ حدیث متورع عابد خاشع مرتاض زاہد قانت ہیچ کس از امثال او نظیرش نبود و تجارت زیت

Marfat.com

میکرد از عراق بحلوان می بردواز انجا بپزد حوزمی آورد بکوفه امام ابوحنیفه رحمة الله
علیه گفت باامام حمزه در دو چیز غالب شدی برما که منازعت باتو میتوانکرد علم
قرآن وفرائض ولود شیخ او اعمش چون اورا نمیدید میگفت هذا حبر القرآن و حمزه
گفت نخوانیدم حرفی ازکتاب الله مگر بتقلی ولادتش سنه ثمانین امام عبد الملک
بن مروان و وفاتش بحلوان سنه ست وخمسین ومایة علی الصحیح ایام المنصور الدوانیقی
اباجهدی عباسی راویانش خلف وخلاد والیشان ازسلیم ازحمزه اما خلف وی ابومحمد
خلف بن هشام بن حالب البزار اخره راء مهمله مولدش سنه خمسین ومایة ووفاتش
جمادی الآخره سنه تسع وعشرین ومائتین یادگرفت قرآن را بعمرده ساله وابتداء تحصیل
علم در ده سالگی نمود ولود امام کبیر عالم وثقه و زاهد وعابد واما خلاد وی ابوعیسی
خلاد بن خالد البصیرفی الکوفی بواسطه سلیم ازحمزه وفاتش سنه عشرین ومائتین ولود
امام در قرارت وثقه و ضابط وعارف ومحقق ومجود ابوعمرو دانی گفت که وی
اضبط اصحاب سلیم واجل ایشان ست کسائی وی ابوالحسن علی بن حمزه الکسائی النحوی
من اولاد الفرس از سواد عراق قرارت کرد برحمزه بسند متقدم وی در ترجمه
مردلیست از امام کسائی که گفتند شد بوی که چرا نامزد بکسائی شدی گفت برای
آنکه حرام بستم درکسای که پوشیده قرآن بر امام حمزه خواندم وخواند قرآن شریف
برحمزه چهار بار وایضًا اخذ کرده قرآن را ازمحمد بن ابی لیلی وعیسی بن عمر و عیسی
برعاصم و ایضًا از عیسی بن عمر از طلحه بن مصرف از ابراهیم النخعی از علقمه
عبدالله بن مسعود از آنحضرت صلی الله علیه وسلم عمرش هفتاد سال وفاتش در
سنه تسع وثمانین ومایة علی اشهر الاقوال در نبویه که دیهی ست که از دیهات ری
ولود امام وقت در قرارة واعلم ناس بقرآن ابوبکر بن الانباری گفت که چند خصال
درکسای مجتمع شدند بود اعلم ناس بنحو یکتا در علم غریب واجود الناس در قرآن

Marfat.com

وبکثرت اجتماع مردمان بروے میشد کہ بسبب کثرت و انبوہ ضبط دشوار میشد پس ہمہ را فراہم میساخت و برکرسی می نشست و تلاوت میکرد قرآن را از اوّل تا آخر و درین حال مردمان می شنیدند و ضبط میکردند از وبا مبادی و مقاطع آیات یحیی بن معین گفت ندیدم بچشمان خود صادق ترین گفتار کسی را زیادہ تر از کسائی را دیانش ابو الحارث و دوری اما ابو الحارث وے لیث بن خالد مروزی القری قرارت کرد برکسائی وفاتش سنہ اربعین و مائتین وبود ثقہ و محافظ بقرآن و ضابط آن گفت ابو عمرو بود ابو الحارث از اجلہ اصحاب کسای و امادوری وے ابو حفص دوری تقدم ذکرہ فی ترجمہ ابی عمرو بن العلاء البصری اخذ القراءۃ عن ابی عمرو بن العلاء البصری وعمر علی الکسائی درشرح ابن قاصح مرقوم ست کہ ابو عمرو بن العلاء وعبد اللہ بن العامر بجعبی از خالص و اصل عرب ست وباقی السبعۃ ولاء بالسان مجید ست بجہۃ آنکہ براولاد عجم لفظ مولی اطلاق میکنند میگویند فلان من العرب وفلان من الموے وجعبری درکنز المعانی آوردہ کہ ابو عمرو ابن عامر نسب ایشان خالص ست ازرق یعنی مملوکیت و موالی عجم نسب ایشان مخلوط بولاء رق ست اگر متحقق باشد کہ خود و ایشان بایکی از اباء ایشان رارقیت رسیدہ باشد واگر ولا ثابت نباشد پس ولادت عجم وولاء خلقت منافی خلوص نسبت نیست والیہ اشار الامام الشاطبی فی القصیدۃ الشاطبیہ ؎

ابو عمرو ہم والحصینی ابن عامر صریح
وما فیہم احاطہ بہ الولاء

و این نقل مشہورست والا اختلاف ست وابو عمرو ابن عامر و ابن کثیر وحمزہ کہ خالص ازرقیت اند و یانہ واللہ اعلم.

خاتمہ در ذکر ثلثہ باقیہ از قراء عشرہ متواترہ ابو جعفر یزید

Marfat.com

بن القعقاع المدنی وفاتش سنه سبع وعشرین و مائتین راویانش عیسی بن وردوان و سلیمان بن جمان ویعقوب بن اسحاق بن زید الخضرمی الکوفی وفاتش سنه ست ومائتین راویانش رویس و روح خلف بن هشام البزار الکوفی راویانش اسحاق الوراق و ادریس الحداد.

فائده باید دانست که قراء موصوفین متفرق شدند در بلاد وبعد ایشان گروهی بعد گروهی اختلاف افتاد وبکثرت انجامید که ضبط آن دشوار شد پس درین حال ائمه دین برای حل اختلاف میزانی مقرر ساختند که بمعونت آن میزان رفع اختلاف دست دهد وآن سندے که قصر قرارت بران قائم ست کمال قال عبدالله بن المبارک رح الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ومیزان این ست که هر لفظی از قرآن که سند آن صحیح باشد وباوجهی ازوجوه قواعد نحو افصح باشد یا صحیح مجمع علیه باشد یا مختلف فیه بحیثیت که اختلاف ضرر نکند موافقت دارد یا موافق باشد یا خط مصحفی از مصاحف سبعه عثمانیه که در آفاق اسلامیه سمت اشتهار داشتند پس آن لفظ از حروف سبعه منصوصه حدیث معدود خواهد بود کما ورد فی الحدیث الصحیح المتواتر انزل القرآن علی سبعة احرف کل منها کاف شاف وچون هر سه از اقسام مزبوره در قرارت واجب شود قبول آن خواه از سبعه باشد خواه از عشره وخواه از غیر آن که منقول از آئمه قرارت بود وتخصیص کرد برین قول امام ابوعمرو دوانی وغیر آن آئمه که تفصیل ذکر دران متعسر ست لیکن بعض آئمه اکتفا برصحت سند نکرده اند بلکه باد وقسم سابق اشتراط تواتر نمودند ومراد بمتواتر آنست که روایت کرده باشد آنرا جماعتی از جماعتیکه اتفاق بمه ها برکذب دران ممتنع عادی بود وبکذا الی منتهای سند باعتبار تعیین عدد برقول جمهور وهو الاصح المعتبر المعول علیه و

Marfat.com

و بعض در تعیین عدد سنه گفته اند و بعض دوازده و بعض بست و بعضے چهل و بعض هفتاد و کسی که قابل قرارت غیر متواتر از احاد پندار و اطلاق قرآن بران نمیکند و بر اشتراط تواتر در بودن قرآن جزم کرده است ابو القاسم نویری در شرح طیبه وگفته که عدم اشتراط تواتر قول حادث ست مخالف اجماع فقهاء و محدثین و اصولیین و فقها وغیرهم زیرا که قرآن نزد جمهور از آئمه مذاهب اربعه چیزیست که منقول شود مابین دفتی از مصحف بنقل متواتر و همین معتبرست در قرآن و بر همین رفته است شیخ ابن حاجب و این هنگام لا بدست اعتبار تواتر نزد آئمه اربعه وغیرهم تصریح کرده اند بان جماعتهائے علما مانند شیخ ابن عبد الله و ابن عطیه و امام محی الدین نووی و بدر الدین زرکشی و امام سبکے و اسنوی و اذری و بر همین ست اجماع قرار و بر همین اجماع کرده اند متاخرین مگر بعضیکه قول ایشان درین باب غیر معتد به است مانند یکی و تابعانش و اجماع دارند اصولیین و فقها و غیرایشان برانکه قرارت شاذه پس از قرآن نیست مانند لفظ الیٰ اجل مسمّیٰ و رایته فما استمعتم به منهن و لفظ فی مواسم الحج در آیه ولیس علیکم جناح ان تتبغوا فی مواسم الحج وغیر ذلک و وجهش آنست که حد متواتر بران صادق نیست و جمهور متفق اند بر تحریم قرارت بغیر متواتر شاذ باشد یا غیر آن سند صحیح داشته باشد یا نه و نیز اتفاق دارند جمهور بر آن که اگر غیر متواتر خوانده شود بدون اعتقاد قرانیت و بوقت قرارت ابهام قرآنیت هم نباشد بلکه از جهة استنباط احکام شرعیه نزد کسیکه قابل باحتجاج غیر متواتر در افادهٔ احکام شرعیه است یا ادبیه از قواعد صرف و نحو و بلاغت و جز آن پس اختلاف نیست در جواز قرارت دران و بر همین وجه محمول ست اراده کسیکه قرارت غیر متواتره کرده است از متقدمین و همچنین حال ایراد غیر متواتر ست در کتب یاد کفیکو دران و نیز اجماع کرده اند برانکه متواتر نیست چیزیکه زاید از عشرهٔ مشهورست و امام

Marfat.com

بغوی در تفسیر معالم التنزیل آورده که اتفاق ست برجواز قرارت یعقوب
کوفی و ابو جعفر مدنی با سبعه مشهوره و درینجا خلف را ذکرنکرده زیراکه قرارتش داخل
در قرارت آئمه کوفیین ست کما حققه الحافظ شمس الدین محمد بن محمد الجزری رحمة الله
در کتاب النشرفی قرارت العشر و برهمین قول اعتماد کل ست که عدول ازان جائز
نیست و برهمین جزم دارد امام تقی الدین سبکی وگفت سبکی که برقول امام بغوی
اعتماد ست زیراکه وے جامعست در قرارت وفقه وجامع علوم ست پس قوی
قول وے اولی بالاعتماد و باتعمل باشد وگفت امام تاج الدین سبکی درفتاوای خود
که قرارت سبعه که در قصیده شاطبیه منقول ست وثلثه باقیه یعنی قرارت ابوجعفر مدنی
و یعقوب کوفی وخلف متواتر و معلوم ست از دین بالضرورة و منزل بر رسول الله
صلی الله علیه وسلم مکابره ندارد چیزی دران مگر جاهل و تواتر موقوف نیست بر
کسیکه قرارت و روایت دارند بلکه آن قراء تها متواترست نزد هر مسلم که میگوید
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله صلی الله علیه
وسلم اگرچه عامی و بے تمیز باشد و از حرفی از قرارات آشنا نباشد و همین
نصیبه هر مسلم و حق بر مسلم که تدین باین قرارت کند وجزم کند که همه یا از عشره
موصوفه متواترست بالاتفاق اندوکذا ثلثه باقیه قرارت ابوجعفر و یعقوب و
خلف علی الاصح المختار بل الصحیح المختار و بهمین حکم را تلقی کرده ایم از مشائخ
خود و اخذکرده ایم از ایشان و برهمین عمل داریم و بسط القول فیه فی اتحاف
البشر فی رواة قرارة اربعة عشر هذا آخر ما اردناه فی هذه الرسالة المسماة بالقول
المقرر فی القراة العشر و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین تمت۔

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

تحقیق طلوع وغروب

Marfat.com

رسالہ تحقیق طلوع وغروب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

در کتب شیعہ وسنیان انتہای صوم غروب قرص آفتابست وعلامت آن بشر خان منجم در رسالہ مواقیت وشیخ بہاؤ الدین عاملی در جامع عباسی وملا باقر مجلسی در زاد المعاد از شیعہ وشیخ علاؤ الدین مفتی دمشق مصنف درمختار درمنتقی شرح ملتقی غائب شدن سرخی شرقی نوشتہ اندو مفتی مرحوم درمعنی حدیث اذا اقبل اللیل من ھھنا فقد افطر الصائم میفرماید اذا وجد الظلمۃ حسًّا فی جھۃ الشرق وسنیان این دیار واین زمان وقتیکہ افطار میکنند مقدم تر از غیبت حمرۃ شرقیست و اگر انتظار غیبت آن کردہ شود تاخیر در افطار میباشد بحدیکہ خلاف استحباب نزد ہرکس لازم می آید وظاہرا وقتیکہ افطار آن متادست از علمای سلف بطریق توارث معلوم کردہ اندو درین معلوم تخالف با قول مفتی مرحوم کہ سنی حنفی محقق ست ہویداست۔

جواب تحقیق حال نزدیک فقیر رفیع الدین آنست کہ وقت اول صبح صادق ملاحظہ باید کرد کہ در عین افق شرقی سواد وبالای آن خط بیاض وبالای آن سواد می باشد منشاء اوّل عدم تبین نور شمس ست بسبب کثافت کرہ بخار وسبب ثانی بیاض نور شمس ست وسبب ثالث سواد لیل کہ ظلّ ارض ست امّا چون

Marfat.com

این هر سه مواضع بخاطر نشست باید دانست که مکرر دیده شد که در مقام اوّل سواد بنظر می آید و هنوز قرص شمس بالای افق موجود ست پس ظهور سواد در آن مقام اعتبار ندارد وارتفاع سواد در مقام ثانی همان دلیل غروب ست و مشارٌ الیه در حدیث شریف اذا اقبل اللیل ای السواد من ههنا ای المشرق و ادبر النهار ای قرص الشمس من ههنا ای المغرب فقد افطر الصائم وازینجانکته دقیق معلوم میشود که شروع ابتدای لیل از غروب قرص کرده پس چرا ابتدار نهار از طلوع نکرده و بتحقیق نظر شروع سواد لیل و بیاض ضدین اند تضاد ایشان در محل واحد میباشد پس مقابل سواد آن موضع بیاض همان موضع ست نه بیاض محل دیگر و مراد آنکه زوال حمرة گفته ازان موضع ست نه از سائر جهت مشرق که آن خود بعد غروب میشود و اما حمرة و سواد موضع سیوم پس اعتبارے ندارد حکم او حکم سائر اجزاء فلک ست که در قرب افقِ شرقیست و اللّٰہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

Marfat.com

قاعدہ مناسخہ در علم فرائض

Marfat.com

قاعدہ مناسخہ در علم فرائض

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بعد الحمد والصلوٰۃ علی رسولہ میگوید بندہ مسکین محمد رفیع الدین قاعدہ اسہل واخصر در مناسخہ آنکہ تصحیح بطن اوّل وثانی را در نہ آنہا قسمت نمودہ نسبت در تصحیح ببطن ثانی و مافی الید او بیند در تماثیل بر ہریکے بعد خط عرضی صفر نہند و در تداخل بر اقل صفر و بر اکثر خارج مشتمل بر اقل و واحد را داخل در ہمہ اعداد شمارند و خارج از قسمت ہر عددے بروے ہمان عدد را دانند و در توافق بر ہریکی وفق اوکہ قسمتش بر عادست پس بینہما فی نوشتہ در وعاد نویسند و در تباین ہریکی را ثابت دارند وہمچنین در سائر بطون وبرای تحصیل مافی الید اموات دیگر میت از ہر جاکہ چیزی گرفتہ آنرا در منقح مافی الید آنجا اگر باشد باز در منقح تصحیحات متاخرہ حاصل یکے رادر دیگری ضرب کنند مجموع حاصلات بطون مافی الید اوست بطون تمام شوند مافی الید بر زندہ را بدستور گرفتہ زیر نام او در سطر احیا نویسند و حاصل ضرب تصحیح اول را ہمچنان در منقح سائر تصحیحات جامعۃ المسائل سازند تا عمل تمام شود و از ورثہ ہر بطن زیر ہرکہ مردہ باشد وسہم او در بقیہ بہمان درجہ تقسیم شدہ است کان لم یکن نویسند و تصحیح در مابقی نمایند و اگر وارثے را یک وارث باشد فقط زیر سہم او علامت موت کردہ اگر وارثش در ہمان بطن باشد برسہم

Marfat.com

او سہم میت اضافہ کنند والا ورثہ زیر او نوشتہ قرابت و نام آں وارث نویسند و سہامش باود ہند و اگر ورثہ یک بطن در موت متلاحق شوند و میراث ایشان بریک کسی یا زیادہ قرار یافتہ اگرچہ پیش ازان بطن از جای دیگر گرفتہ باشند زیر یک مداسامی و ترتیب آنہا بعبارت نوشتہ تا مستقر سہام رسانند و تصحیح موافق او کنند و مافی الید ہریکی از بطون سابقہ جمع کردہ باود ہند و مستقر سہامہ نویسند و قرابت و نام او ثابت کنند و سہم تصحیح باود ہند۔

Marfat.com

Marfat.com

قاعدہ تحریم النساء

Marfat.com

قاعده تحریم النساء

باسمہ سبحانہ باید دانست کہ زنانیکہ نکاح ایشان حرام سہ قسمند
اول آنانکہ بسبب نسب ، حرام شدہ اند
دوم. آنانکہ بسبب مصاہرت یعنی علاقہ سمد ہیانہ حرام شدہ
سوم آنانکہ بسبب رضاع یعنی شیر خوردن حرام میشوند قسم اوّل چہار صنف ست فرع اصل فرع قریب صلبی اصل بعید فرع بمعنی شاخ ست و درینجا مُراد زنیست کہ ازو پیدا شدہ باشد بے واسطہ چون دختر یا بواسطہ چون دختر پسر یعنی پوتی یا دختر دختر یعنی نواسی وہمچنین ہر قدر پشتہا بگذرد از اولاد دختری یا پسری و اصل بمعنی پنج ست و مراد اینجا زنیکہ این شخص ازو پیدا شود بیواسطہ مثل مادر یا بواسطہ نانی و دادی علی ہذا القیاس مثلاً والدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم محرم ہمہ سادات ند و حکم والدہ ایشان دارند واصل قریب پدر و مادرست پس فرع اصل قریب ہمشیرہ و برادرانند وایشان سہ قسمند اعیانی کہ در پدر و مادر اتحاد دارند و علاتی کہ پدر یک باشد و مادر دو و اخیافی بعکس آن یعنی پدر دو و مادر یک و اولاد ایشان تاہر قدر کہ باشد نیز حرامند پس ہر سہ قسم مع اولاد خود داخل در فرع اصل قریبند وصلبی بمعنی شخصیکہ از صلب او پیدا شود بیواسطہ پس دختر صلبی ست نہ نواسی و پوتی و اصل بعید ہر شخص کہ خواہ زن خواہ مرد کہ ازو

Marfat.com

این کس پیدا شده باشد سوای مادرو پدر پس صلبی اصل بعید عمه است
که دختر جد صحیح ست و خاله که دختر جد فاسد ست و همین قسم دختر جدجد
و دختر جده جده پس مثلاً حضرت صفیهؓ عمه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم محرم
همه سادات اند و حضرت عائشه صدیقهؓ محرم همه صدیقیان اند و حضرت حفصهؓ
محرم فاروقیان وقسم دوم که محرمان بجهة مصاهره اند نیز چهار صنف اند اول
حلیله اصل خواه قریب باشد خواه بعید و حلیله نیز عام ست وآنکه زوجه
باشد یا سریه یعنی حرم دوم حلیله فرع و درینجاهم حلیله و فرع هر دو را
عام باید فهمید سوم اصل منکوحه چهارم فرع منکوحه بشرطیکه بمنکوحه صحبت
شده باشد وقسم سوم که بجهت شیر حرام میشود احتیاج تفصیل آن
نیست اقسام آن مثل اقسام قسم اول ست و در بیان آن این بیت
کفایت ست بیت

از جانب شیر ده همه خویش شوند
واز جانب شیرخواره نزد جان و فروع
وبعض زنان هستند که جمع درمیان ایشان حرام ست

مثل دو همشیره و خاله و بهانجی و عمه و بهتیجی و این قسم زنان را در
نکاح جمع کردن یا بهرد وصحبت داشتن اگر هر دو کنیزک باشند یا یکے
را بنکاح آوردن دیگر یرا بصحبت داشتن اگر یک کنیزک باشد دیگر
از اد همه حرام ست وقاعده معلوم کردن این قسم زنان آنست که اگر
یکی را این هر دو زن مرد فرض کرده شود نکاح درمیان ایشان حرام باشد
باید دانست که این محرمات که مذکور شد همه در قرآن مجید موجود ست
حرمت علیکم تا آخر بیان اوست و اگر کسی را این تفصیل ازان آیت

Marfat.com

خاطر نشین نشود پس موقوف بر تامل ست بادنی التفات روشن میگردد اما
وجه عقلی و سبب آن تعمق دران و تفتیش آن ضرور نیست بلکه حکم خدا و
رسول و قبول احکام ایشان کافی ست اما در خاطر فاتر کاتب الحروف تقریری
جا یافته و اصل آن از اساتذه کرام شنیده است اگر خطای راه یابد پس
عفو فرموده باصلاح مبدل سازند روشن بر خرد خردمندان باد که مرد ار بازوجه
خود معاملهٔ که نمونه معاملهٔ خداوند حقیقی به بندگان باشد ضروریست و این معامله
در خرد خردمندان ملهم ست اگر بسبب قصور خرد دران خلل راه یابد انتظام
کارخانه مختل شود و آن معامله لطف ست ممزوج بنوعی از قهر چنانچه
الرجال قوامون علی النساء وجعل بینکم مودة ورحمة و حدیث
که اگر در شرع جائز بودی که مخلوق مخلوق دیگر را سجده کنند زن را امر
میکردم که شوهر را سجده کند وشواهد این از معاملهٔ اصحاب خرد بازواج خود
بسیارے بر آید وقهر را نوعی تذلیل نیز لازم ست چنانکه حالت وطی برین
امر گواه معتبر ست ولهذا زوجه را بفراش که زیر پامی آید وپے سپر کرده میشود
تعبیر نموده اند چون این مقدمه ممهد شد پس زنانیکه تعظیم ایشان بهمه وجوه
واجب ست یا محض بایشان معامله لطف و رحمت باید کرد حرام فرموده اند
پس آدمی را تعظیم اصول خود واجب ست وهمچنین رحمت و لطف بآنها اگر
نکاح بایشان جائز بودی نعوذ بالله عجب اهانت و ذلت وقهر که صحبت
وجماع و خدمات دیگر را ضرورست لازم آمدی وکسیکه اورا از خود برآورده
بود براو جست میکرد و این حالت مشابهت دارد بحالت آب که از بالا مثلاً
بطرف نشیب آید همچنین این کس از طرف اصول که بالا از واند بطرف
نشیب انتقال نموده واجزای این کس که منی مرد و زن وخون حیض زن ست

Marfat.com

این حرکت ها بطه گردد اگر با اصول خود صحبت نماید گویا حرکت صاعده آبست
که از طرف نشیب ببالا میرود و این حرکت محال ست لهذا کسی از بنی آدم
باین امر مرتکب نشده وگاهی از وقت حضرت آدم علیه السّلام تا این شریعت
که خاتمه شریعتهاست جائز و مباح نگشته و اگر کسی باین امر مرتکب شود
معاذ اللّه منها صاف از دائره انسانیت برمی آید و حیوان هم تماها باین
فعل مرتکب نشوند بلکه بعض آنها از مادر خود احتراز نمایند پس فهم شناعت
این کار رغبة انسان موجود ست وچون شیر زن خورد آن شیر جز این شخص
گشت پس آن زن همچو مادر او شد و مادر او نانی او و هرگاه مدار این
بر جز شدن شیر ست لهذا اگر در مدت رضاع که دو سال ست یا دو هم
سال علی اختلاف المذهبین شیر خورد حکم مادر پیدا میشود والانه زیرا که بعد
ازین مدت شیر جزو نبای بدن آن شخص نمیشود بسبب خوردن غذار
و غذار جزء اصلی میباشد و خوشدامن قائم مقام مادرست بسبب آنکه
انعام و احسان مثل انعام و احسان مادرست بسبب تزویج دختر خود باین
شخص که موجب حفاظت فرج و آرام و انسبیت و ابقای جهت اولاد ست
و علی هذا القیاس تمام اصول زن و باکسانیکه محض معامله شفقت باید از
ایشان نیز حرام ست و این فروع اندودرین حکم داخل شده ازواج
فروع و فروع زوجه موطوئه که حکم دختر پیدا میکند و یا برادر و همشیره
اگر تعظیم و لطف هر در ضرورست و اگر صغیر اند محض لطف و
شفقت و همچنین با اولاد ایشان و کسی که صلبی اصل بعید باشد برابر
اصل دیگر خواهد بود مثلاً عمه صلبی جدا است و برابر پدر و تعظیم ایشان
نیز ضرورست و حدیث عم الرجل صنو ابیه واکرم العباس

Marfat.com

فانه من بقیة آیاتی وانما الخالة ام وآیت نعبد الهك والله آبائك ابراهیم و اسمعیل و اسحاق الله واحد این حال ست پس ایشان را هم زیر خود کشیدن خلاف انسانیت ست پس اگر اولاد ایشان را بنا بر شفقت و لطف حرام میساختند کارخانه نکاح بند میشد بنا براں چون دو پشت حائل شدند ان شفقت و الفت محض موقوف ماند و معامله محبت ممزوج بقهر ممکن شد و هنود این دیار و مثل که تا هشت پشت و مثل آن حکم اصل قریب میدهند ترجیح بلا مرجح ست که اصول بعیده همه برابرند جد و جدجد یک حکم چون بعید شد پس بیک واسطه باشد یا هفت هشت و حلیله اب هم بجای مادر میشود و سبب منع جمع آنست که ضرتین را نزاع و خلاف باهم و از خوبی یکی ناخوشی دیگری جبلی ست پس آن زنانیکه علاقه قرابت قریبه محرمیت داشته باشند سلوک ایشان لابدی ست بنا بر صلهٔ رحم که بر بسیار نرین تاکیدات در شرع وارد شده پس اگر کسی جمع نماید گویا باعث این قسم گناه که قطع رحم ست گردد لهذا اگر بعد موت یکی با طلاق و گذشتن عدت نکاح کند مضائقه ندارد و همین جهت اگر در بهشت جمع شوند نیز خلل ندارد و نیز عنا مافی صدورهم من غل.

Marfat.com

رسالۂ اصطرلاب

Marfat.com

رسالۂ اصطرلاب

بسم الله الرحمن الرحیم نحمد ونصلی

ریسمانی که در اصطرلاب می آویزند علاقه نامند و آنچه علاقه در دست حلقه است و انچه در دست عروه است و آنچه عروه در و میخ زده است کرسی ست و دائره که زیر کرسی ست حجره است و حجره را دو طرف ست ظهر و بطن پس طول و عرض بلاد نقش اما در بطن میکنند و بر محیط حجره سه صد و شصت درجه نقش میکنند ابتدا از خط علاقه میکنند و بجانب یمین بزیادتی پنج پنج یا شش شش رقمها مینویسند تا آنکه انتها با بریر خط علاقه شود و در بطن حجره زیادتی میباشد متصل محیط که آنرا ممسک میگویند و در بطن حجره صفحات العرض میباشد موافق هر عرض اما بقیاس میباید که از خط استوا تا عرض تسعین نود صفحه باشد بر پنجاه و پنج لوح اما سبب تعذر بر پنج شش لوح اکتفا میکنند یکی لوح مدور میباشد که هر یک طرف از صفحه میزان العنکبوت مینویسند یعنی عرض تمام امالیل و بطرف دیگر صفحه افاقی یعنی دائره افق هر عرض بدون مقنطرات برو مینگارند و دیگر صفحات هر غرضیکه مطلوب درکار باشد مینویسند صفحات عرض شهرهای که مسکن خود و حوالی مسکن ست که اکثر سفر بانها میشود و مانند صفحۂ مکه معظمه و مدینه منوره و میل کلی و مانند آن بالجمله بالجمله بر هر صفحه سه دائره متوازی

Marfat.com

مینویسند که مرکز آن مرکز صفحه میباشد آنکه کلان ترست مدار راس الجدی ست و آنکه میان ست مدار راس الحمل و المیزان یعنی معدل النهار ست و آنکه خورد ترست مدار راس السرطان ست و این هر سه دائره را مفرد میگویند و خط متقاطع عند المرکز بر زوایا قائمه یکی خط علاقه است و آنرا خط وسط السماء و خط نصف النهار میگویند و گاهی قسم فوقانی او را وسط السماء و قسم تحتانی وسط الارض میگویند و دوم خط مشرق و مغرب و این را انقِ خطِ استوا نیز میگویند و بعد ازین یک طرف که طرف علاقه است دوائر کثیره میباشند بر غیر مرکز صفحه بعض تام و بعض ناقص یکی محیط دیگرے آنکه پائین تر ازهمه است و از همه کلان ترست دائره افق ست و بالای آن مقنطرات ارتفاع اند در اصطرلاب تام مقابل هر درجه ارتفاع مقنطره میباشد و در اصطرلاب نصفی مقابل هر دو درجه یک دائره و در اصطرلاب ثلثی مقابل هر سه درجه یک دائره و در سدسی مقابل هر شش یک دائره چون اصطرلاب را بوضعی نهند که کرسی اعلا شود انچه طرف یسار ناظر باشد مقنطراب شرقی اند وانچه طرف یمین باشد مقنطرات غربی اند و از صفحه هر دو طرف بازای هر شش درجه رقمی بحساب ابجد مینویسند و اندرون همه خورد تر دائره که تامه میباشد و حرف صه در و مرقوم میباشد مرکز شش قسمت راس ست و نیز دائره میباشد که از مرکز صه دائره میکنند و دوائر افق را بامدار میزان و حمل تقاطع میکنند و آن هر دو تقاطع نقطه مشرق و مغرب اند و این دائره اول السموات بلد است و مابین افق مینویسند بعرض کذا او ساعات نهار اطول او کذا و بعد ازین سه قسم خطوط زیر افق میباشد یک نوع خطوط اند که بجانب اخر صفحه متصالف و مجتمع میشوند نزد مرکز واحد که

Marfat.com

آن گاہی بر صفحہ میباشد و گاہی متوہم خارج صفحہ و آن دوائر ارتفاع اند
کہ باختلاف قوسہای سمت از دائرہ افق تا بہمان مرکز برسند اینہارا
دوائر سمتیہ گویند اکثر اوقات این خطوط را پائین افق میکشند و در بعض
اوقات از نقطہ سمت الراس می آرند و بافق میرسانند و قسم دوم خطوط
ساعات مستویہ است و آن حفظہا میباشند مقوس تضائف آنہا بطرف
مدار راس الجدی و تحدیب آنہا بطرف مشرق و تقعیر آنہا بطرف مغرب
بعدد ساعات نہارا طول در آنہا شہر و این خطوط را منقوط میکشند برای
امتیاز و قسم سوم خطوط ساعات معوجہ ان و آن یازدہ خط میباشند یکی
ازان خط سمت القدم ست کہ از مرکز صفحہ بیائین میرسد و پنج بطرف مغرب
کہ تقعیر آنہا بجانب مغرب ست و پنج بطرف مشرق کہ تقعیر آنہا بجانب
مشرق ست تضائف اینہا ہم بجانب مدار سرطان میباشد انبساط آنہا
بجانب پائیں صفحہ و بالای این صفحات عنکبوت میباشد و آن صفحہ است
مشبک مشتمل بر دو دائرہ یکی نام خورد ترست آن منطقۃ البروج ست و
مقسوم ست بہ بروج اثنا عشر و زیادتی کہ برین دائرہ بر راس الجدی
میباشد آنرا مری گویند و محاذات آن اجزای حجرہ میشمارند کہ آن فی الحقیقت
عبارت از اجزای معدل النہارند دوم دائرہ ناقص کلان تر و آن مدار
قلب عقرب ست و جنوبی غیر ازان کوکبی در اصطرلاب نمیباشد
و سوای آن نوکہائے۔

Marfat.com

سوالات فارسی

Marfat.com

سوالات فارسی

سوال اوّل نو روزرا که عبارت از تحویل شمس ست در برج حمل هر سال منجمان رنگے بیان میکنند چه معنی دارد۔

جواب اوّل منجمان هرکوکب را از هر جنس منسوبات مقرر نموده اندچه از اعضای انسان وچه از قوای او وچه از طبقات مردم وچه از فلزات و نباتات و حیوانات وطعوم و ایام وساعات پس همچنین از رنگها برای هریکے تشخیص کرده اندو میگویند تصدیق آن اینست که هرگاه لون جنسی را باین قاعده استخراج کنیم مطابق می افتد پس باین مناسبت رنگ نو روز مقرر میکنند نه آنکه فی نفسه رنگ داشته باشد وثانیا آنکه وقت نو روزرا برنگ صاحب ساعت وصاحب طالع ترکیب داده بیان میکنند واین الوان دران کوکب حقیقی نیست امانسبت کردن بنو روز اسناد مجازی ست بعلاقه ظرفیت زمانی۔

سوال دوم ترکان که دوازده سال را باسم جانوران قرار داده اندچه وجه ست وعوام که آنرا سواری نو روز میگویند چه معنی دارد

جواب مینویسند که ترکان تعمق در مناسبات خفیه این اسامی مقرر کرده اند اما ظاهر آنست که یا بمجرد اصطلاح ست یا باستقراء ناقص که وقت تسمیه بدست آمده مثل تولد این حیوانات دران سال بیشتر شده باشد یا مردم را میل بصفات مالوف این حیوانات افزون گشته باشد وتسمیه مردم آنرا بسواری نوروز محض

Marfat.com

توہم واہی ست۔

سوال سوم تقسیم بروج دوازدہ گانہ ونامہای آنہابرای اجزاء سطح فلک ست یا برای جملہ ازکواکب کہ برصورت مسمیات آن اسماء واقع شدہ۔

جواب اہل یونان اسامی بروج برای اجزا فلک مقرر کردہ اند کہ از تثلیث ہریک از چہار ربع منطقۃ بروج کہ مابین الاعتدال والانقلاب حاصل شدہ و درخطوط کواکب و احکام سعادت ونحوست ہمانرا بکار میبرند و تسمیہ باین اسماء بنا برانست کہ وقت تسمیہ این صور درآن اجزا بودند بعد زوال آنہا برای محافظت مناسبت از اختلال ہمان اسامی نگاہ داشتند یا بنا براں بود کہ اعتقاد مسمین عدم انتقال آنہا بود ومتاخرین در انہا متابعت متقدمین نمودند اما اہل ہند بروج راراس میگویند و بدو نوع اعتبار کردہ اند یکے درضبط ایام و فصول وظلال باعتبار نقاط و دیگر درضبط خطوط و احکام سعادت ونحوست بحسب صور واوّل راحساب سابن میناماند ثانی راحساب نہ زین و این تفریق ببساطت فلک واختلاف فلک ثامن انسب ست اگرچہ اہل ہند موافق اہل فرنگ اعتقاد وجود فلک ندارند بلک حلار میانگارند پس بوساطت وترکیب چہ رسد واللہ اعلم

سوال از غلام علی شاہ سیر قدمی چیست و سیر نظری چیست و این ہردو لفظ درکلام حضرت مجدد قدس سرہ واقع ست و بیان فرمایند کہ طریق تلقین طریقہ جذب چیست و طریق تلقین طریقہ سلوک چیست۔

جواب سیر نظری مشاہدہ مقامے بدون یافتن انوار وآثار ان درخود و سیر قدمی دخول دراں مقام و یافتن انوار وآثاراں درخود و لفظ جذب و سلوک چہار معنی دارد اول گسستہ گشتن رشتہ عقل بصدمہ و درد وناگسستن آن دوم ظہور آثار مطلوبیت ومحبوبیت در طالب و ظہور آثار محبیت و درد طلب

Marfat.com

اگر این معنی تیقن بمضمون یحبهم ویحبونه نمیبود دیگر بمحبوبیت لیکن مُراد از آثار محبوبیت سبق مشاهده است بر مجاهده و مراد محبیت سبق مجاهده است بر مشاهده. سوم خرق حجب وجود بفنا و بقا و تهذیب باطن باخلاق صالحه و اقوال فاضله چهارم وقوع سلوک بنوعی که مصالح معاش فوت شود بوجهی که این مصالح فوت نشود این مراتب را فهمیده تلقین آن نمودن میتواند شد از کسی که قوتِ باطن دارد وطی مراتب فنا و بقا کرده است والله اعلم.

سوال از شاه مذکور حضرت سلامت بعد تسلیمات معروض میدارد وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ولقد ذرءنا لجهنم كثيرا من الجن والانس كل ميسر لما خلق له تطبیق و تاویل این کلام صادق مصدوق چیست سيقول الذين اشركوا لو شاء الله ما اشركنا ولا آباؤنا فلله الحجة البالغة فلو شاء لهدىكم اجمعين درصورتیکه مشیت ایشان تابع مشیت الهی باشد بتبلیغ رسل حجت چگونه باشد مگر که ایشان را قدرت و اختیار مستقل باشد پس لعدم قبول دعوت حجة بالغه ثابت میشود تاویل این آیات حقه چیست وازین قبیل ست ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك ولذلك خلقهم ای للاختلاف چنانچه صریح همین ست وهم چنین ست وما كان لنفس ان تؤمن الا باذن الله ای بامر الله ومشیته کما هو الظاهر پس تاویل و يجعل الرجس على الذين لا يعقلون چیست از آیات شریفه صریح ظاهر میشود که مشیت بندگان تابعست مشیت الهی را پس با بلاغ رسل حجت بالغه چگونه ثابت میشود و فائده انداز چیست در صورت تابع بودن مشیت بندگان الهی را و مخلوق خدا بودن اعمال ایشان اختیار وکسب عبارت

Marfat.com

از چیست که تکلیف شرعی بان متوجه است امنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و ایاتہ علی مراد اللہ و رسولہ و ما انا من المشرکین و رسولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما جاء بہ حق وصدق لاریب فیہ۔

جواب سلمکم اللہ وعظمکم اللہ از فقیر رفیع الدین عفی عنہ بعد از سلام باید دانست کہ در کریمہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سہ اشکال متوہم میشود یکی در لام تعلیل کہ قدریہ افعال الہٰی را معلل بغرض میدانند و اہل سنت وحکماء تعلیل بغرض در افعال الہٰی محال میگویند و انچہ اقرب بصوات مینماید آنست کہ ملا سعد الدین تفتازانی در شرح مقاصد اختیار کردہ کہ جمیل فعل الہٰی را معلل بغرض کردن باطلست لزوم تسلسل ونفی غرض بالکلیۃ نیز منافی بسیاری از ادلہ سمعیہ وعقلیہ است پس بعضی افعال معلل بغرض باشد وبعضے نہ

اشکال دوم در لفظ عبادت کہ اگر بر عبادت کاملہ یا صحیحہ حمل کردہ شود بلکہ اگر بر محض معرفت نیز حمل کردہ آید چنانکہ گفتہ اند الے لیعرفون در جمیع انس وجن متحقق نیست وتخلف مرادِ الہٰی غیر جائز وتحقیق آنکہ حمل بر عبادت صحیحہ کردہ شود ہرچند متحقق در بعض ست۔

اشکال سوم در حصر کہ از کلمہ الا مفہوم ست بدلالت و لقد ذرءنا لجہنم و دلالت ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم تحقیق معنی آیہ آنکہ غایت دو قسمست یکے غایت وجود نوع یعنی اگر نوع بکمال خود متحقق گردد چنین اثار بروی متفرع باشند وجائیکہ نباشند آن فرد در ذات خود موصوف بہ نقصان وخسران باشد دوم غایت وجود تشخص کہ ہر شخص معین باخصوصیات خود منشا ومورد چنین آثار ولوازم باشد خواہ کمال او باشد خواہ نقصان او ونیز غایت

Marfat.com

نوع دو قسمست یکی انچه اشرف کمالات ست که اورا تعبیر بغایت حقیقی و مقصود اصلی تو ان کردو دیگر آنچه کمترست که اورا بغایت ضمنی و مقصود تبعی تسمیه توانکرد پس مدلولی آیه کریمه اینست که نه پیدا کرده ام نوع جن و انس را مگر بوضعی که کمال اشرف نوعی ست آنها عبادت من ست وهرکه ازین فضیلت قاصر ماند از کمال خود محروم ست و مقصود در آیه ولقد ذرءنا لجهنم غایات شخصیه است یعنی بعضے افراد را ناقص آفریده ام تاطعمهٔ جهنم باشند و درانجا مظهر انواع قدرت الهٰی و مورد هزاران صفات جلال گردند اگرچه از کمال نوعی خود دور افتند پس اختلاف رفع شد مثالش آنکه مزارع گندم را برای خوردن می کارد از انجمله بسیارے طعمهٔ جانوران میشود و بسیارے در خاک ضائع میگردد و بعضی سوخته میشود این بحسب غایت شخصیه است و برخے بکار می آید در صنما دو مرهم و پیوند کاغذ ها اینهم کمالے است که منفعت و مقصودست اما در جنب منفعت که خواهد شد شمار نتوانکرد و برین قیاس باید کرد احوال اکثر صناعات بلکه پرورش کردن اکثر حیوانات هرسه قسم اغراض و غایات دروے متحقق میباشد مختصر تر آنکه گویم همچنانکه امر الهٰی دو قسمست تکوینی و تشریعی همچنین غایات نیز دو قسمست تکوینی و تشریعی مثلاً غایت تشریعی شمس و قمر معرفت مواقیت واستدلال صانع ست و تکوینی اصلاح عناصر و موالید بلکه عالم ست چنانکه امر تکوینی را عصیان نیست و تشریعی را هست همچنان غایت تکوینی را تخلف نیست و تشریعی را هست پس معنیش آنکه غایت تشریعی خلقت جن وانس عبادت ست بجا آرند یا نه و غایت تکوینی تعمیر نشاتین ست که آن حتمی الوقوع ست والله اعلم۔

Marfat.com

ے خلق جنّ و انس تشریعًا ببین
نیست جز بہر عبادت اے امین
گر گرائی سوئی تکوین ای جہول
نیست راضی از تو رب العالمین

جواب اوّل قولہ تعالیٰ سیقول الذین اشرکوا لوشاء اللہ ما اشرکنا ولا اٰباءنا ولاحرمنا من دونہ من شیٔ کذلک کذب الذین من قبلہم حتی ذاقوا باسنا قل ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون قل فللہ الحجۃ البالغۃ فلوشاء لہدٰکم اجمعین این آیہ را تقریر حمل بر مسئلہ جبر و اختیار ساختہ در رد اہل سنت می آرند و سیاقش بآن مطابقت ندارد عند التحقیق معنے آیہ چنین ست زود خواہند گفت آنانکہ شرک میکنند در مقام استدلال بر صحت شرک و حرمت بحائر و سوائب کہ حق تعالیٰ از شرک آوردن ما آگاہ ست و بر ما غالب ست اگر خواستے کہ ما شرک نیاریم و تحریم نکنیم و این را نکردہ میداشت البتہ این معنی از ما ظہور نمی پیوست پس تقریر نمودن جناب الٰہی مارا برین کار قرنا بعد قرن دلیل حقیقت و مرضی بودن اوست دران جناب حق سبحانہ تعالےٰ این را سہ وجہ جواب بیان فرمودہ اول کذلک کذب الذین من قبلہم حتی ذاقوا باسنا این بطریق نقض ست [illegible] اگر دلالت دلیل شما صحیح میبود در امم سابقہ مثل عاد و ثمود متخلف نمیشد حالانکہ عقوبت ایشان بر ہمین کار بعد انذار کہ دلیل کراہت و سخط ست بموجب تخلف نشدہ و این را بطریق معارضہ نیز نقریر میتوان کرد کہ اگر تقریر بر شرک دلیل رضاست اذاقہ باس بران دلیل سخط ست و بطریق منع تقریر

Marfat.com

نیز یعنی من قبلهم را نیز مهلت داده مواخذه نمودیم پس عادت الهٰی امهال مجرمین ست و این مدت امهال شما بود و اکنون به بعثت رسول ردآن کرده میشود پس غره بر تقریر نشوید بلکه منتظر انتقام باشید۔

جواب سوم قل هل عندکم من علم آلایه و این بطریق منع ست یعنی دلیل صحت دعوی واجب ست که بر تصدیق دعوی مقدم باشد و تقریر بر شرک امریست که بعد از وقوع آن فهمیده اید پس دلیلے که متبوع شماست اگر عقلیست تقریر نمایند و اگر نقلیست بصحت رسانید وچون ندارید معلوم شد که قول شما دراصل بے دلیل بوده است که بظن وتخمین فضیلت آباء و اسلاف خود قرار داده اید و آنها، مثل شما بتوہمات فاسده اعتقاد کرده اند و بحقیقت ہمہ جہل مرکب ست۔

جواب سوم فلو شاء لهدٰکم اجمعین واین بطریق معارضه بالقلب ست یعنی عدم تخلف مراد از مشیت الهٰی دلیل آنست که حق تعالےٰ ہدایت مجموع شما نخواسته است پس ہرکه اتباع حق کرد مهتدی مفلح ست وہر که نکرده اراده الهٰی درحق او ضلالت وخذلان اوست پس معاند باید که برعناد حالی خود ترسان ولرزان شود که اراده الهٰی درحق او بعقوبت مصروف خواہد گشت وتخلف آن ممکن نخواہد بود واز ابتدای استقبالی مایوس نشود که عدم تعلق اراده الهٰی بهدایتش تا آنکه ختم برکفر نشود معلوم نیست واگر مهتدی گشت معلوم خواہد شد که ارادهٔ الهٰی درحق او ہدایت بود پس حجت الهٰی برابطال شرک ونفی تحریم بحائر وسوائب بے مزاحمت شبہ بمقصود بالغ گردید اما چون معارضه باین تقریر مبتنی بر ثبوت حقیقت توحید وبطلان شرک بود کلمه فللّٰه الحجة البالغه را برجواب سوم که متضمن فائده جدیده ترغیب وترتیب

Marfat.com

بود مقدم کرده شد وجواب را مصدر بفاء تفریع نموده آمد واللہ اعلم۔

امّا مسئلہ جبر و اختیار و فرق میان خلق وکسب وکیفیت تقدیر و قضاء وجمع آں باتکلیف وجزا پس سرے غامض ست کہ عالم را بخیریت افگندہ طریق اسلم درآں تسلی دل باجمال و تفویض تفصیل بعلم الٰہی ست اما وجہ مختصر کہ مناسب مقام و مطابق مضمون اشارت شہود اربعہ است یعنی قرآن و عرفان و برہان و وجدان در ضمن چند نکتہ اظہار کردہ میشود حق تعالیٰ جنان ولسان را در تصویر و تقریر صدق سداد بخشد

نکتہ اوّل بدانند کہ ہمچنانکہ اختیار انسان در افعال خود مانند اکل وشرب و آمد و رفت و سوال وجوب و فرق کردن میان سہیوط و سقوط تبعیت این افعال مر داعیہ را کہ مسمی بقصد و عزم و ارادہ ونیت ست ضروری وجدانیست برہمہ نہج از قبیل ضروریات ست کہ انسان را درین داعیہ اختیار نیست بلکہ این داعیہ تابع میباشد امور یرا کہ از قدرت خارج اند مثل حوائج و اغراض و حب وبغض وطلب راحت و رعایت مصلحت و تقاضای اخلاق و عادت وتہیاء اسباب و آلات و احاطہ طاقت وہمت وموافقت، اکابر و احباب و مانند آں ..... کہ برطبق ..... برانگیختہ میشود وبحسب آں رجحان میباید پس معلوم گشت کہ انسان در عین اختیار خود مجبور ست وبیچارہ خود را بسبب وجوب تبعیت ارادہ او باین امور اضطراری ومجبور نمیتواند واین بحث بادی الرائی ... وعند التحقیق چنانکہ اجتماع معدات موجب فیضان نفس مختار وصفت اختیار در وگردیدہ وہمچنان وحادث موجب ترجیح اختیار میشود پس ظاہر شد کہ آنحالی کہ منافی اختیار ست ہمان ست کہ برخلاف داعیۃ کہ شناخت مصلحت منبعث میگردد حاصل شود نہ آنکہ مولد وموجب ارادہ است ومعنی مختار بودن انسان آنست

Marfat.com

که سبب اخبر افعال او صفت اختیار ست نه آنکه مبدار آنها محض اختیار ست بے موجب خارجی پس مقابله جبر با اختیار از قبیله مقابله وحدت با کثرت باید شمرد که تقوم کثرت از وحدات ست و بازِ نفس کثرت معروض وحدات ست باعتبار نوع که عشره مثلاً واحد ست ممتاز از نه ویازده و هم باعتبار شخص که ده درهم یک عشره است و ده دینار عشره دیگر و مقابل کثرت همان وحدت ست که طبیعت معروض را در بذل کثرت باشد مثلاً دینار یکی باشد نه ده پس تبعیت مشیت عبادِ مشیت الهٰی را که مدلول وماتشاؤن الا ان یشاءالله وما کان لنفس ان تومن الا باذن الله است بآن معنی که هرگاه مصالح عبد که بحسب اغراض واخلاق او مرغوب وملایم در مدرکه او متحقق شوند داعیه فعل موافق آن در قلب او از فیض حضرت قیوم علی الاطلاق منبعث گردد در افعال برطبق آن داعیه وقوع یابند موکد اختیار عبدست نه منافی آن و نه منافی امر و نهی بنده بمعنی تعلیم مصالح معاش و معاد و اسباب سعادت و شقاوت اورا کردن۔

نکتهٔ ثانی بدانند که فعل دو قسم ست یکے تلبس بحرکت وسکون نفسانی یا جسمانی تا مترتب شود برآن چیزے که علاقه مناسبت وتبعیة با او دارد. چنانچه هر یکے را از حال خود و امثال خود ظاهرست این را فعل امکانی خوانیم و این علاقه گاهی خفی باشد که بغیر از کثرت ترتب معلوم نشود ومثل اعمال سحر و تاثیر جن وگاهی جلی باشد اگرچه متخلف شود مثل قطع سیف و عمل ادویه بالجمله این تلبس اگر بداعیه فعل باشد آنرا کسب خوانند مانند ترتب حرکت ید بر اراده وترتب حرکتِ الات برحرکتِ دست وترتب صناعات برآلات و دوم اثباتِ قوام ووجودست در مفهومے از مفهومات ونقل ان از مرتبه ثبوت یا انتفاء بظرف خارج و فکر مستقیم شهادت میدهد که صاحب این معنی نمیتواند مگر وجود حقیقی یعنی چیزے که

Marfat.com

بذات خود هست و هست کن ست و مناقض عدم و رافع او ست لذاته و هر چیزیکه در ذات خود تقریر و فعلیته ندارد و مداخل نفس ذات اثر نمی کردد موجب قوام ذات او نتواند بود بلکه سبب اقرب ترتب آثار در هر چیزے بعد اجتماع اسباب وحصول شرائط و ارتفاع موانع نمیباشد مگر وجود و تقریر این را فعل وجودی گوئیم و خلق عبارت ازین ست پس نسبت خلق بشی نسبت وجودست بماهیت ونسبت کسب باو نسبت ماهیتی ست که شرط باشد بماهیتی که مشروط ست یانسبت سبب مودی بغایت مودی الیه وچون جریان وجود در ممکنات به ترتیب هست مثل روشنی حجره بواسطهٔ روشندان و وصول فیض وجود بوسائط پس تاثیر امکانی هم از تاثیر و فعل حقیقی باشد علی الخصوص که انصباب وجود در اوانی امکان بحواس ظاهر و باطن محسوس نیست و اوّل نظر عقل درمیان ظرف مظروف تمیز نمیکند و وضع اکثر الفاظ برای چنین امورست وچون لحوق وجود محقق ماهیات ست نه رافع آن لاجرم خلق مزاحم کسب نباشد بلکه موجد و مفید اوست چنانچه نور منظهر و مفید خصوصیات الوانست نه محو کنندهٔ انها۔

نکتهٔ ثالث بدانند که افاضه موجوداتیکه در محل خود که مسمی ست بقضا و افاضهٔ آنها در مبادی عالیه مثل قلم و لوح و ملاء اعلیٰ که مسمی ست بقدر هر دو مطابقند که هریکے از دیگر سر مو تفاوت ندارد و هرچند قضا تابع قدرت ست از انجهت که راستی و کجی سطر تابع راستی و کجی مسطرست سابق زمانی احق بمتبوعیت و قدر نیز تابع قضاست از انجهته که قدر حکایت سلسله موجود است و حکایت فرع محکی عنهاست اما بحسب تلازم نظر هر دو تابع ذات سلسله اند و تلازم هر دو شبیه تلازم دو معلول یک علت ست بیانش آنکه اوضاع وجود عالم از جهت عموم قدرت الهیٰ و استقلال واراده او و صلاحیت قبول وجود در

Marfat.com

جمیع ممکنات اگرچه بے شمار است اما صفت جود الٰہی کہ توفر احکام ہر طبیعت بقدر گنجائش مادہ و ارتفاع معاوقات میخواہد وصفت حکمت کہ انتظام مجموع موجودات بلکہ برنشاۂ ازاں براحسن و افضل وجوہ تقاضا میکند یک وضع معین میسازند کہ قابل تعدد محتملات وتردد در متشاکلات نیست کما قیل المختار اذا تخری الا فضل فہو و المتبوع سواءٌ مثالش تعین سلسلہ عددیہ است فی نفسہا اگرچہ در حصول خود بملاحظہ محاسب محتاج است واین سلسلہ باوجود تعین فی نفسہا محتاج بحضرت صانع ست جل شانہٗ بچندوجہ یکے در اتصال بوجود چنانچہ مبین گشت کہ این معنی حاصل نمیتواند شد مگر از انچہ بذات خود ہست وہست کن باشد وحقیقی کہ مصداق اینست یا عین ذات واجب ست یا از لوازم آن ذات مقدسہ غیر را دران شرکت نیست وہرکجا انقطاع این فیض توہم کنیم قوالب امکانی بغار عدم در افتند دوم انکہ اقامت وحفظ نظام این سلسلہ در اجزای اوکہ امور متخالفہ کلیہ مستمل بر مراتب کثیرہ اند نتواند شد مگر بفیض دلبسط اسباب با اوزان و مقادیر محدودہ وچون ہریک ازا حاد سلسلہ استیفای احکام خود و رفع مخالف مینخواہد باین کاروانی نشود پس لازم گشت ارتباط آن بانچہ خارج ست ازین سلسلہ و متساوی القیومیت ست با احاد او وآن غیر از حق جل شانہ نیست سوم آنکہ شناختن این اوزان و مقادیر محدودہ وتعلیم آن بکارگذاران کارخانہ قضا و حکومت درخصومات ایشان نتواند شد مگر از انچہ متصل الذات باشد بعین ہریک از اجزای این سلسلہ تا حق ہر طبیعت علی ماہی علیہ شناسد و حاصل باشد اورا محک و معیار این نظام وضوابط شرح آن معیار در ہر حادثہ جزئیہ وآن معیار ومحک حقیقی باید کہ ملائم جمیع طبائع و مکمل ہمہ واکمل از جمیع حقائق و منبع جمیع فضائل و این غیر از وجود حقیقی مطلق نیست پس غیر آن جناب

Marfat.com

باین نتواند رسید و مثالش استخراج نغمهٔ معین از اوتار قانون ست که موقوف بر
معرفت نسب و مواضع تقرر ست و حفظ صوت غیر قارست بتوالی ضربات برحسب
یقاعات درینجا ضوابط کثیره واجب الرعایت ست مثل امتناع بترجیح مرجوح
وتخلف از علت تامه و وقوع بلا مقتضی و غیر آن وکسیکه این امور را راجع
باقتضائے طبیعت وجود و امتناع آن میکند بحقیقت شرح ہمیں معیار و محک
نموده که طبیعت وجود خود ہمان ست وازین ضوابط انچه مناسب این مبحث ست
دو ضابط است غفلت ازان موجب سقطه وتهافت میشود یکے آنکه معلولات
جزئیه چون متقوم الذات اند بمبادی فاعله و مواد قابله وصور نوعیه و جنسیه لاجرم
در مرتبه علل کلیه خود مسلوب الذات و منتفی محض خواہند بود بخلاف آن علل کلیه
که در مرتبهٔ ذات و لوازم خود مستغنی محض اند و آن علل را با علل خود ہمیں نسبت
ست ثم وثم مثلاً زید بما ہو زید متجوہر نمیشود مگر بعد تعین طبائع عناصر و
رب النوع انسان و اقسام امزجه و قوای کواکب پس اعتراض در کلیات بسبب
لزوم شرور جزئیه در ترکیب آنہا باقطع نظر از انکه برانہا ہمه غایت محموده مترتب
میشود کلام لغو و باطل شد و تغیر احکام طبائع خواستن برای اصلاح بعض جزئیات
ناقصه مردود عقل و شرع آری گاہی بعض جزئیات را متعین در بعض مواطن
میگیریم و یا به نسبت بعض مبادی شخص تصور کرده زبان اعتراض به تغیر مبادی
دیگر کشاده میشود و ظاہر ست که نظر اول در مرتبهٔ نفس ذات سلسلهٔ ممکن نیست
ونظر ثانی از قصور فہم خود ست دوم آنکه تکمیل ہر نوع نمیشود مگر از راه خواص
نوعیه و صنفیه او مثلاً آہن بآتش نرم و بآب سخت توانکرد و نان را بالعکس
وتعلیم اسب بسواری ست وطوطی بگویائی پس اعتراض بر تعطیل عمارتے که
معمار ندارد با آنکه چرا ریاح و امطار مختلفه آن جناب را نگماشته اند بوضعیکه

Marfat.com

خشت وگل بجای نشست وشیاطین را چرا بواخات ملکی مشرف نساختند تا از صلحا میشدند مشعر بر جهالت قائل توانشمرد فاحفظ وا ماخوارق عادات مالوفه پس عادت نیست مستمر که وسعت اسباب عینیه و شهادیه او را مرجع وموجب میشوند بدون تمهید آن اسباب و غایات از قبیل ترجیح مرجوح خواهد بود که منافی قاعده حکمت ست بالجمله این ملائمت معیار مسمی ست تمشیت از لیه چنانکه استحسان ورغبت دل را مشیت میگویند وضوابط شرح آن مسمی ست بحق که ما خلقنا السموات والارض وما بینهما الا بالحق قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق والله یقضی بالحق بیان اوست وسیلان وجود در هیا کل امکانی مسمی ست باراده تکوین چنانکه عزیمت وجدانی سر برآورده چشم را بدیدن وگوش را بشنیدن وزبان را بگفتن و دست را بگرفتن وپای را برفتن می آرد اوّل منشاء قدرت ست وثانی را منشاء قضا چنانکه آتش نار بخاطر خود درخت آتشی انار بعرض دو زراع وارتفاع پنج زراع تصور کرده است این مرتبه ذات سلسله ذات بعد از براده آهن ومس و شوره وگبریت و انگشت را بوضع و وزن معین ترتیب داد این مرتبهٔ قدرت ست وباز در وے آتش زد این مرتبه قضاء ست پس درخت نمودار میگردد والعلم عند الله۔

نکته رابع بدانند که آفرینش انسان بدینگونه است که اول او را انانیتی داده اند که خود را بان مبائن مبدء و ماده و اعضاء و امثال خود میداند و مالک قوی وجوارح میگردد بطریق علم ضروری وجدانی اگرچه بفکر میداند که این قوی و اعضاء وقتے مفارقت میکنند پس باختیار دیگرے هستند اما این علم مزاحم آن ضرورت نمیتواند شد وثانیا او را قوای علمی وعملی بخشیده اند وسررشته آن بدست عقل بسته که اعمال وجوارح را تابع داعیه وداعیه را تابع معرفت

Marfat.com

مصلحت ومفسده ساخته وهمچنانکه فتح بصر موجب علم احساسی میشود هم چنین
انبعاث داعیه را تابع معرفت مصلحت ومفسده ساخته همچنانکه فتح بصر موجب
علم احساسی میشود هم چنین انبعاث داعیه موجب انصباغ قلب ورضامند
گشتن بانکار میشود ویک مرتبه او قوت اوبطفیل آن بفعل می انجامد وبجوهر آدمی
آمیزد وبطریان اضداد قوت وضعف گوناگون کیفیات را بمیزان غلبه ومغلوبیت
فراهم می آرد پس ترتیب وتکمیل او نشود مگر از راه همین قوی چنانچه راه خصومت
ومعذرت واثبات استحقاق صناعات ومعارف فکری وضوابط تمدن مینماید و
یکے دیگر را بامر ونهی تسخیر وتادیب میکند لاجرم فرمانروای قضا اورا صاحب
تعمیر نشائین ساخته بکار خود آورده وتکمیل او از راه خطاب وتعلیم وبعث
رسول هم نوع فرموده وشرایع را معیارے ساخت تابموافقت ومخالفت آن
مکنونات ضمائر مطیع وعاصی بر ملا افتد وهریکے بکمال صنفی وشخصی خود رسد جمعی
بطفیل آن بمقتضائے کتاب انزلناه الیک لتخرج الناس من
الظلمات الی النور بکمال حقیقی رسند وجمعیکه قسوت قلب وانحراف از
متابعت در جبلت ایشان ست ومخالف مذاق ملاء اعلی افتاده اند بطوع
ورغبت استیفای مصلحت خود اندیشیده راه معاندت پیش گیرند وبرنگ
ولباس عداوت برآیند وصانع از کارخانه نگشته تعمیر دار دیگر نمایند وطعمه حطم
گردند وگروهی کشاکش جانبین برداشته ماده ظهور کمال فریقین شوند کما قال
وما یضل به الا الفاسقین والله لا یهدی القوم الظالمین
ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون بازاین الوان منقش را
درنقوش از قبیل اعتقادات ونیات وهیات مکتبه از اعمال شان تدبیر
الهی بجای تخم ساخته شاخ وبرگ اخرویه را براں مرتب میسازد وانماهی

Marfat.com

اعمالکم احصیہا علیکم و ہر یکے را ثمرہ درخت او می چشاند فذوقوا ما کنتم تکسبون و ظاہر ست کہ این معاملہ بغایت حسن انتظام سلسلہ نوعیہ است بعد تسلیم اصول مستوجبہ انواع و مبادی واللہ یقول و الحق وھو یھدی السبیل والحمد للہ رب العالمین۔

وجہ دیگر

در جواب این سوال قولہ تعالے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اللام فیہ للاستحقاق ای لیکون حقا علیہ عبادتی شکرا لنعمتی وقولہ تعالے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقھم اللام للغایۃ ای لیتحقق فیہم الاختلاف وکذلک فی قولہ تعالے اولقد ذرانا لجھنم ای لیحصل بہم ملاہا وقولہ تعالے سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا ولا اباونا ولاحرمنا من شی معناہ ان اردتم مشیۃ الرضاء والامر بطریق التشریع فقد اذاق علیہ الباس مثن قبلکم فانتفی الرضاء فہل عندکم دلیل شرعی یحکم بصحۃ شرککم وتحریم ما حرمتم فللہ الحجۃ البالغۃ فی ابطال شرککم وتحریمکم وان اردتم مشیۃ الالجاء والقسر بطریق التکوین فثبوت ہذہ المشیۃ لایدل علی حقیۃ الشرک والتحریم لجوازان یرید خذلان المصرین علیہ وتعذیب المستقرین علی الضلالۃ فانہ لم یشاء ہدایتکم و لو شاء لہدٰکم اجمعین واما آنکہ چون مشیت عباد تابع مشیت الٰہی ست و افعال ایشان مخلوق آن جناب پس اختیار و کسب چیست کہ تکلیف بران متوجہ شود و از بعثت رسل حجۃ چگونہ ثابت شود و فائدہ انذار چہ باشد پس بدانند کہ فی الواقع مشیت ایشان تابع مشیت الٰہی ست و افعال ایشان او تعالیٰ بلکہ ذات و وجود و ہمہ صفات ایشان در جنب آن ذات پاک موہوم محض اند اما چوں ایشان خود

Marfat.com

را فاعل مختار میدانند و قادر مریدی یا بند بوضعیکه هیچگونه این علم از ایشان زائل نمیشود چنانچه در عین ملاحظه این معنی برای رفع حاجت جوع و عطش و سردی و گرمی و بول و بزاز و برای خوف و شک و برائی جواب دادن سوال بے تامل سعی وکوشش مینمایند و بر کار نیک ستایش میکنند و از حصول منفعت خوش میشوند بر بدی خود ندامت و معذرت می آرند و بر خطای غیر عتاب و ملال میکنند و مواخذه بیوجه را ظلم صریح می انگارند و بخطاب و تعلیم ترتیب و تادیب مینمایند حق تعالے نیز مشیت ازلیه خود را در همین لباس بر آورده با ایشان همین معامله کرد تا بکار نیک و بد ایشانرا مستحق ثواب و عقاب بعقیده ایشان بسازد وتهمت ظلم را از ظن ایشان رفع فرماید و بطفیل انذار هزاران را هدایت بخشد و بسیار ازرا ملزم گرداند چنانکه کلام نفسی ازلی خود را برای ایشان در حروف و لغت روزمره ایشان ظاهر ساخت لیکن این همه در مرتبه صفات اضافیه است که بقدر حوصله ایشان تربیت و تقریر میکند و در حقیقت این همه وسعت موجهای دریای حقیقت ست که خود بر خود جوش میزند و بهر گونه می برآید آنجا همه شان لا ابالی ست و خودرائی نه از طاعت فخر ست ونه از معصیت ننگ نه بایکے صلح ست نه با دیگرے جنگ بر جا پرتو کمال اوست و بهر جا و ظهور جلال او جمال او کُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَآءِ وَ هٰؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۔

رباعی عارف بفغاں لا الٰہ الا ہوست
زاہد بگمان کہ دشمن ست آن یا دوست
دریا بمحیط خویش موجے دارد
خس پندارد کہ این کشاکش باوست

واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

Marfat.com

جواب عزیز مذکور وقتے معنی این بیت استفسار کردند در جواب ایشان نوشتہ شد بیت احمدؐ بردا پریم کا سینچت ہے کملای۔ جڑ کاٹے تین پہل پہلی پہل کاٹے جڑ جائے۔ احمدؐ درخت عشق ست کہ بآبدادن پژمردہ میشود از بیخ بریدن ثمر می آرد و از ثمر بریدن بیخ میرود قائل این شعر باعتبار لطیفہ قلب خود درخت عشق ست کہ بیخ او نفس و بدنست و شاخہای بلند او روح و سِرّ چون او را آبدہند یعنی تربیت بدن واستیفای لذت کنند دل ناتواں مظلم گردد وچون بمخالفت نفس و مجاہدہ و ریاضت بیخ را قطع کنند ثمرات او مثل مشاہدہ و وجد و اُنس و احوال سنیہ کہ ثمرات قلب ست ظاہر شود و چون ثمرات او را قطع کنند یعنی بسط را بقبض مبدل سازند و از عروج بوقوف افتد بسبب عشق خواب و خور فراموش کند و زندگانی دشوار گردد و نفس و بدن بے آرام شود و بر ہلاک مشرف گردد وجہ دیگر نفس ناطقہ انسانی را بوجہی آفریدہ اند کہ کمال او در یافتن خودی خودست در شعلہ تجلی ذاتی و وصول بے چون نمودن بآن جناب متعالی پس این درخشیدن از عشق کہ بسبب ورود فیوض غیبی خواص بشری او مضمحل و متحلل میگردد و مستعد فنا میشود و در حین فناء نفس مشرف میگردد بتجلیات قدسیہ و بقا بصفات الٰہی وچون آنرا نیز قطع کند مشرف گردد بزوال عین و اثر کہ حصول تجلی ذاتی حقیقی بان منوط ست آن گاہ وصل عریان بکمال میرسد و حقیقت مقصود در مینماید و دخول در مدارج اطلاق میسر گردد در ینوجہ تدقیق نمودہ شد بانکہ قابل او لاقطع بیخ ذکر کردہ و ثانیا رفتن بیخ و در عادت تفاوت میان ہر دو معلوم ست چہ قطع آنرا گویند کہ اجزای درزمین را از اجزاء ظاہر جدا کردہ شود و رفتن بیخ آنست کہ ہمگی اجزای بیخ کافتہ قلع نمایند در

Marfat.com

صورت اول فی الجملہ احتمال عود باشد نہ در ثانی و تحقیق ہر دو مرتبہ در فنا مطابق قول حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ کہ فنا پیش ما دو قسمت یکے فنا وجود طبیعی ظلمانی دیگر فنا وجود در وحی نورانی تواند بود کہ اول فنا لطیفہ نفس ست بمعنی اختفاء انانیت وجود خاص و ظہور آثار وجود مطلق و ثانی عبارت ست از نوع فنا کہ عین را عارض میشود و آن عبارت از ظہور ذات بحت ست بغیر تقیید در مراتب عین و بدون توسط اسمی کہ مبداء تعین این عین ست بنحویکہ متساوی النسبۃ باشد بمرتبۃ تنزیہ در دار الوراء و بمرتبۂ تلبس بمجموعہ صفات و اسماء کہ آنرا در اصطلاح این قوم تجلی برمیخوانند و مراد از محبت درین صورت ذاتیۂ ازلیہ است کہ در نفوس کمال بمقتضای مراتب ذات الٰہی جل شانہ مکنون ست نہ عشقے کہ منشاء آن سویدای قلب ست از فقدان وصال مطلوب واللہ اعلم۔

فائدہ دیگر از شیخ ابوالخیر پرسیدند کہ حق تعالےٰ فاعل بایجاب ست یا باختیار ایشان در جواب این رباعی ارشاد فرمودند ؎

زلفش بکشی شب دراز آید ازو
ور بگذاری چنگل باز آید ازو
وریک گرہ از بینج و خمش بکشائی
عالم عالم مشک طراز آید ازو

معنی این در خاطر فقیر بوجہی کہ می آید اینست کہ مراد از زلف سلسلۂ اسمای الٰہی ست باصولہا و شعبہا و ندا خلانہا کہ حضرت الوہیت عبارت از مجموعہ آنست و این سلسلہ بر سہ وجہ ملحوظ میگردد مطابق ظہور وجہ اوّل ملاحظہ اوست علی التفصیل من حیث الانبساط یعنی باعتبار نسبت بعض با بعض

Marfat.com

مثل تلازم و تعاند و اصالت و فرعیت و تجرد و تعلق غیر ذلک باین اعتبار موجب ظهور سببیت و مسببیت گشته و بایجاب میکشد و چون این سلسله در تراکم ظلمات امکانی افتاده و حجاب وجه ذات گشته تعبیر بشعب فرمودند

دوم علی الاجمال من حیث الاندماج فی الذات یعنی باعتبار هیبت وحدانی ارتفاع ذات جامع الکمالات بر سائر مخلوقات باین اعتبار نشان از سطوت قهر میدهد و باختیار میکشد

سوم اعتبار تفصیل احاد اسماء من حیث مکاشفیتها للذات باین اعتبار در راه سلوک می افتند و نسائم جذبات ذات میرساند اعتبار اول سبب ظهور عالم گردید و ثانی منشاء ایجاب عبودیت آمده و ثالث مبداء تجلیات و رفع حجابات شده والله اعلم۔

فائدهٔ دیگر

رو برسوزنے نہالے بنشان
تا شاخ کشد چتر زند گرد جہان
بر ہر شاخ دو فیل رہوار بران
در سوائے زلوی ما لیر لران

این رباعی منسوب ست بحضرت خواجه نقشبند قدس الله سره ظاهرا مراد از سوزن قوت دراکه است بسه مناسبت یکے آنکه این قوت امریست بسیط که لاحق ست اورا اضافه بامعلوم چنانکه سوزن بغایت دقیق ست چون لفظ عرضی وطولی دارد مابین خیاط و مخیط۔

دوم آنکه نفوذ میکند درحقائق مدرکات و تحلیل ذاتیات آنها بطریق اندیشه و پالبسته است بجوهر عقل همچنانکه سوزن نفوذ میکند درتخن جاهها و پالبسته است

Marfat.com

برشته وبدست خیاط ست.

سوم آنکه ترکیب داده میشود بان درمیان تصورات و تصدیقات ازمعرفات وقیاسات همچنانکه سوزن ترکیب میدهد رقعه را برقعه تا حاصل میشود لباسهائے گوناگون و سرسوزن کنایت ست از اندیشه و توجه ان قوت و نهال عبارت ازصورت حضرت جل شانهٗ است که جامع جمیع کمالات ست میفرماید براندیشه وقوت فکریه صورت حضرت مبدء جل شانه من حیث احاطة القیومیة والشهود جاده و ملاحظه را از غیر این جناب بند لباز تا بطفیل دوام توجه و تحدیق وامعان نظر دل این صورت مقدسه مثمر شود احوال قدسیه را اولا و تجلیات شریفه را ثانیا و معارف حقه را ثالثا و پیوسته گردد بحضرت اسماء مطلقه صفات حقیقیهٔ الهٰی که محیط ند بعالم وجهان را زیرسایه خود گرفته اند بعد ازان میفرمایند که بر هریک از احوال و معارف دوفیل رهوار که کتاب وسنت باشد درعظمت وقوت وعلو منزلت جاری ساز و منطبق کن تا در جمله اولیا معدود و منسلک واگرنتوانی یا محجوب خواهی بود یا مغرور بوساوس الحاد در هر دوصورت از خاندان اولیا کناره گیرو ازو دور باش والله اعلم بمراد صاحب الکلام علیه الرحمه من الله المنعام.

Marfat.com

Marfat.com

ذکر حکم الصلوٰۃ والصوم

فی ارض التسعین

Marfat.com

قال الشیخ رفیع الدین الدھلوی" فی بعض افاداته" لم اجد احدا من اھل العلم تکلم فی ذلک ولم یذکر الفقھاء فی کتاب من کتب الفقه حکم ھذه المسئلة ولعل السلف من العلماء لما راوٴ ھذا الموضع من الارض لا یسکن فیھا حیوان فضلا عن نوع الانسان ولا یمکنه ذالک طووا کشح البحث عن ذکرھا وعلموا ان لا فائدة فی البحث عن ذالک لان الشمس بعدت عن تلک الارض جدا واستولت علیھا البرودة غایة الاستیلاء حتی لم یمکن العیش بھا الذی حیوة ابدا فان الحیاة تتوقف علی الحرارة العزیزیة وھی لا توجد ھناک فکیف یعیش او کیف یوجد بھا حیوان وحینئذ البحث عن حکم الصلوٰة والصوم فی تلک البقعة من الارض المفروضة عبث لا جدوی تحته ولکن القرآن العزیز یستفاد منه حکمھا فی ھذا الموضع من الارض وصورته ھکذا ان الشمس اذا دخلت بحرکته الخاصة فی البروج الشمالیة من الحمل الی اخر السنبلة، لا تغیب عن سکانھا فی تمام دورة الیوم واللیلة بل تقطع کل یوم مداراً بحرکة فلک الافلاک۔ وعلی ھذا ینبغی ان یجعل المصلی مدار کل یوم حصتین و یعتبر احدھما یوما و یصلی فیه للصلوات الثلاث الصبح والظھر و العصر فی مواقیتھا بتقسیم ذالک المدار علی تلک الاوقات و یعتبر النصف الاخر لیلا و یصلی فیه المغرب اولا ثم اذا بلغت الشمس رابع اعداد یصلی العشاء الاخرة وھذا حکم الصلوٰة حین حین تکون الشمس فی المدارات الشمالیة ظاھرة فی انظار سکانھا و

Marfat.com

اما اذا كانت فى البروج الجنوبية من الميزان الى اٰخر الحوت فيقدر المدارات الجنوبية كما كان قدر المدارات الشمالية وينصف اليوم واللّيلة ، ويعتبر احد النصفين ليلا والاٰخر يوما لان كلا من المدارات الشمالية والجنوبية متساويان لا تفاوة بينهما وان وجدا متفاوتين فى النظر باختلاف الاوج والحضيض تفاوتا غير محسوس. واما الصوم فيستفسر من اهل المراكب التى تاتى من قرب الارض المعمورة - اى شهر هٰذا من الشهور القمرية فاذا اخبروهم بذالك حسبوا كل شهر ثلثين يوما من الشهور القمرية الاخرٰى فاذا اجاء شهر رمضان على ذالك الحساب يجعل نصف المدار يوما والنصف الاٰخر ليلا ويصوم بالنهار ويفطر بالليل كما ذكرنا فى الصلوٰة وهٰذا هو الطريق السهلة وان كانت هناك اٰلات النجامية ومعرفة التقاديم كما يذكران فى بلاد الروم اجراسا تصنع لمعرفة الشهور يعرفون بها جملة تشكلات الشهر القمرى من اوله الى اٰخره فيتبر بهٰذا باٰلةٍ اولا شهر رمضان ثم باٰلة اخرى ساعات اليوم والليلة ويفطر الصوم على وقتها و يمكن ان يعرف منازل القمر من ابتداء ذالك الشهر و يجعل كل منزل منها قسمين فيعتبر نصفا منه اليوم و نصف الليل. اسهل الطرق ان القمر منطقة المائلة تميل خمس درجات الى منطقة البروج فاذا كان القمر فى منازل الشمالية كان مدار د ثم الظهور على سكان تلك الارض فينصف كل مدار و يصوم و يفطر واذا سار القمر فى البروج الجنوبية يعمل على ذٰلك الحساب الى اٰخر

Marfat.com

فى المنازل الشمالية وهٰذا الحكم دل عليه قوله تعالىٰ :-

هُوَالَّذِىْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ -

ومنازل القمر ثمانية وعشرون منزلة - وهٰذه المنازل مقسومة على البروج وهى اثنا عشر برجا ولكل برج منزلتان وثلث - فينزل القمر كل ليلة هٰهنا منزلًا ويكون انقضاء الشهر مع نزوله تلك المنازل والمعنى لتعلموا عدد الشهور والايام، و الساعات وما يتفرع عليها مثل الصلوٰة والصوم وحلول الديون وجوب المشاهرة وغير ذالك وقوله تعالىٰ :-

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ

ان تجريان بحساب البروج والمنازل لا يعدوانها يعنى بهما بحسب الاوقات والاوجال فان قيل ان اوقات الصلوٰة موقوفة على ساعات الليل والنهار طويلة كانت او قصيرة فيجب ان يصلى ثلث صلوٰت فى ستة اشهر وصلاتين فى الستة الاخرة - وكذالك الصوم فى الشرع انما يجب بطلوع القمر فى اول الشهر وعلى هٰذا اذا طلع القمر على سكان تحت القطب بحركته الخاصة يصوم من هنالك بطلوعه واذا سار نحو الجنوب يفطر من بها بسيره - قلت هٰذه الصورة تخالف مقصود الشرع ومقصود الايات الكريمة بوجوه احدها ان انقسام اوقات الصلوٰة على ساعات اليوم والليلة انما يتعلق بحركة اوليتر هى اسرع الحركات بحركة الشمس الخاصة بها فى فلكها قال الله تعالىٰ :-

Marfat.com

وَهُوَالَّذِیْ جَعَلَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا ۔ ای یخلف احدهما صاحبه اذا ذهب احدهما جاء الاٰخر فهما یتعاقبان فی الضیاء و الظلام والزیادة والنقصان فمن فاته عمله فی احدهما قضاه فی الاٰخر والمعنی یذکر باللسان اوالقلب او بشکر نعمة ربه علیه بالجسد والجوارح فعلم من هٰذه الاٰیة ان الیوم و اللیل المتعلقین بالحرکة الاولیة هی المتعینان للذکر والشکر۔ والصوم داخل فی اشکر لان الصائم یصون بدنه بترک الغذاء للّٰه تعالیٰ۔ وثانیهما ان الصلوٰة انما فرضت لاجل ان یتوجه العبد الی خالقه ساعة فساعة بفاصلة یسیرة و مسافة قلیلة ویعید هٰکذا حتی یستولی نور التوجه والعبادة علی روحه و نفسه ویذهب عنه صبغ الغفلة و السکرة۔ فان تقع هٰذه القضیة فی عامٍ خمس مرات لا تؤثر فی الروح والجسد اصلا بل تنسی، وکذلک الصوم ان امتد انظاره الی ستة اشهر فی حق سکان تلک الارض لکان لهم تکلیف بما لا یطاق۔ فان الامتناع من الاکل والشرب الی هٰذه الغایة الطویلة مهلک فی مجاری العادات وقد نطق الکتاب العزیز بنفی هذا التکلیف قال اللّٰه تعالیٰ :۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

وایضا قال تعالیٰ عند ذکر فریضة الصوم :۔

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ

Marfat.com

والظاهر ان عد الايام في شهر واحد يكون في اقل من شهر عرفا فيعد مثلا ايام الشهر ويقولون يوم او يومان او ثلثة ايام او اربعة ايام - واذا تجاوزوا عن الشهر قالوا شهر او شهران او ثلثة اشهر او شهر ان ونصف - فعلم ان الصيام لا يزيد على شهر - فضلا عن ان يزيد الى ستة اشهر - وقال بعض المتفقهين موردا للشبهة في هذا المقام ان في كتب الاصول ان الصلوٰة والصوم انما سبب وجوبهما الوقت وليس في ارض التسعين وقت لهما يعني لا طلوع ولا زوال ولا غروب في كل يوم حتى تجب الصلوٰة والصوم والسبب لم يتحقق الا بوجود المسبب - والجواب عنه ان المراد يكون الوقت سببا لوجوب هو العلامة والا فاصل السبب في الوجوب انما هو حكم الله سبحانه بالحكمة مقصودة فالسبب في وجوب الصلوٰة حقيقة التنبيه بذكر الخالق وفكره ودفع الغفلة عن تذكره - وفي الصوم كسر النفس وهضمها بترك المالوفات الى مدة طويلة وهذه الاسباب تلائم وجود نوع الانسان اينما كان وكيفما كان - و على ان الشرع الشريف فيه يسر يمكن استخراج حكم الصلوٰة و الصوم بطريق اخر وهو اذا كان اليوم ستة اشهر والليل ستة اشهر يستحيل عادة ان يبقى يقظانا و يشغل بالحوائج تلك المدة على الاتصال في النهار او ينام بلا حس وحركة الى تلك المدة الطويلة بحكم الجبلة البشرية بل لا بد ان يفرق بين هذه المدة ويجعل وقتا للاستراحة والنوم ووقتا آخر للكسب والمعاش فهذا الوقت يكون في حقه يوما ويصلي فيه صلوات النهار - والوقت الاول يكون

Marfat.com

لیلا و یصلی فیہ صلاۃ اللیل فی اول الوقت واوسطہ وکذلک یعمل فی الصوم وفی افطارہ - وھذا طریق سہل یوافق قواعد الفقہ لان العرف والعادۃ لہ اعتبار فی بعض الاحکام عند الضرورۃ و القرآن الکریم یشیر الی اصل ھذا المطلب - قال اللہ تعالی -

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا

ای بحساب معلوم للشھور والاعوام لایجاوزانہ حتی ینتہیا الی اقصی منازلہا وقال اللہ تعالی :-

وَمِنْ رَّحْمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ -

بمعنی جعل اللیل للسکون والاستراحۃ والیوم مکسب المعاش وھذہ العبارۃ فیہا لف ونشر مرتب - وعلم منہا ان اللیل وقت للاستراحۃ - حقیقۃ کیفما کان وکذلک الیوم وقت لابتغاء الفضل وھو المعاش کیفما کان ولا یقف ذلک علی طلوع الشمس والقمر وغروبہما - انتہی کلامہ

{نقطۃ العجلان طبع مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۶۱ - ص ۸۳ تا ۸۴ - نواب صدیق حسن}

(نوٹ : اس مضمون کا اردو ترجمہ حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی مدظلہ کی تالیف نمازِ مسنون کلاں کے ص ۱۹۵ تا ص ۲۰۰ پر بعنوان "نماز اور روزہ کا حکم ارضِ لسعین میں" درج ہے -)

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

سوالات وجوابات متفرقہ در عربی

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوٰة على من لا نبى بعده وعلى اله وصحبه الذين حفظوا عهده هٰذه اجوبة لسوالات سئلت عنها بالعربية والفارسية فاجيب عنها حسب ما ادّى اليه فهمى معترفا بالقصور عن درجة الكمال راجيا من الله سبحانه الهداية والاكمال

السوال الاول :- ان اجرام الكواكب بسيطة وكل بسيط فشكله الكرة فاذا اجرام الكواكب كرات بسيطة ومكان كل جزء منها يمكن ان يصير مكانا للجزء الاخر متساويا لوجوب تساوى المتماثلات فاذ ايصح على الكواكب المحركة المستديرة فيكون فيها مبدء وميلٍ مستدير ولا يكون فيها مبدأ ميل مستقيم فاذا يستحيل ان يكون للكواكب حركة اصلا لا على سبيل انها متحركة فى مواضعها على مراكزها بالاستداره

الجواب :- اولا ان تساوى المتماثلات بالامكان لا يوجب تساويها فى الوقوع كما يرى من تخصيص بعض الاجزاء بالقطبيه والسكون وبعضها بالمنطقية والسرعة وبعضها فيما بين هٰذين على مراتب مختلفة فى مقادير المدركات وحركاتها بالسرعة والبطو و ثانيا ان امكان المحركة المستديرة لا يوجب مبدأ ميل مستدير كما فى العناصر فمن اين يجب ان يكون فيها مبدء ميل مستدير و ثالثا فى الميل المستدير والمستقيم لا يوجب تنافى مبداهما كما يرى فى العناصر يقتضى السكون فى حال والحركة فى حال ورابعا

Marfat.com

ان الحركة المستقيمة انما يمتنع لاجل اقتضائها تحدد الجهات
قبلها و ماذاك الا فى محدد الجهات لا فى جميع الافلاك وبالجملة
وبعد تسليم جميع ذالك اذا تكلمنا على مذهبهم نقول ان للكواكب
حركتين ذاتية وعرضية ولا شك ان الحركة الذاتية لها لا يكون
الا وضعية على مراكزها ولم يتسير لليونانيين دركات ولم
يظهر لها اثار فى عالم الكون والفساد فلم يحصل منهم ضبطها الا
فرنج بالدوربينات واما الحركة العرضية فهى اينية مستديرة
ثابتة لها بالضرورة الاحساسية للسيارات والثوابت جميعا وذلك
لحركة امكنتها الغير القابلة للخرق والالتيام على رائهم وهى
التى تضبط فى النجوم بالقواعد الرياضية والالات الرصدية
ولها الاثار الظاهرة فى عالم الكون والفساد ولا منع فى اجتماعها مع
الحركة الذاتية والله اعلم -

السوال الثانى : ان البسائط لا لون لهما فكيف يتصور
لون الكواكب مع كونها بسائط واجيب عنه بان البسائط بعضها
مشف كالسماء لا يحجب البصر ما وراءها فلا يكون لها لون
البتة وبعضها كثيف عنها مشف كالكواكب ولها لون لان الاسفل
منها يكسف الاعلى قال فى المباحث المشرقية اعلم ان الجسم لا يحجب
النور عن غيره الا ويكون له لون خالص فان النور لا يستقر على
سطح الشفاف فالنور الواقع على القمر من الشمس يدل على ان
للقمر لونا خالصا فى حد ذاته يحسن بذلك عند الكسوف وهو الفتمة
القريبة من السواد وكذا الحمرة للمريخ والبياض للمشترى والظلمة

Marfat.com

للزحل وغير ذلك وهذا وان يظهر منه ثبوت الالوان لكل من الكواكب من جهة كونها كثيفة مشفة الا انه لا يظهر تخصيص السواد بالقمر والحمرة بالمريخ والبياض للمشترى والظلمة للزحل وغير ذلك .

الجواب :- الاجسام من حيث قبولها للنور ثلثة اقسام احدها ما لا يقبل النور بين النور البصرى الحاسى والنور المشرق المحسوس فلا يستقر ان على سطحه ولا فى ثخنه اصلا بل يتجاوزان الى ما وراءه كالهواء والسماء وهو اللطيف و ثانيها ما يقبلهما ولا ينفذان فيه فيستقران على سطحه ولا يدخلان فى ثخنه وهو الكثيف المحض كالارض و يجب ان يكون ملونا سواء كان مركبا او بسيطا وحصول الملون فى المركب مما لا يساعده برهان. وانما هو لاجل اكتناز القوام والموهم له انما هو الاستقراء الناقص حيث لم يجد وا فى عالم العناصر الكثيف الصرف لاختفاء الارض الخالصة تحت المختلطة وعلى التنزل فكما لا يفيض الحيوة فى عالم العناصر الا بعد امتزاج واعتدال ويفيض فى الافلاك بدونه كذلك جاز ان لا يفيض اللون فى العناصر الا بعد الاختلاط ويفيض فى الافلاك بدونه باقتضاء عللها وثالثها ما يقبل النور ويستقر فى سطحه وثخنه معا ويرى وهو بنفسه و يرى ما وراءه بواسطته كالبلور والماء وهو المتوسط فى الكثافة واللطافة وهذا القسم جاز ان يكون ملونا وان يكون غير ملون كما يرى فى الزجاجات والمياه ثم اذا قيست هذه الاقسام الثلثة

Marfat.com

باعتبار اعطائه النور ظهران القسم الاول لا يعطى النور اصلا والقسمان الباقيان جاز ان يعطياه كما يقبلانه وجاز ان يقبل النور ويعطيه ما ليس له لون مخصوص على خلاف ما فى المباحث المشرقية وجاز ان يكون للكواكب الوان والوار معا وجاز ان يكون بالمعنى المذكور لطيفا بمعنى اقتضاء الصعود كشعلة السراج يقتضى الفوق ولا ينفذ فيه نظر واما اختصاص كل من الكواكب بلون خاص على ما يعطيه الحسن فمن قبيل اختصاصها باحجامها و حركاتها فهو مستند الى الصور النوعية والعلة المفارقة والمادة القابلة والعناية الازلية كما ذكروه والله سبحانه اعلم-

السوال الثالث :- ان الكواكب كلها مستضيئة من الشمس اذ هى منورة بذواتها فما معنى لاستفادة القمر من الشمس وكون لون القمر فى ذاته قريبا من السواد وان كانت مستضيئة من الشمس فالشمس ايضا كوكب فمن اين يستضى قال فى المباحث المشرقية والا شبه ان يكون الوار ها بذواتها لانه لو كان مستفادا من الشمس لظهر منها عدم النور والتزيد والتنقص والحال انه ليس كذلك الخ مع ان القمر يستفاد من الشمس فيزيد نوره وينتقص حسب المحاذات من الشمس وليس فى ذاته نور ابل اسود كما يظهر عند الكسوف فكيف يستضى عنه-

الجواب :- لما كانت الكواكب مختلفة بالصور النوعية لم يجب تشابهها فى احوالها فجاز ان يكون سائر الكواكب مستنيرة بالذات دون القمر وجاز ان يكون غير الشمس مستنيرا بها

Marfat.com

بحيث ينفذ النور فيها فلا يكون لها اختلاف التشكلات النورية على خلاف ما فى المباحث المشرقية ويكون القمر بحيث ينعكس النور من سطحه ولا ينفذ فى ثخنه فيختلف تشكلاته النورية وجاز ان يكون تشكلات الكواكب ولكن يكون فيها نور يمنع عن اختفائها بالكلية والا فنحن يدعون اختلاف تشكلاته النورية ولا استحالة فى شئ من ذلك -

السوال الرابع :- ان كرة الارض تحت كرة الماء فما وجه ظهور بقعة منها عن كرة الماء -

الجواب :- ان الكواكب يختلف ظهور قواها بحسب الاوضاع السماوية مثل القرانات الكلية والجزئية والصغيرة والمتوسطة والكبيرة والعظيمة كما ينقسم اليها قران العلويين وباختلاف خطوطها من البيت والشرف والمثلثة والحد والوجه وامثالها و باختلاف نظراتها من التثليث والتدليس والتربيع والمقابلة والقران وباختلاف دولها كما بقوله اصحاب الاكوار والادوار و بحسب الاوضاع الارضية كما يرى من اختلاف التاثير بحسب البيوت الاثنى عشر وبحسب القرب والبعد من سمتها كما يرى من اختلاف الاقاليم وبالجملة فاقتضت العناية الذاتية بحال الحيوانات المتنفسة والنباتات والمعادن التى لا تصلح الا باصالة الرياح ونفوذ النيران فى تراكيبها ومطرحية اشعة الكواكب عليها ان يستعمل من هذه الاوضاع ما يوجب انكشاف بعض البقاع ففى طائفة يتبخر الماء مما تحت قمر الشمس وانجذاب السماء

Marfat.com

من سائر الجوانب اليه وفی طائفة باحداث تخلخل فی الارض
يوجب غوص الماء فی مسامها وفی طائفة باحداث صلابة مفرطة
يوجب انقلاع الاجزاء اللينة بتموج الماء والهواء وانحدار الماء
اليه وفی طائفة باجتماع الاجزاء اللينة المستصعدة كالتلول و
الكثبان وفی طائفة بدافعة ثقيل مركزها من عند مركز العالم و
خرق سطح الماء من الجانب المقابل وبالجملة فليس لانكشاف
المواضع من بسيط الارض ومن الجزائر سبب واحد معين بل اسباب
متعددة لا يمكن لنا تعيين تلك الاسباب بحسب المواضع ولا
حصى الاسباب فيما ذكروانما ذكرنا بطريق التمثيل بالكليات
والله اعلم۔

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

تحقیقِ قِدَم وحدوثِ عالم وتدوینِ تاریخ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى لا اول لاوليته ولا آخر لآخريته والصلوٰة
على محمد نبيه وصفيه من بريته وخليفته من خليقته و
على آله واصحابه الذين تادبوا بسيرته وتمسكوا بسجيته وبعد
هٰذا يقول العبد الضعيف محمد رفيع الدين الحقه الله تعالى
بسلفه الصالحين وجعل له لسان صدق فى الآخرين للناس فى
العالم مذاهب ثلثة الحدوث كما هو مذهب اهل الملل والمجوس
وغيرهم والقدم المطلق اى قدم اصول هٰذا العالم من الافلاك
ومواد العناصر وانواع صورها على الاتصال بلا انقطاع وهو مذهب
الفلاسفة والاباديين وهم قوم من اوائل الفرس يدعون ان
مبداء نوعهم وقدوة دينهم رجل اسمه مهاباد وانزل عليه
كتاب اسمه رساتير بالفارسية والقدم بالنوع والحدوث
بالشخص وهو مذهب الهنود وهٰذه الاحتمالات بعينها تجرى
فى نوع الانسان اذا اقمنا وجود هٰذا النوع على الاتصال مقام الوجود
الشخصى والتجدد فى الاعيان مع الانقطاع مقام القدم النوعى و
على تقدير حدوث هٰذا النوع الموجود مختلف فى بدايته على
اقوال لا يمكن الجمع بينها واصحاب هٰذا الراى المسلمون واليهود
والنصارٰى والمجوس والترك والافرنج قبل ظهور النصرانية فيهم
والمنقح عند جميع اليهود والمسلمين ما صوى فى كتابى تقويم
التواريخ وتاريخ ببيت المقدس للناصر مجير الدين عبد الرحمن
العلمى الحنبلى العمرى وصنفه فى آخر سنة تسع مائة وقد

Marfat.com

وقع فى الكتابين فى بعض المواضع تفاوت قليل تارة فى التعرض والترك وتارة فى الرقوم وانى قد جمعت ذلك واشرت الى مواضع الاختلاف وجعلت مبداء التاريخ على ما فى الكتابين هبوط آدمؑ والظاهر انه وقت الخلقة والله اعلم ولكنهما اعتبراه من وقت الهبوط ولم يتعرضا لما بين الخلقة والهبوط - وهبوط آدمؑ ابى البشر وقت العصر يوم الجمعة ثامن شهر نيسان مطابق العاشر المحرم فى جزيرة سراندیب ووفات آدم عليه السلام سنة تسع مائة وثلثين - (٩٣٠)[1]

ووفات شيث عليه السلام سنة اثنين واربعين ومائة والف ١١٤٢ وفى تقويم التواريخ بترك مائة رفع ادريس عليه السلام الى السماء سنة سبع وستين واربعمائة والف ١٤٦٧ ولادة نوح عليه السلام سنة اثنين واربعين وست مائة والف ١٦٤٢ وقعة الطوفان سنة اثنين واربعين ومائتين والفين ٢٢٤٢ ووفات نوحؑ سنة اثنين وتسعين وخمس مائة والفين ٢٥٩٢ وقلت وهذا على ان المراد بقوله تعالىٰ

فَلَبِثَ فِيهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۔

---

[1] والظاهر انه اربعون سنة عما هذا القول اوضح فى الحديث النبوى ان عمره الف سنة قمرية وتفاوتها قريبا من ثلثين سنة شمسية فهو بالشمسية تسع مائة وتسعون وقد كتبناه (٩٣٠) فمدة المكث فى الجنة اربعون سنة - والله اعلم ۔

Marfat.com

جميع عمره عليه السلام والمتبادر من السباق والسياق انه
مابين البعثة والطوفان - والله اعلم - مولد ابراهيم عليه السلام
سنة ثلث وعشرين وثلث مائة وثلثة آلاف ٣٣٢٣ القاء نمرود
ابراهيم عليه السلام في النار سنة ثمان وستين وثلث مائة وثلثة
آلاف ٣٣٦٨ وفي تاريخ القدس سنة تسع وثلاثين منها هجرة
ابراهيم من بابل الى فلسطين في تقويم التاريخ سنة ثلث و
تسعين وثلثمائة وثلاثة آلاف ٣٣٩٣ وفيها خروج كاوة الحداد
الى الضحاك وسلطنته افريدون الفارسي بناء الكعبة المعظمة
سنة ثلث وعشرين وار بعمائة وثلث آلاف وفيها ولادة
اسحٰق ٣٤٢٣ وكانت ولادة اسمٰعيل قبل هذه باربعة عشرة
عاما اعني سنة تسع منها ولادة يعقوب سنة ثلث وثمانين
وار بع مائة وثلثة آلاف ٣٤٨٣ وفات ابراهيم سنة ثمان
وتسعين وار بع مائة وثلثة آلاف ٣٤٩٨ ولادة موسٰى
في مصر سنة ثمان واربعين وسبع مائة وثلثة آلاف ٣٧٤٨
وفات موسٰى سنة ثمان وستين وثمانية مائة وثلثة آلاف
٣٨٦٨ . ولادة داود سنة ثلث وثلثين وثلث مائة وار بعة
آلاف ٤٣٣٣ وفي تقويم التواريخ فيها غلبة افراسياب على الفرس
وفيه اختلاف وفي تاريخ الطبري ان غلبة افراسياب على
منوچهر كان في زمن موسٰى وكان كيقباد في عهد داود ولادة
سليمان سنة احدى وتسعين وثلث مائة وار بعة آلاف
٤٣٩١ وفات داود وخلافة سليمان عليه السلام سنة ثلث وثلثين

Marfat.com

وار بعمائة وار بعة الاف ٣٣٤٣م قلت هذا الذى ذكرت من وفات
داؤد عليه السلام و سليمان ؑ خلاف ما فى الكتابين ففيهما ان وفات
داؤد عليه السلام سنة ثلاث وار بعمائة بعد ار بعة الاف ووفات
سليمان عليه السلام سنة ثلاث وار بعين منها والذى اوجب ذلك ما
صح فى حديث الميثاق فاكمل الله لداؤد مائة سنة ولادم الف
سنة ومن الثابت ان سليمان ولى الخلافة بعد ابيه اربعين سنة
والله اعلم ظهور طبقة الكيانيين واولهم كيقباد سنة سنتين
وعشرين بعد ار بعة الاف وست مائة ٤٦٢٢م كما فى تقويم التاريخ
ابتداء ملك بخت نصر احدى واربعين وثمان مائة واربعة الاف
٤٨٤١م وفى تاريخ بيت المقدس ان بخت نصر كان امير اللهراسپ الفارسى
الذى فوض اليه السلطنة كيخسرو - وابتداء ملكه سنة سبع
واربعين منها تخريب بيت المقدس على يده سنة سبع وستين
وثمان مائة وار بعة الاف ٨٦٧م وفى تقويم التواريخ بزيادة سنة
واحدة وفيه ابتداء ملك گشتاسپ بن لهراسپ سنة سبع وتسع
مائة وار بعة الاف ٩٠٧م وگشتاسپ عند اليهود يسمى كورش
تعمير بيت المقدس على يده كورش سنه سبع وثلثين وتسع
مائة وار بعة الاف ٩٣٧م - وفيها كان ظهور زردشت ومتابعة
گشتاسپ كما فى تقويم التواريخ وعند صاحب تاريخ القدس الاصح
ان كورش هو بهمن بن اسفنديار ولد گشتاسپ ولادت
اسكندر اليونانى سنة سنين ومائين وخمسة الاف ٥٢٦٠ وفيها وفات
افلاطون الحكيم الالهى غلبة اسكندر على الفرس سنة ثنتين سنة
ثنتين وثمانين ومائتين وخمسة الاف وفات اسكندر سنة

Marfat.com

تسع وثمانين منها ٥٢٨٩ وفى تقويم التواريخ
ولادت سيدنا يحيىٰ بن زكريا وسيدنا عيسىٰ بن مريم عليهم السلام
سنة اربع وثمانين وخمسمائة وخمسة الاٰف ٥٥٨٤ - ورافع
عيسىٰ الى السماء سنة سبع عشرة وستمائة وخمسة الاف
٥٦١٧ - وفى تاريخ القدس كل من الولادة والوفاة بعد هٰذا بسنتين
خرب بيت المقدس مرة ثانية فى يدى طيطوس الرومى فى التقويم
سنة سبع وخمسين وست مائة وخمسة الاٰف وفى تاريخ بيت
المقدس بعده بسنتين ٥٦٥٧ ظهور ملة وبصان من تقويم التاريخ
سنة ستة عشر وسبع مائة وخمسة الاٰف ٥٧١٦ ومن التقويم
ظهور المانى النقاش المثنبى بسنة احدى وعشرين وثمان مائة
وخمسة الاٰف ٥٨٢١ انتباه اصحاب الكهف من نومهم سنة
ستة وثلثين وستة الاٰف ٦٠٣٦ ظهور مزدك المجوسى سنه
ثمان عشرة ومائة وستة الاٰف ٦١١٨ ثم اتفقا ان ولادة النبى
صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وستين ومائة وستة الاٰف
٦١٦٣ والله اعلم ولكن لا يخفىٰ ان هٰذه السنين ستون شمسية
والسنون ماخوذة من مولد النبى صلى الله عليه وسلم الى حيث
اخذ قمرية وجمعها فى الحساب لا يخلو عن مسامحة بل المناسب
اما ارجاع ما بعد المولد الى الشمسية وان جاء ما قبلها الى القمرية
فاعلم انا من هبوط آدم عليه السلام الى المولد الشريف اذا اخذت
قمرية صارت ستة الاٰف وثلث مائة واحدى وخمسون سنة
قمرية ٦٣٥١ ومائتان وتسعة وعشرون يوما وهو قريب من سبعة
اشهر ومن مولد الشريف الى اٰخر سنة من الهجرة المقدسة ثلث

Marfat.com

وخمسون والف ومائتان فمن هبوط آدم عليه السلام الى اخر
تلك السنة سبعة الاف وستة مائة واربع سنين قمرية
واشهر بضع ٧٦٦٤ وايضا فمن مولد الشريف الى اخر السنة
المذكورة الف ومائتان وثمانية عشر سنة شمسية وستون
يوما بالتقريب وهو قريب من شهرين فمن هبوط ادم عليه السلام
الى اخر السنة المذكورة سبعة الاف وثلث مائة واحدى وسبعون
سنة شمسية ٧٣٧١ فاحفظ فان جمهور اهل التاريخ م
ومنهم صاحبا تاريخ القدس والخليل وتقويم التواريخ قد خلطا
الامر وغفلا عن التمييز - فالله الهادى -

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

تحقیقِ ایمان

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم ط

حامدا الله ربه ومصليا على نبيه وحبه وعلى آله وصحبه يقول العبد المسكين محمد رفيع الدين ثبته الله على اليقين ولا ستقراء الكتاب والسنة على ان الايمان معانى شتى ذكرها الامام الغزالى فى قواعد العقائد من الاحياء ووالدى رضى الله عنه -

فى اول القسم الثانى من الحجة البالغة واصلها واعز فيها التصديق وهو مركب من شيئين اضطرارى واختيارى فالاول اليقين الذى لا يحتمل الزوال حالا ومالا والثانى القبول والالتزام وليسمى الاول معرفة والثانى تسليما ودل على فرقهما حال ابليس وقوله تعالىٰ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ وقوله تعالى

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ -

وحديث صفوان بن عسال فى قضته يهود بين سالا رسول الله عليه وسلم عن تسع ايات بينت فلما سمعها قبلا يديه ورجليه وقالا نشهد انك نبى قال فما يمنعكم ان تتبعونى فاعتذرا بخوف ان كاذبين فبعد الاقرار بقيا كافرين بعد الالتزام والقبول وكذا حال ابى طالب على ما بين كر فى الصحاح والتكليف بالايمان وقبوله تحت السيف باعتبار الجزء الثانى وقوله

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

Marfat.com

على تقدير عدم النسخ باعتبار الجزء الاول وبالجملة فكلا الامرين يحتمل الزيادة والنقصان من وجوه بعضها حقيقة وبعضها كالحقيقة بجامع متعارف وليس المراد بالزيادة والنقصان ما يختص بالملكيات بل الكمال فى الشى والانحطاط عنه مع بقاء اصله فانه الموافق للمعارف القديم والجديد وقد شهدت بذلك الآيات والحديث كقوله تعالى

وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

وقوله سبحانه

وَلَمَّا رَاَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۔

وقوله جلّ شانه

وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا ۔

وفى حديث الشفاعة

اخرجوا من النار من كان مثقال ذرة حبة من شعيرة من ايمان مثقال حبة من خردل من ايمان مثقال ذرة من ايمان

وفى حق عمار ملاء من قرقرة الى قدمه ايمانا وقال صلى الله عليه وسلم

من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل

Marfat.com

الايمان

وفى حديث شك صدر فى الاسرآء

ثم جاء بطست من ذهب ملأ ايمانا وحكمة فافرغ فيقلبى

وهذا فى القرآن والحديث كثيرا جدا واذا تمهد هذا فنقول

الايمان يتزايد ويتناقص من وجوه احدها فى نفسه بالقوة و

الضعف وذلك بوضوح المطلوب وخفائه وبقطعية الادلة و

نواردها وبصدق المواعيد وتصديق المعجزات مثلاً .

وثانيها بالاعمال والاهمال فمن الناس من يكون دائما الاستحضار

له فى كل امره فيضبغ به وهمه وخياله وعزمه وبيرى اثره فى جوارحه

وقواه ومن الناس من يكون ساهيا غافلا فيخلوا عنه ما سوى خزائن

ادراكه

وثالثها بالاجمال والتفصيل فمنهم من يعرف امور الايمان

حق المعرفة فيكثر تصوراته وتصديقاته فيغمر مدركته ويصل

بحقائق العلوم ومنهم دون والاعتقاد والاجمال قبل نزول الاحكام

وبعد نزولها قبل معرفتها متساويان .

ورابعها بالتصلب والداهنة فمنهم من يكون وقع الايمان

فى قلبه اعظم وتلذذه وافتخاره به اكثر وكراهته بضده اشد و

منهم دون ذلك .

وخامسها بالقدم والحداثة فمنهم من يكون عمره فى الايمان

اطول وانفر به اكثر ومنهم دون ذلك .

وسادسها بالثبات والتزلزل فمنهم من لا يتزعزع فى

Marfat.com

الامتلاء بالدواهي والمحن فلا يميل وفي الابتلاء بالاموال والنساء فلا يميل ومنهم دون ذلك -

وسابعها بايقاع الحقوق والتقصير فيها فمنهم القايم بافعاله امتثالا وبتركها اجتنابا ومنهم دون ذلك

وثامنها بوجدان ثمراته وفقدانها فمنهم من يترقى معنى الايمان الى العيان والتصرف بالخلق في الخلق والى الفراسة الصادقة واستجابة الدعوات ومنهم دون ذلك

وتاسعها بعظم المحل في الدين وكثرة الاثناء فيه وحقارته وقلنا فمنهم من يكون ترويجه للعلم او نشره للطريقة او تعليمه للايمان والتوبة او اقامة للجهاد او تمكينه للعدل - والرسوم الصالحة في الناس اكثر ومنهم دون ذلك -

وعاشرها بتحقيقه بالختم عليه والوفاء به وعدم ذلك والعياذ بالله على الايمان ببركته نبيه عليه الصلوٰة والسلام -

والحادي عشر بكثرة محله وقلته فمن ابلاد من يكون المسلمون فيه اوفر ومنها دون ذلك وانما جمعنا الوجوه الحقيقة والمجازية ليعلم من موقع كل من الآيات والاحاديث بحسبها واذا تبين هذا تبين ان قول ابي حنيفة اه ان الايمان لا يزيد ولا ينقص مؤوّل واحسن تاويلاته عندي انه اراد باعتبار المؤمن به ان الايمان هو التصديق بجميع ما علم مجيئه من دين محمد صلى الله عليه وسلم بالضرورة وهو لا يحتمل الزيادة والنقصان اما نفي الزيادة عنه فلانه لا زيادة على الجميع الا بما لم يكن من جنسه والا

Marfat.com

بما لم یکن من الجمیع جمیعا - واما نفی النقصان عنه فلان المصدق
بعض الانبیاء والملئکة والکتب وارکان الایمان دون بعض والمفرد
من المعاد بالجنة دون النار مثلا لا یسمی مؤمنا ناقصا بل هو کافر
محض دنیا وآخرة ومن قال انه رحمة الله جوز ذلک فی عصره صلی
الله علیه وسلم فلعله بناء علی ان المجئ به بالغ درجة فی عبده صلی
الله علیه وسلم کان یعلم بالحس والجزء المتواتر بین الخواص والعوام
والحس مختلف فمنهم من حضر وسمع ومنهم من لم یسمع و
لم یحضر وبعده صلی الله علیه وسلم لیس الا بالتواتر المذکور
وذلک لا یختلف واما حمله علی تدریج النزول فذلک کلام
ضعیف کما مر فان الاجمال فی الایمان اذ ذاک لم یکن علی الماضی
بل علی الاحکام الماضیة والمستقبلة جمیعا واختم هذا الکلام
بنکتة وهی ان الایمان کمال سابغ الهی وصبغ بالغ ربانی للانسان
کما قال صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وکمال الانسان یکون
علی طبق الانسان والانسان حیاته بالروح والبدن جمیعا فکمال له
الذی فی مرتبة حیاته الاخرویة مرکب من روح وبدن فروحه
الایمان المتعلق بالقلب وبدنه الاسلام المتعلق بالبدن فالایمان
انقیاد الباطن بشرط انقیاد الظاهر والاسلام انقیاد الظاهر بشرط
انقیاد الباطن وبدون الشرط کل منهما امر مجازی غیر موثر فیما
یوثر لاجله فاذا حصلت الحیوة فی الشخص وبقی دینا فله
ثلثة مراتب فی الکمال الصحة ثم القوة ثم الزینة فالصحة
هو التقوی والقوة المجاهدة والصبر والزینة هو الاحسان والصحة

Marfat.com

بضادها امراض الظاهر کالعمی والجذامی والشلل وامراض الباطن کالحمی والفالج والاستسقاء وکذلک التقوی له ضد ان الفسق والنفاق وقضاء الله لحقیقة التقوی والمجاهدة والاحسان وعصمنا عن النفاق والفسق والعصیان بحرمة نبی الرحمة والهدایة والامان انه وهاب ولی رحیم رحمان۔

درشعبان۔ ۱۲۲ تالیف شد

تمّت

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

اولادِ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

Marfat.com

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى والصلوٰة والسلام
على رسوله محمد ن المصطفى وعلى اله وصحبه بمفاتيح الهدى
ومصابيح الدجى وسلم تسليما كثيرا وبعده :-
فقد سالتنى بعض الخلان ان اكتب لهم اسماء اولاد وامير
المؤمنين وامام المتقين ويعسوب المسلمين على ابن ابى طالب
ابى الحسن كرم الله وجهه فاجبت لهم وكتبت ما وضح لى من
تصانيف التواريخ والسير -
فاقول :- وبالله التوفيق اولاده الكرام الحسن والحسين
وزينب الكبرى وام كلثوم وزينب الصغرى المكنات بام كلثوم
الكبرى امهم فاطمة الزهراء بنت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ورضى الله عنهما ومحمد ن المكنى بابى القاسم امه خولة
بنت جعفر بن قيس
وقيل :- خولة بنت الياس بن جعفر وهى الحنفية
وقيل :- بل كانت امه من سبى اليمامة فصارت التى على
وامها كانت امه لبنى حنفية مسندية سوداء ولم تكن من
انفسهم وادم ومحمد ن الاصغر المكنى بابى بكر وعبيد الله
الشهيدان مع اخيهما الحسين بكربلا امهم ليلا بنت مسعود
بن خالد النهشلية الدارمية وعمر ورقية كانا توامين

Marfat.com

امهما ام حبيبة بنت ربيعة التغلبية وكان خالد بن الوليد
سباها في الردة فاشتراها علي ويحيى امه اسماء بنت عميس
الخثعمية وجعفر والعباس وعبد الله استشهد وامهم الحسنين
بكر بلا امهم ام البنين بنت خزام بن خالد الوحيدية دام الحسنان
صلبة امها سعيد بنت عروة بن مسعود الثقفية وام كلثوم
الصغرى وجمانه المكناة بام جعفر وميمونة وخديجة وفاطمة
وام الكرام ولفيسة وام سلمة وامامة وزينب الصغرى و
امهاتهن كن لامهات شتى وهم باجمعهم تسعة وعشرون
الذكور اثنى عشر والاناث سبع عشرة رضي الله عنهم
اجمعين وفي رتبه خلاف :-

فامّا زينب الكبرى بنت فاطمة رضي الله عنها فكانت
عند عبيد الله بن جعفر بن ابي طالب وولدت له جعفر الاكبر
وعليا وعونا الاكبر وعباسا وام كلثوم واما ام كلثوم الكبرى بنت
فاطمة رضي الله عنهما فكانت عمر بن الخطاب وولدت له فاطمة
وزيدا فلما قتل عمر تزوجها محمد بن جعفر ابي طالب فمات عنها
فتزوجها عبد الله بن جعفر بن ابي طالب فماتت عنده وكانت
سائر بنات علي عند ولد عقيل وولد العباس خلا ام حسن فانها
كانت جعدة بن هبيرة المخزومي خلا فاطمة فانها كانت عند سعد
بن الاسود من بني الحارث بن اسد واما رقية فهلكت ولم تبلغ -
وقيل هي سقط -

واما محسن بن علي فهلك فهو صغير والحق انه كان سقطا - اما

Marfat.com

بحسن بن علی الحسن ابن علی فکان یکنی ابا محمد لما قتل علی بویع
له بالکوفه و بویع ملعویه بالشام به بیت المقدس فساء معویة
برید الکوفة وساء الکوفه وساء الحسن برید ه فالتقو بمسکن
من ارض الکوفه فصالح الحسن معویة و بائع له ودخل معه الکوفه
فصالح الحسن معویة و بائع له ودخل معه الکوفه ثم انصرف
معاویة عن الکوفة الی الشام واستعمل علی الکوفه المغیرة بن شعبة
وعلی البصرة عبد الله بن عامر ثم جمعهما لزیاد وانصرف
الحسن ای المدینة فمات بها ویقال ان امرأة جعدة بنت الاشعث
بن قیس سمته وکانت وفاته فی شهر ربیع الاول سنه تسع و
اربعین وهو یومئذ ابن سبع وارب بعین سنة وصلی علیه سعید
بن العاص و والحسن حسنا وامه خولة بنت منظور بن زبان الفزاریه
وزبیدا وام حسن امها بنت عقیة بن مسعود البدری وعمرا ام
ثقیفة والحسن الاثرم لام ولد وطلحة وامه ام اسحق بنت طلحة بن
عبید الله وام عبد الله لام ولد -

اما الحسن بن الحسن بن علی فولد عبد الله والحسین وابراهیم
ومحمدًا وجعفرًا وداؤد ومحمدا وکان عبد الله بن حسن بن الحسین
یکنی ابا محمد وکان خیرا وکان مع ابی العباس وکان ابو العباس له
مکرمًا وبه انسا فلما ولی ابو جعفر الخ فی طلب محمد وابراهیم
ابنی عبد الله وتغیبا بالبادیة فامر ابو جعفر ان یوخذ ابوهما
عبد الله واخوته حسن وداؤد وابراهیم وعیشوا بالوثاق و
یبعث بهم الیه فوافوه بطین مکة بالزبده مکففین فساله

Marfat.com

عبد الله ان ياذن له عليه فاتى ابو جعفر فلم يره حتى فارق
الدنيا ومات بالحبس وماتوا وخرج محمد وابراهيم ابنا
عبد الله على ابي جعفر وغلبا الى المدينة ومكة والبصرة فيبعث
اليهما فقتل محمد بالمدينة وقتل ابراهيم على ستة عشر
فرسخا من الكوفة وادريس بن عبد الله بن الحسن اخوهما هو
الذى صار الى الادريس وبربر دغلب عليهما

اما الحسين بن على بن ابى طالب فكان يكنى اباعبد الله وقاتل
بزيد بن معاوية فوجه اليه عبد الله بن زياد وابن عمر وبن سعد
فقتله سنان بن انس النجفى سنة يوم عاشوراء وهو ابن ثمان
وخمسين سنة ويقال ابن ست وخمسين وكان يخضب بالسواد و
ولد الحسين عليا امه ليلى بنت ابى مره بن عزوه ابن مسعود الثقفى
وعليا الاصغر وهو زين العابدين لام ولد وفاطمة امهما ام اسحق
بنت طلحة بن عبيد الله وسكينة امها الرباب بنت امرؤ القيس
الكلبية فاما فاطمة فكانت عبد الحسن بن الحسين بن على ثم
خلف عليها عبد الله بن عمر بن عثمان بن عفان .

اما سكينة فتزوجها مصعب بن الزبير فهلك عنها فتزوجها
عبد الله بن عثمان بن عبد الله بن حكيم بن حزام فولدت له قريبا
وله عقب ثم تزوجها الاصبغ بن عبد العزيز بن مروان وفارقها قبل
ان يدخل بها ثم تزوجها زيد بن عمر بن عثمان بن عفان فامره
سليمان بن عبد الملك بطلاقها ففعل فماتت بالمدينة فى
خلافة هشام هذا قول ابى اليقظان وقال الهيثم بن عدى بن صالح

Marfat.com

بن حسان وغيره كانت سكينة عند عمر بن عثمان بن عفان
تزوجها بعده مصعب ابن الزبير وقال ابن الكلبي اول ازواج
سكينة الاصبغ بن عبد العزيز اخو عمر وبن عبد العزيز ثم مات
عنها بمجرد لم يرها ثم خلف عليها زيد بن عمر بن عثمان بن
عفان ثم خلف عليها مصعب ابن الزبير ثم خلف عليها عبد الله
بن عثمان بن عبد الله بن حكيم بن حزام القريشي فولد له عثمان
الذي يقال له قرين وكانت من مصعب جاريته ثم خلف عليها
ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف جده ابراهيم بن سعد الفقيه

اما علي بن الحسين الاصغر فليس للحسين عقب الا منه ويقال
انه امه شهربانويه واسمها سلامه

وقيل غراله خلف عليها بعد الحسين زيد مولى الحسين بن
علي فولدت له عبد الله بن زيد فهو اخو علي بن الحسين بن علي
من امه

وقيل وروى ان علي بن الحسين زوج امه مولاه وعتق جاريه
له وتزوجها فكتب اليه عبد الملك بن مروان يعيره بذلك
فكتب اليه علي زين العابدين قد كان لكم في رسول الله (صلى الله
عليه وسلم) اسوة حسنة لمن كان قد اعتق رسول الله صلى الله
عليه وسلم صفيه بنت حيي وتزوجها واعتق زيد بن حارثة
وزوجه بنت عمته زينب بنت جحش وتوفي علي بن الحسين
بالمدينة سنه اربع وتسعين وكان يكنى ابا الحسين ودفن بالبقيع
وكان خيرا فاضلا فولد علي بن الحسين بن حسن بن علي وهو

Marfat.com

الذى يسمى البطن ومحمد بن على وعلى بن على وعبد الله بن على
امهم ام عبد الله بنت الحسن بن على وعمر او زيد لام ولد
يسمى جيّد اوخديجة لام ولد وام موسى وام حسنا وكلثم ومليكة
لامهات اولاد

فاما محمّد بن وكان يكنى اباجعفر وكان له فقر ومات
بالمدينة سنة سبع عشر ومائتر فولد محمد بن جعفر بن محمد
وعبد الله بن محمد امهما ام فروة بنت القاسم بن محمد بن
ابى بكر بن الصديق

فاما جعفر بن محمد فيكنى اباعبد الله واليه ينسب الجعفرية
ومات بالمدينة سنة ثمان واربعين ومائة وله عقب

واما عبد الله بن محمد فكان بقية وقد ق ومات بالمدينة
وله عقب .

اما عبد الله بن على بن حسين فكان يكنى ابا الحسين وامه
سندية وقاتل فى حكومة بن هشام بن عبد الملك سنة ١٢٢ فبعث
اليه يوسف بن عمر العباس المرى فرماه رجل منهم بسهم فمات
وصلب فولد زيد يحيى وامه البطنة بنت هاشم عبد الله بن محمد
بن الحنفية وعيسى وحسنا ومحمد الامهات اولاد فاما يحيى
فقتل زمن نصر بن ستار بالجوزجان ولا عقب له واما عيسى
بن زيد فمات بالكوفة وله عقب منهم احمد بن عيسى .

اما حسين بن زيد فحمى وكانت بنته ميمونة عند المهدى
بالله ولد ولد .

Marfat.com

اما علی بن علی الحسین فکان یلقب بالاقطس ولہ عقب۔

اما ام موسٰی بنت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب فتزوجہا داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس وتزوج ام حسین اختہا بعدہا وتزوج اختہا خدیجۃ محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب ۔

اما ام محمد بن علی بن ابی طالب الحنفیۃ فکان یکنی ابا القاسم ویخول اے اتی الطائف ہارباً من عبد اللہ بن الزبیر ومات بہا سنہ احدی وثمانین فولد محمد بن الحنفیۃ الحسن وعبد اللہ ابا ہاشم وجعفر الاکبر وحمزہ وعلیا لام ولد وجعفر الاصغر وعونا امہما ام جعفر والقاسم وابراہیم ۔

فاما ابو ہاشم فکان عظیم القدر وکانت الشیعۃ تتولاہ فحضرتہ الوفاۃ بالشام فاوصٰی الی محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس وقال لہ انت صاحب ہذا الامر وہو فی ولدک فادفع الیہ کتبتہ وحرف الشیعۃ الیہ ولیس لابی ہاشم عقب

واما حمزہ وعلی فلا عقب لہما

واما ابراہیم ہو الملقب بسعرہ واما القاسم فکان مواخرا عن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدران یدخلہ

اما عمر بن علی بن ابی طالب فانہ ولد محمد وام موسٰی امہما اسماء بنت عقیل بن ابی طالب

اما محمد فولد عمر وعبید اللہ امہما خدیجۃ بنت علی بن الحسین بن علی وجعفر اوامہام ہاشم بنت جعفر بن جعفر بن جعد بن ہبیرۃ المخزومی ولعمر وابن علی بن ابی طالب ولد بالمدینۃ

Marfat.com

واما العباس بن علی بن ابی طالب المقتول مع اخیه حسین
فولد عبید اللّٰہ امه لبابتر بنت عبید اللّٰہ بن العباس وحسنا لام ولد
وله عقب۔

واما عبید اللّٰہ بن علی بن ابی طالب فقتله المختار ولا عقب له
واما جعفر بن علی بن ابی طالب فانه لا عقب له تم الکتاب
والحمد للّٰہ حق حمده والصلوٰۃ والسلام علی محمد رسوله و
بعده من خلف وکل صاحبه الی یوم الدین

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

اعتقادِ نجوم

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم ان الناس فى اعتقاد النجوم خصوصا وفى الاسباب الغائبة عن الحس كالرياحيات المدبرة عموما على مراتب احدها ان النجوم مؤثرة بانفسها بالانفراد والاستقلال سواء كانت فى وجود مستغنية عن الصانع ايضا او مفتقرة الى مبدء على سبيل الوجوب او متكونة بالاتفاق

وثانيها انها موثرة بقوة وتاثير مخلوقة الله تعالى القادر المختار بمعنى ان الواجب الحق بعد علمه بالنظام الكلى ويترتب من الموهمات على الاسباب خلقها حاوية الفضائل ووضع فيها قوة تامة نافذة ووضع لها مادة قابلة وعين لها حركات مضبوطة فهى تحريرى وتوثر بتلك القوى وليس له تاثير خاص فيحدث الموالید وامر خاص حين وقوعها ولكن هذه النجوم عائدة لله تعالى عاشقة له متقربة اليه و الله تعالى منعم ومنفضل عليهم بتفويض تدبير العالم اليهم والاذن لهم بالتصرف فيه بما يشاؤن .

وثالثها ان سبحانه هو المنفرد بايجاد العالم العلوى والسفلى وتدبيره والتصرف فى اعيانه واعراضه ولكن يتوقف فعله وتاثيره على اعداد المعدات واستعمال الآلات وتهيوا الاسباب والنجوم الات وادوات لفعل الحق وشروط ومعدات لتاثيره كالات النجار مثلا فصانع السرير مثلا ليس الا النجار والآلات ليست موجدة له ولا موثرة فيه ولكن الفاعل لا يستطيع ان يفعل الا اذا تيسرت

Marfat.com

له تلك الادوات وعند حصول الآت باجمعها لا بظن الفاعل و
لا يتعطل النية ولا يترك ما يقتضيه الحكمة والجود مساهلة
وتغافلا اصلا -

وبالجملة ان الصانع المدبر لكليات الخلق وجزئياته هو الواحد
الحق جل جلاله بقوة توجهه وانفاذ مشيته وامره فاذا اراد
شيئا فانما يقول له كن فيكون من غير توقف على شيء من الآلات
والمعدات ولكنه عند ارادته حسن الانتظام وافضل النظام
والحكمة البالغة والغايات الفاضلة عن ترتيبها انيفا فجعلها اسبابا
والآت معاونة وانما توقع المسببات عقب استعدادها و بعد
تاليفها من غير توقف عليها والحضار فيها فكثيرا ما يفعل ما لا
يقتضيه الطبائع او يقتضى خلافه ويترك ما يقتضيه او
يحسبها عن اقتضائها ولكن هذا على طريق خرق العادة لمصالح يراعيها
في خلقه فهي مسخرة تحت امره جارية على حسب مشيته مجبورة
في قبضة تصرفه وقدرته مبرئة عن حولها وقوتها بحولها وقوته
ومؤثرة بايقاعه فيضه ورحمته وما كان الله ليدع سنته التي
اختارها ببالغ حكمته نضح كل عبد مهين او امتحان كل
سفيه او اضاءة هوى كل حريص او اقتراح كل مقتول ولكن لمن
يعظم قدره ويتوجه اليه عنايته ويعتني به حكمته فهي حين
ظهور سعادتها ونحوستها لا مؤثر ولا آلات حقيقية ضرورية
بل آلات وضعية عادية فقط والفاعل لها ولسائر الاشياء بها هو
الاله الحق جل شانه -

Marfat.com

وخامسها انها امارات ومواقيت واجال قدرها الله تعالیٰ دلائل
علی صنعه وقضائه وليس لها فعل ولا مدخل فی الکائنات بوجه
اصلا وهذا کما انّ الله سبحانه قدرها اوقات للمکلفین لاداء
صلاتهم وصیامهم وحجهم فکذلك جعل وصول کوکب
کالمریخ مثلا الی کل برج برج ودرجة میقاتا لجند من جنود
الملیکة لافعال معینة واموی معلومة وعلیٰ هٰذا القیاس بقیة
السیارات بل الثوابت ایضا فما هی الا کاصوات الطیول وخفقان
الالویة عند رکوب السلطان وورود العساکر او التخصیص
السلطان لها ومرکبا عند ارادة الحرب ولباسا ومرکبا آخر عند ارادة
الصید وثالث عند عزیمة الزیادة ورابع عند قصد التنزه
مثلا فهی مقارنة لاسباب القضاء ولیست بالات ولا معدلات
له۔

وسادسها ان لیس لها مناسبة مع الحوادث اصلا انما هی
لحرکاتها مصادفة اتفاقیة مختصة مع الحوادث کجری المیاه و
هبوب الریاح وتمائل الاوراق بالنسبة الی ما یقع فی البلاد وما
یصدر من الناس فی البیوت والاسواق اذا عرفت ذلك فاعلم
ان المذهب الاول کفی بواح ودهریة صریحة وضلال مبین لم
یقل به احد من ذوی العقول السلیم المنور بالشرائع والبراهین
وان مذهب الثانی هو الشرك المنهی علیه فی الشرائع وهو الشرك
فی العبادة وانما هو یتفرع علی اعتقاد غیر الله مالکا للنفع و
الضر وموثرا فی التدبیر وامر الجزئیات ولا یتوقف علی اثبات

Marfat.com

الشرك فى وجوب الوجود ولا فى الخلق وامر الكليات فان الله عزوجل قال

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ وحكى عنهم مَانَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ وَقَدْ كَانَتِ العرب تلبى فتقول

لا شريك لك الا شريكا هولك تملكه ومالك فهذا الاعتقاد هوالذى فضحه الكتاب وقاتل عليه الرسول (صلى الله عليه وسلم) ولم ينفعهم اعتقاد كون الله مالك معبود انهم واله الآلهة

والمذهب الثالث فهو اعتقاد فاسد وبدعة شنيعة اى تعتبرها سفهاء الاحلام من فلاسفه الاسلام عميت بصائرهم عن ملاحظة سقم حكمة الحق ونفاذ ارادته وسطوة قدرته وقوة علمه وهو منافٍ للتوكل مخالف للرجاء فى استجابة الدعاء مقصر فى انتهاء العبادة ودود ' بدلائل الكتاب والسنة انما يركن اليه مريض القلب وضعيف الايمان ـ

والمذهب الرابع فالادلة الشرعية لا تنفيه اصلا بل ربما يستشعر به من بعض الآيات والاحاديث كالتعوذ من شر القمر اذا غاب وانفراغ عند الكسوف وسوال امير المؤمنين عمر رضى الله عنه الانواء للاستسقاء وقول امير المؤمنين على كرم الله الوجه كليا تها لا تدافع وجزئياتها لا يقع ويحكى انه كان علوم النبى ادى ليس عليه السلام وقوله صلى الله عليه وسلم من

Marfat.com

اقتبس شعبة من النجوم اقتبس شعبته من السحر ولا شك
ان السحر حق وانما نهى عن عمله وتعلمه وكقوله تعالىٰ
فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ وكقوله تعالىٰ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ
وقوله تعالىٰ
وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ
مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ -
على قراءت النصب ولو لم يكن لاحوالهم تغير لتغييرها لما
كان للتسخير معنى ولا شك فى تعظيم امر ايات السماء مدح
التفطن بها ويدل عليه التجارب العميقة والاستقراءات
الاكثرية ويحكم به مح النظر فى العقليات ويشهد له كشف
طائفة من المحققين فتقول السبع السيارة فى عالم الاسباب
كالسبع المثانى فى ام الكتاب ونسبة هذه الى الحوادث الموجودة
كنسبة ملك الى المعانى المقصودة فان قائلها قادر على ان يتدى
باى كلمة ويقف على اى كلمة او يكتفى باى كلمة ولكنه لما اراد للمعنى
المعين على ترتيب معين وشاء القائها على اسماع طائفة معينة
اختار تركيبات مخصوصة من لغة مخصوصة ومع ذلك لا ينحصر
افادته لها فى هذه الالفاظ بل يقدر على ادائها فى صحتا لفاظ و
تراكيب مختلفة كلها فى كمال الفصاحة والبلاغة من تلك اللغة
او من لغة اخرى ويختاران يفصح من تلك المعانى مما يشاء ويدع
ما يشاء ويزيد عليها ما يشاء ولكنه بكمال حكمة وتمام رافة
تقريبا الى افهام المستمعين واعجاز الخصوم المتحدين وتنويها

Marfat.com

نشان المخاطبين اختارهذا السياق الخاص فكذلك اختار
لسوق الخيرات واعدا واسباب الزجر والامتحانات ولحكم
جلت عن عوام المدركات اختارهن النظام ولوكان نظام افضل
منه لكان اختياره اولى فانما اختاره لحسنه وكثرة خيراته
لا لانحصار فى قدرته او اقتضاء فى حكمته او توقف لفعله و
افاضته -

والخامس قد يفحم به اصحاب دعوى التجربة وليسالم عليه
المعترفون بالاوضاع الشرعية من تعليق الاحكام باوضاع النيرين
كالصلوات بالشمس والصوم والحج بالقمر وقوله تعالى

هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ

ويأول به المنقشقون لدقائق الادلة من الشرعيات
كارتفاع العاهة بطلوع الثريا -

والسادس امر توهم ظواهر الشرع للمدارك الكثيفة و
يكذبه الحس فى بعض الامور كالفصول ومد البحر وجزره و
التجربة من المتعمقين فى بعض كمراعات الايام من الشهر
فى الحجامة والقصد ويستبعد ذلك بالنظر الى كمال حكمة الصانع
انا يقدر لها حركات مضبوطة حول الارض من غير تتفاوت بها
منها وبعد ذلك فاعلم انما يسميه الناس مذهبا واعتقادا على
مراتب احدها ان يلتزم الاعتراف والاصرار بامر ويستنكف
عن القول بضده ويجد نفسه من جملة قائله وجزئهم دون
القائلين بالضد وذلك لرسوخ الف وعادة به واستحصان رسوم

Marfat.com

اهله والانتفاع بهم او حسن الظن لهم ولكن اذا قتشت عن قلبه وجدت ان خلاقه هو المتصور المعقول عنده وما هو الاغرم محض ومن هؤلاء تراهم يقولون مذهبنا مذهب اهل السنة ولكن نجد لامير المؤمنين علي رضى الله عنه فضائل ليست لغيره ومذهبنا مذهب الشرع ولكن فى الحكمة تحقيقات اصحاب الشرائع عنها غافلون ودیننا دین الاسلام ولكن للهنود معارف غامضة اهل الاسلام عنها جاهلون - و ثانيها ان يكون الشيء معقولا مقبولا فى قلبه وعليه اعتراف اعتماده ولكن الوهم يغلب على ذلك الاعتقاد فيخطره ضده حينا بعد حين ويراعى خلافه فى الاحتياط لتجربة ناقصة او الفه بالضده اوشدة محبته بالشيء فيحترز عما يوهم ضرره اوكثرة قائل الطرف المخالف فيعقل عن ملاحظة الدليل حينا ولا يستطيع التخلص اليه والتفرغ له لتراكم السوانح ولكن اذا لاحظه وجده حقا -

فالاول :- تقليد محض او جهل مركب

والثانى :- ظن ليس من اليقين فى الحقيقة

وثالثها :- ان ينصبغ بصبغة ويقطع القلب عن ضده ويمتلىء كراهته بخلافه ولا يزال يترشح الخلوص فى افعاله واقاويله وهذا هو المعتبر فى امر الاعتقاد عند اللطيف الخبير

اعلم ان الانسان هيئة اجمالية وغريزة اكيدة بجميع الهمة على الايتمار بجميع الاوامر والانتهاء عن جميع

Marfat.com

النواهی مما یثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنیۃ
الاسلام جزئ تفصیلی فی کل عمل فان اعملت ھٰذہ القوانین
فی نفسک فعسی ان تکون من المھتدین الی صراط مستقیم
واللہ ولی التوفیق ومنہ الوصول الی التحقیق فقط

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

رسالة
شرح مسئلة منطقيّة تصوّرية

○

اعنى

شرح وتفصيل للاصطلاحات الثلثة بشرط شئ وبشرط لا شئ، ولا بشرط شئ

○

لِلْمُحَقِّقِ الْمُتْقِنِ الْحَكِيمِ مَوْلٰنَا الشَّاه رَفِيعُ الدِّيْنِ
الْمُحَدِّثُ الدِّهْلَوِيُّ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله القدوس الغنى المجيد والصلوٰة والسلام على نبيه محمد الشافع الشهيد وعلىٰ اله واصحابه الذين كلهم مقبول و سعيد -

اما بعد :-

فيقول العبد المسكين محمد رفيع الدين رزقه الله حق اليقين والحقه بسلفه الصالحين هٰذه مقالة فى شرح مسئلة منطقية تصورية حررتها بتوفيق خالق البرية الاعتبارات الثلٰثة للماهية اعنى بشرط لا شئ ، ولا بشرط شئ وبشرط شئ تؤخذ على وجوه شتى ، ونحن نضبط منها ما ينفع به فى ضمن تقسيمين -

التقسيم الاوّل :- باعتبار كيفية الاشتراط -

وهو انها اما حسب الاعتبار الاتحاد والامتياز من غير انفكاك كما يقال كل من الحيوان والناطق بشرط الاخر انسان وبشرط عدم الاخر احدهما مادة والثانى صورة وللبشرط الاخر كذلك جنس و فصل والضاحك بهٰذه الاعتبارات معروض ولو بالعرض ، وعرض وعرضى ، واما بحسب الاقتران والانفكاك فى الزمان عن مادة واحدة كما يقال الطبيعة بشرط كونها فى الحيوان ..... وبشرط عدم كونها فيه متحرك واما بحسب الاقتران والانفكاك فى المواد كما يقال الجسم بشرط كونه فلكيا ذو ميل مستدير وبشرط عدم كونه كذٰلك ذو ميل مستقيم ، واما بحسب الملابسة والمزايلة للاضافة الى امر خارج من الاجزاء العرفية والاشياء المتبائنة كالباطش و

Marfat.com

الاقطع والراكب والراجل وهٰذا على منع الخلو لا الجمع كالبصر والعمٰى والثلاثة الاخيرة ظاهرة فى الاول خفاء وتوضيحه بعد تمهيد، ان الماهيات مركبة فى الذهن - اما المركبات فى الخارج ايضا او بسائط فيه وقاعدة اخذ الجنس من المادة والفصل من الصورة حقيقة فى الاول وتاويلا فى الثانى وقاعدة اتحاد الجنس و الفصل فى الوجود حقيقة فى الثانى وتاويلا فى الاول اما شرح القسم الاول فهو انه لا شك ان مبادى العلوم المحسوسات و المعانى المنتزعة منها، فالاشياء المتحدة فى الاشارة التى هٰهنا علاقة لا تنفك بها واحد عن الآخر لا كالاجزاء المقدارية المتمائزة فى الاشارة وان اتحدت بالاتصال ولا كالاطراف المتداخلة ولا كالمكان مع التمكن ينتزع العقل منه وحدة فى الخارج كانه شىء واحد، ثم اذا احس بامثاله انتزع العقل معنى مشتركا وانطبع فيه ماهية وتشخص، ثم اذا رأى انواعا مختلفة مشتركا فى بعض الآثار الذاتية متخالفة فى بعض انتزع الاجناس والفصول وهكذا ينتزع جنسا بعد جنس حتى ينتهى الى معنى مشتركا هو جنس الاجناس ويسمى مقولة وما كان فوقه مما متساوى فى صدقه بالنظر الى نفس الذات المعنى المشترك والمختص سموها اعراضا عامة حيث لا يتصور فيه التركيب المستدعى لانفكاك ماهية كل من الجزئين عن الآخر و قد فرض ذلك المعنى متساوى النسبة الى الجزئين لا ينفك عن ماهية شىء منهما. وهٰذا كمفهوم العرض لا قسامه و

Marfat.com

مفهوم الممكن له ، و للجوهر، ثم قد يستبين للعقل بالبرهان ان المعنى الذى وجده جنسا مشتركاً هو نفسه (اى بعينه) طبيعة متحصلة موجودة كوجود الطبائع النوعية كالهيولىٰ ، والصورة للجسم ، وكالجسم العنصرى للحجر، والشجر والحيوان فيحكم لوجوده بالاستقلال، ويسمى الجزء المشترك الذى به بالقوة مادة ، و الجزء المختص والذى به بالفعل صورة ويعبر بذين المعنيين بثلثة وجوه -

احدهما ، اعتبار ذلك المعنىٰ بتحصله، وانفراده واستقلاله بنفسه ومغايرته للكل ومبائنته للجزء الاخر وهذا معنى كونه ماخوذا بشرط لا شئ، ومعنى عدم اتحاد المادة بالصورة ، والصورة بالمادة

والثانى ، اعتباره مع الجزء الاخر وهذا معنى كونه ماخوذاً بشرط شئ، وكونه ماهية نوعية .

والثالث ، اعتبار كونه عنوانا لتلك الافراد حاصلا فيها مطابقاً لذواتها من جهة عدم انقسامها و تجزيها بالاشارة فيصح جراءه عليها حملا وعنوانا - وان كان لها الف عنوان آخر، اولم يكن ، وهذا اعتبار كونه لا بشرط شئ وكونه جنسا وفصلا، فمعنى الاتحاد فى هذا المقام هو الاتحاد بحسب المعنون له ، ومعنى قولهم وجود الجنس هو بعينه وجود الفصل هو وحدة المعنون عنه بهما اذ وجود العنوان من حيث كونه عنوانا هو وجود المعنون وليس معنى الاتحاد ما كان بحسب الحقيقة او حصة

Marfat.com

من الوجود، واما شرح القسم الثانى وهو المركب فى الذهن و البسيط فى الخارج وهو اذا استبان للعقل ان المعنى المتحصل الذى به الفعلية وان ولد معنى مشتركا ولكنه ليس مما يتفرد ويستقل فى الخارج كالمقدار للخط ، واللون للبياض، فالاتحاد فيهما ظاهر، وبيان تصوير المادة والصورة فيهما ان للعقل تصرفا معتادا فى المعقولات، وهو تحديق النظر الى الشىء و منعه عن غيره وبهذا العمل يخرج لكل ذات صفة نفسية كالانسانية للانسان، والجوهرية للجوهر والبياضية للبياض، والخطية للخط وغير ذلك.

فالماهيات بمعنى هى بسائط فى الخارج اذا انتزع منها المعنى المشترك والمختص استخرج كل جزء مبدأ و صفة نفسية كاللونية هو التفريق للبصر وكالامتداد المطلق ووحدة جهة فى الخط فيتميز بتلك الماهية الصفة التى للجزئين عن غيرها من الماهيات وقد يطلق عليهما صيغة المصدر الاصلى او الجعلى وقد يطلق الاسم المسمّى او الجامد كاللون والامتداد مثلا بناء على انه المنظور اليه المحدق فيه وهذا هو الاعتبار بشرط لا شىء فى البسائط وحينئذ ينقطع الحمل ويثبت الحزبية فيستبان مادة وصورة فيتحقق هنالك اخذ المادة من الجنس والصورة من الفصل حقيقة وعكس ذلك مجازا ومسامحة فهذا حال الجنس و الفصل وقد تبين للعقل بعد اعتبار الاتحاد فى الوجود بحسب الاشارة

Marfat.com

اختلاف الحقائق وخروج بعض المعانى عن ذات المجمل مما يتبين به ذلك ان الحدلى لا يكون جزء لموجود والاضافى لايكونا جزء لامر حقيقى والمفارق لايكون جزء لمعروضه والاخص لايكون جزء الاعم والوصف الغير البين لا يكون جزء لموصوفه والمعلل بالشئ لا يكون جزء لذلك الشئ ولواحق الحكاية لا يقوم المحكى عنه والجوهر لا يتقوم بالعرض عند قوم والمشلك لا يكون ذاتيا الى غير ذلك من القواعد فاذا تبين ذلك للعقل فتصرف فيه بالضم الى المعروض حصل معنى المعروض مع تلك الصفة فيكون متحدا معه بالعرض واذا تصوف فيه بالعنوانية مطابقا للمعروض فى نحو من الوجود حصل مفهوم العرضى- واذا نظر من حيث التفريق بينه وبين المعروض بحسب الحقيقة - حصل مفهوم العرض

فان قلت ان بعض المحققين من اساتذتكم اختار التلازم بين التركيب الذهنى والخارجى واستدل عليه بقاطع وهو ان الماهية فى نفسها مع قطع النظر عن الذهن والخارج اما ان يكون فى نفسها ذات اجزاء ومركب اولا نعنى الاول يكون فى كلا الطرفين مركبا لوجوب انحفاظ اجزاء الماهية فى الطرفين والا لم يكن التى فى احدهما هى التى فى الاخر وعلى الثانى لا يكون له جزء فى شئ من الطرفين لما مر، وان فرض له اجزاء كانت تلك الاجزاء اجزاء تعارضها لانها وانتم قد اعترفتم بالاقتران بينهما حيث قلتم ان من المركبات الذهنية ما هى بسائط خارجية -

Marfat.com

قلت مراد ذٰلك المحقق من اجزاء اعم ان يكون جهات وحيثيات فى ذات المركب ومنشاء لانتزاع الجزئين المختلفين لو كانت متمائزة فى الوجود كالنفس والبدن للانسان، والهيولىٰ والصورة للجسم وكيف يحصر الاجزاء فى القسم الثانى فى مثل اللون والبياض والجوهر والهيولىٰ مثلا ومرادنا من الاجزاء التركيب هى المتمائزة فى الوجود ولكن الذهن لقدرته على التحليل والتفصيل يكون كل جزء فيه متمائزا فى الوجود. ولا كذٰلك الخارج فلذا جاز كون المركب الذهنى بسيطا فى الخارج. وارتفع الخلاف بين كلامنا وكلام ذلك المحقق بعد فهم المقصود

التقسيم الثانى :-

باعتبار الامر الذى يكنى عنه بالشىء انه اما خارج عن الماهية كالاجزاء العرضية والامور المباينة كما مر فى اخر اقسام التقسيم الاول واما عارض ما من العوارض مطلقا او العوارض الخارجية خصوصاً او عاما من معين فهو اما جزئى او كلى اخص من الماهية مطلقا - او من وجه فجاز ان يكون لازما لها او مفارقا او مساويا لها او اعم منها مطلقا فوجب ان يكون مفارقا والمراد اما المحصل للماهية اولا حق لها انضمامى او انتزاعى ثبوتى او سلبى - وبالجملة الاعتبار الاول اعنى بشرط شىء يجب فيه امران حصول الشىء واعتبار حصوله فان كان القيد جزئيا واحدا، فان شاع ولم يتعين ففرد منتشر فان تعين فهو

Marfat.com

شخص، ان دخل القيد فقط وهي الماهية المخلوطة وحصة ان دخل التقييد فقط، وفرد ان دخلا فيه معا او افرادا متعددة فهو في معنى جمع محصور او منكور، او مجموع الافراد على سبيل الاستغراق فعام - وان كان كليا فصنف ان لحقها، ونوع اضافي ان حصلها، وان كان نفس الكلية والعموم شرطا فكلي عقلي وهو فرد من افراد الذهنية كلي للافراد الخارجية او جزء فمباين للافراد الخارجية -

والاعتبار الثاني :-

اعني بشرط لا شيء يجب فيه ايضا امران، انتفاء الشيء و اعتبار انتفائه فان كان عارضا فلا شك في وجوده بحسب المصداق لا بحسب المفهوم السلبي - وان كان تجمع العوارض الخارجية فلها وجود في الذهن وان كان تجمع العوارض مطلقا فلا وجود لها الا في اللحاظ دون الذهن والخارج وهي الماهية المجردة -

واما الاعتبار الثالث اعني لا بشرط شيء فيجب فيه امر واحد وهو عدم اعتبار الثالث اعني لا الشيء وجودا كان او عدما فلذلك يجتمع معهما ويصدق عليهما ثم ان هذا الاعتبار الثالث اعني لا بشرط شيء على نحوين - الشيء المطلق، ومطلق الشيء وكان ذلك ان معنى الاطلاق انما هو ترك التقييد فهذا التركيب اما ان يكون في اللفظ والذهن معا فهو الشيء المطلق، او في اللفظ فقط فهو مطلق الشيء ولكن ينبغي ان لا يغفل عن

Marfat.com

ان قولنا فى اللفظ انما هو للتفهيم لا انه من إحكام اللفظ فقط بل المراد انما يفهم من اللفظ مجردا عن القيد فهو مطلق الشيء ـ سواء حصل فى الذهن لا بتوسط اللفظ او بتوسطه و لو فى ضمن القيد فان التقييد يستفاد من كلمة زائدة وهذا هو المراد بقولهم الشيء المطلق عبارة عن الشيء المعبر من حيث هو هو ـ على ان الحيثية فى المعنون والمحكى عنه ومطلق الشيء عبارة عن الشيء المعبر من حيث هو هو على ان الحيثية فى العنوان والحكاية ـ

والآن نذكر من وجوه الفرق ما يفيد كمال الامتياز بينهما احداها ان مطلق الشيء اعم من الشيء المطلق بحسب المفهوم فان الشيء المطلق يوخذ مع الاطلاق ومطلق الشيء لا يؤخذ معه اطلاق ولا تقييد ـ وثانيهما ان مطلق الشيء اعم من الشيء المطلق بحسب المصداق ـ فان مطلق الشيء قد يقع عنوانا لشخص معين معلوم المظان مفصلا نحو جاءنى رجل وانت تريد زيدا او مجملا كما تقول فى الليلة المظلمة اذا رأيت داخلا ، رجل دخل فى الدار او لاشخاص معلومين كذالك فيرجع الى موضوع الشخصية او لشخص غير معلوم التعين نحو ادع لى رجلا واعط فقيرا فيرجع الى موضوع المهملة او للطبيعة المستغرقة لجميع الافراد، فترجع الى موضوع الكلية نحو الرجل يعيش بالاكل او لنفس الحقيقة نحو الرجل خير من المراة فترجع الى موضوع القضية التعريفية المتناولة للحدود والرسوم اولها من الوحدة الذهنية نحو

Marfat.com

الرجل صنف من البشر۔ فيرجع الى موضوع القضيـة الطبعية او الماهيـة الصرفة التى لا يقع موضوعا للحكم عرضى اصلا فيرجع الى موضوع القضيـة الحدية، او لنفس الماهيـة على ما هى عليـه فى الواقع قابلـة لاحكامها واثارها مطلقا فيرجع الى موضوعيـة العلم ۔ فهذه سبعة وجوه ۔

والشىء المطلق لا يقع عنوانا الا لاربعة الاخيرة ۔

اما اول منها فيكون القضايا المعقودة عليـه خارجيات، و حقيقيات وينسب اليـه الاحكام الخارجية وتقاسيمها والوجود الخارجي عند القائلين بوجود الكلى الطبعى ۔

واما الثانى فهو مصداق الكلى العقلى ويكون القضايا المعقودة عنه ذهنيات ۔

واما الثالث فهى الحيثية المتقدمة على جميع الحيثيات التى يصدق فيها جميع السوالب وتكذب فيها جميع الموجبات والعرضية هو مصداق الماهية المجردة ۔

واما الرابع فهو اعم الاعتبارات، انعقد عليـه الخارجيات والذهنيات معا نحو ان يسمى موضوع المهملة القدمانية ۔

وفى هذه الاقسام الاربعة الّتى يعنون عنها بالشىء المطلق و مطلق الشىء معا لابد من فارق بينهما والفارق هو ان عنوانية الشىء المطلق لها بارتفاع قيد الخصوص عن ملحوظها وعنوانية مطلق الشىء باعتبار حصول شبح الماهية فيها، وفى مثل هذا المقام اعنى مقام الامتياز فقد تفرق بان الثلثة الاول من قبيل

Marfat.com

مطلق الشيء . والاربعة الاخيرة من قبيل الشيء المطلق ، و التحقيق عندى ما ذكرت من العموم والخصوص -

وثالثها ان مطلق الشيء اعم انتفاء فانه ينتفى بانتفاء فرد والشيء ينتفى بانتفاء جميع الافراد مع ان كلا منهما يتحقق بتحقق فرد - - - - - -

ورابعها ان مطلق الشيء واحد بالعرض كثير بالذات والشيء المطلق واحد بالذات كثير بالعرض والمراد بالعرض العنوان والمفهوم الملتفت اليه بالعرض - وبالذات المعنون والمحكى عنه الملتفت اليه بالذات -

اما الوحدة بالعرض فى الاول ضمن حيث الاشتراك المعنوى فى الافراد - والمسببات ، واما الكثرة بالذات فيه فلتغائر المحكى عنه والملتفت اليه وتفارقهما بالذات - اما الوحدة بالذات فى الثانى فلسلب الخصوصيات المفيدة للكثرة عنه ، واما الكثرة بالعرض فيه فلمعروضية للمعانى المنافية المختصة له

وخامسها ان الشيء المطلق هو المقسم ومورد الحصر والاشتراك بين الاقسام فى سائر التقسيمات الاما يذكر آنفا - ومطلق الشيء وهو المقسم للاعتبارات الثلثة ومافى حكمها كالانقسام الى الكلى والجزئى والى المطلق والمقيد مثلا وغير صالح للمقسمية غيرها من التقسيمات لانتفاء الوحدة بالذات عنه ولابد فى المقسم منه -

وسادسها ان لمفاد الحمل اما ان نفس الموضوع نفس المحمول

Marfat.com

وهو الحمل الاَوَّلِيُّ- واما ان نفس الموضوع فرد المحمول - و هو الحمل الطبعى ،واما ان فرد الموضوع فرد المحمول وهو الحمل الشائع المتعارف وليس المراد من هٰذا ان المقصود والمدلول فى محمول الحمل المتعارف للافراد كما تفوه ، بل المراد ان ذات الموضوع يطلق عليه انه فرد المحمول لا انه ماهية المحمول و مرتبة ذاته- وبالجملة فالمعتبر فى طرفى الحمل الاولى وموضوع الحمل الطبعى الشئ المطلق فى محمول الحمل الطبعى وطرفى الحمل المتعارف مطلق الشىء

وسابعها ان مطلق الشىء يتوهم فيه اجتماع النقيضين ، و الشىء المطلق يتوهم فيه ارتفاع النقيضين كذا قيل وعندى فيه تامل وذلك لان ابهام اجتماع النقيضين فى مطلق الشىء ان اريد بحسب اللفظ فمسلم، وان اريد بحسب المعنى فلا بد من وحدة الموضوع وقد سبق ان مطلق الشئ كثير بالذات فالحق ان هٰذا ليس من وجوه الفرق من مطلق الشىء والشىء المطلق بل هو وجه الفرق بين الاحتمال السادس والسابع ومن الاحتمالات السبعة المذكورة عن قريب فابهام ارتفاع النقيضين فى السادس وابهام اجتماعهما فى السابع ووجه الابهام ان السوالب المستعملة فيها ليست سوالب على الحقيقة بل هى من قبيل المعدولات ..... بالسوالب وايضا سبق ان الامر بعتر الاخيرة مندرج فى مطلق الشىء ايضا لاجل عمومه فافهم-

وثامنها ان الشىء المطلق لا يثنى ولا يجمع ، ومطلق الشىء

Marfat.com

يثنى ويجمع من حيث هما كذلك لان التعدد فى الاول بالعرض وفى الثانى بالذات۔

وتاسعها ان الاعلام الجنسية من قبيل الشیء المطلق ابتداء ثم بعد ملاحظة كثير المسميات قد يستعمل استعمال مطلق الشیء ۔ واسماء الاجناس من قبيل مطلق الشیء ابتداء ثم بعد ملاحظة كثرة المسميات لا تجريد مفهومه قد يستعمل استعمال الشیء المطلق ۔

وعاشرها ان المعتبر فى موضوعات العلوم هو الشیء المطلق عند من لا يعد العارض لا مراخص من الاعراض الذاتيه ومطلق الشیء عند من يعده منها ۔

والحادى عشر منها انه لا خلاف فى وجود مطلق الشیء انما الخلاف فى وجود الشیء المطلق اذا كان ذاتيا للافراد والافراد موجودة بالذات ۔

والثانى عشر منها انه لا خلاف فى محسوسية مطلق الشیء انما الخلاف للقابلين لوجود الكلى الطبعى فى محسوسية الشیء المطلق بناء على ان مرتبة الوجود قبل العوارض فلا ينافى مرتبة الاطلاق والمحسوسية مشروطة بلحوق العوارض فينافى مرتبة الاطلاق ۔

الثالث عشر منها ان وجود مطلق الشیء وجود طبعى ووجود الشیء المطلق وجود الهى ۔ اما الوجود الطبعى فهو المتخصص بمادة معينة واستعداد خاص وعوارض متعاقبة من الشكل والوضع

Marfat.com

والحيّز والزمان لا تنالها الحواس الا معها

واما الوجود الالهي فهو من حيث تقرر ذاته في الاعيان والمحافظه على مرور الازمان وقيامه ركنا للنظام بالعناية الالهية الحافظة بشرائط وجود تلك الماهية من غير دخل للخصوصيات المادية و الاستعدادات الجزئية .

فلهذا الوجود الالهي وجهان وجود قبل الكثرة ، ووجود في الكثرة اما الاول فبيانه كما يحصل من الماهيات صور مجردة عقلية في الذهن هي كلية من حيث مطابقتها للكثرة الخارجية الافرادية وجزئية بحسب حصولها في محل معين ووقت معين وهذه الصورة قد يقدم على الوجود الخارجي كما في العلم الفعلي وقد تتأخر عنه كما في العلم الانفعالي . فمثل هذا الوجود قد يحصل للشيء قبل وجوده في عالم المثال والامر واقع وكذا بعد وجوده وهما من العوالم الخارجية . وعالم المثال ايضا مجهول على معنى الحكاية على مشابهة الوجود الذهني . فالموجود هناك وان كان مشخصا في موطنه ولكنه كلي للافراد الخارجية المادية ولعل بعضها هي المثل الافلاطونية .

واما الوجود في الكثرة فبيانه ان قبول كل حقيقة للوجود و الفعلية من الحق تعالى انما هو على حسب خصوص ذاتها واستعدادها لامكان الذاتي فوجود المجردات مثلا مجرد ووجود الماديات مادي ووجود الجوهر مستقل ووجود الاعراض تاعتي ووجود الآنيات دفعي ، ووجود الزمانيات تدريجي وكذلك وجود الطبائع من

Marfat.com

حيث كونها حصة معينة فى مادة مخصوصة وجود جزئى و من حيث تقرر القدر المشترك تحقيقا او تجويزا وجود كلى ، و النسبة بين الوجودين هى النسبة بين الحصة والطبيعة بعينها . فالطبيعة موجودة بوجود كلى ، والحصة موجودة بوجود جزئى .

وهذا الوجه الاخير مما تفردت بتحقيقه فالوجود الالهى اما شخص عقلى او كلى مادى وبه يندفع ما ظن برهانا قاطعا على نفى الكلى الطبعى .

واعلم ان تقدم الصورة المطلقة على الهيولى دون المشخصة وامتناع توارد العلتين المستقلتين المتعاقبتين والمتبادلتين لاجل تاثيرهما بالقدر المشترك دون المختص وصدق المشاهدات الظاهرة والباطنة والتجريدات من القضايا كلية دائمة ، و صدق القضايا البرهانية الكمية ضرورية وتعلق عناية المبدأ الحق بالايجاد والحفظ الى البقاء دون الاشخاص ادلة قاطعة على وجود الكلى الطبعى عند الفطن المنصف لا ينكرها الا غافل وادلته الهادى الى اليقين .

واما الجزئيات الثلثة :-

فانى لا ريب فى وجودها اصلا هى الاشخاص . والتشخص عبارة عن حالة محصلة انفرادية للشئ وهو الوجود الخاص و خصوصى نحو الوجود تحصل بالاقتران دون الانتساب وهو فى متكثر الافراد اما بين الحال والمحل فيتميز اجزاء الهيولى وافراد

Marfat.com

الصورة الجسمية بالصورة النوعية والاعراض والاوضاع وهى بتلك الاجزاء والازمنة والنفوس بالابدان الحاملة لقواها - و المبدعات المنحصرة فى فرد واحد بالجهات المقتضية لها المتخصصة بماهياتها المندرجة فى عللها واما الحصة والفرد بالمعنى الاخص فلما جعل مبدأ الامتياز فيهما التقيد فقط او مع القيود ولا كون التقيد فى الاعيان فلا يلحق الا الكليات العقلية اعنى الصور الذهنية للمعقولات الاولى او الثانية او الفرضيات وبحسبها يقال كل حقيقة فهى بالنسبة الى حصصها نوع او الكل مفهوم صورة فى الذهن قابلة لانتساب مفهوم وجودى او عدمى ولما كان مبدأ اختلاف الحقائق هى القيود وقد طرحت عن الحصة حتى هذا التقيد لم تبق الا متفقات الحقائق فكانت انواعا حقيقية ولا يتوهم دخول الحصة فى مقولتين مقولة النسبة ومقولة نوعها فان الامتياز هو الحالة التحصيلية الانفرادية والنسبة مبدأها لا نفسها - ولو سلم دخول نفس النسبة فيها فليست من اجزاء الماهية بل من مفهومات الشخصية ولما لم يضر فى تقويم التشخص القول بعد مية التعيين فكيف يضر القول بنسبته فى تقويم الامر الذهنى الصرف على انه ليس كل نسبة ولا كل امر ذهنى تحت مقولة بل هو من الاجزاء الذهنية المتبائنة كالواحد للاعداد ولكن الحصة قد يطلق على مصداقات الحقائق باعتبار شرط لا كما يفصح عنه التعبير بالانسانية والحيوانية ولا شك ان انضمام مبدأ التشخص لشئ لا يخرج المنضم

Marfat.com

اليه عن حقيقة كالاعراض للجوهر فهي في وجودها قريبة من
الاشخاص الا ان الشخص هو تلك الحصة لا بشرط شيء فيتحد با
المشخصات والاشخاص دونها ووجود هذه الحصص في الانواع
الحقيقية ثابت جزما لان اثباتها في البسائط الخارجيّة لاجل
انها آنات لها كاللونية للباصرة لا انفراد لها وكذا المشتقات
العارضة عامة وخاصة لانتفاء الافراد عنها ايضا وقولهم الفصل
علة لتحصيل من حصة الجنس محمول اما على المعنى الاول حيث
يصح اللحاظ في نفسه مبهما متميزا عن الفصل متحصلا به واما
على المعنى الثاني لكن في المركبات الخارجية فقط لتحصيل النفس
الحيوانية حصة من النفس النباتية وصورة المعدنية فافهم
وعند هذا انتهى ما اردنا ايراده في هذه الرسالة والحمد لله -
الولي الرحيم والصلوٰة والسلام على محمّد نبيه الكريم .....

تمت الحاشية

Marfat.com

Marfat.com

حواشی شرح چغمینی

Marfat.com

قوله:

اذا خليت وطبائعها آه قال الفاضل الاوحدى عبد العلى البرجندى فى تعليقه على هذا الشرح ان هذا القيد للعناصر فقط ولو ذكر بجنبيها لكان انسب انتهى

اقول :- وجهه ان الاحتياج الى التخلية مع الطبع انما يكون فيما يمكن فيه تاثير التماس ومن المعلوم المثبت فى موضعه ان لا تماس فى الفلكيات فلا حاجة فيها الى تخليتها مع طبائعها فلا تعلق لهذا القيد بالاجرام الاثيرية فان قيل كيف يصح نفى القسر عن الاجرام الاثيريه وبقاءها على ما هو مقتضى طبائعها اعنى الكرويتر الحقيقيه مع ما فيها من نقرات التداوير والكواكب ومن خوارج المراكز القاطعتر للممثلات على متممين قلت المراد من الكروية استدارة سطح المحدب والمقعر لا توائم بهما واتصال اثخانهما والكروية بهذا المعنى حاصلة للافلاك والمهتممات هذا واقول يحتمل ان يتعلق هذا القيد اى قيد خليت طبايعها لكل من العناصر والافلاك فان ما سوى الفلك الاعظم من الافلاك خرجت عن مقتضى طبائعها بوقوع نقرات الكواكب والتداوير والخوارج القاطعتر للممثلات على متممين وان لم يكن هذا الخروج بالقاسر بل بالعناية الالهية فلا دخل لهذه الافلاك احتيج الى هذا القيد فى الافلاك ايضا

قوله فالعناصر بجملتها اى كل واحد منها الخ نقل منها حاشية منهية وهى انه انما فسر بقوله كل واحد منها لئلا يتوهم ان المراد

Marfat.com

بجملتها ان العناصر الاربعة بجملتها كرية الاشكال فان المقصد بيان
كرية كل واحد منها لا بيان كرية المجموع من حيث المجموع
امتنت وغير عبارة المص ايضا اشارة الى ماذكره الشارح لان
قال العناصر بجملتها والاجرام الاثيرية كرية الاشكال فقابل
الجمع اى لفظ كرية الاشكال بالجمع اى بلفظ العناصر والاجرام
فيفيد انقسام الاحاد على الاحاد اى كون كل واحد منها كرى الشكل
فان قيل ان هذا الحكم لا يجرى فى الماء اذ هو ليس كرى الشكل بل
مجموع الارض والماء من حيث هو مجموع كرة واحدة قلت هذا
لا يتجه على المص فانه استثنى منه كرة الماء حيث قال وكذا
الماء كرى الا انه ليس بتمام الاستدارة لانه خرج من سطحية
ما لم تقع من الارض كما استثنى منه كرة الارض
حيث قال الا ان الارض لقبولها التشكلات القسيرة تموقعت
سطحها لكن اهل الكروية اعم من ان تكون تامة او ناقصة صحيحة
او غير صحيحة حاصلة لهما۔

قوله لا الاحتراز عن اجزائهما المنفصلة عنها فان الاجزاء
المنفصلة عنها يصدق عليها انها اذا خليت وطبايعها يكون كرية
الشكل لان عند الانفصال لا يكون مخلاة وطبائعها اذا الانفصال
انما يكون بالقاسر وبعد زوال القاسر يتصل الاجزاء الى الكل و
صار كما كان اولا كن افاد الفاضل الاوحدى عبد العلى البرجندى
واقول :۔ فى هذا المقام الاحتراز عن الاجزاء المنفصلة توجب
القدح فى دليل الكروية من جهة البسائط فان الاجزاء المنفصلة

Marfat.com

اما ان تلاحظ مع حصول القوة البسيطة فيها فلتكن كرات واما ان يلاحظ فى ضمن كروية الكل اذا اتصلت بالكل وخرجت عن الانفصال فح لا تكون هى كرات بل الكرة مجموعها مع ان القوة البسيطة موجودة فيها ايضا فلا يكون كل ذى طبيعة بسيطة كرى الشكل

قوله :- ولما كان هذا القيد اه اى لما كان كون العناصر و الاجرام كرية الاشكال الحاصلة لها لا عن الاشكال التى هى مقتضى صورها النوعية

قوله :- الا ان الاولى لقبولها التشكلات القسمية اه قال المحشى الاوحدى عبد العلى البرجندى الاولى ان يقال لقبولها التشكلات القسرية وحفظها لها اذ مجرد قبول التشكلات لا يقتضى ذلك انتهى

اقول :- مجرد قبول التشكلات يقتضى ذلك اى وقوع التضاريس فيها فانه المبدأ المحدث لها واما الحفظ فهو المبدء المبقى ولما كان المبدان اى المحدث والمبقى للتضاريس كلاهما ظاهرين فى الارض فلا خير فى الاكتفاء على ذكر المحدث الذى هو الاصل فى وقوع التضاريس واحالة المبقى على اذهان الاذكياء ولعل قول المحشى الاول . . . . . والصواب اشارة الى هذا.

قوله : وبالجملة اراد بها ههنا ما يخرج به السطح عن استوار آه قال المحشى الاوحدى رح ولما قيل من انه لا يحسن ايراد الوهاد فى امثلة التضاريس وحاصله ان الوهاد وان لم يكن من التضاريس لكن اذا حصلت الوهاد يرى جوانبها مرتفعة كالتضاريس

Marfat.com

وبذلك يخرج السطح عن الاستواء

قوله وغيرهما من الاوضاع الاثيرية آه كالقمانات العظيمة الموجبة لقيظ الحرارة الموجبة لتبخير قدر كثير من الماء فينكشف بعض الارض وكذلك القمانات التى توجب انجماد قطع من الارض جبالا فتنزول بتموج المياه الاراضى التى حولها وينحدر فى اصولها فتبقى الجبال منكشفة -

قوله :- والاحوال العنصرية كانشقاق الارض من الانجزة التى استحالت نارا فى بعض الزمان لازال القوية واجتماع الرمل بمحبوب الرياح العاصفة -

قوله لكن التضاريس المرتفعة من الارض الخ قيد التضاريس منها بالمرتفعة من الارض وانكان كلا من المرتفعة والمطمية تضاريس كما مر لينطبق المثال بالممثل له

قوله :- لايقدح فى كونها كرية الشكل فى الحس الخ فان قيل انما يريد كون مجموع الارض كرية الشكل فى الحس فمحسوسيتها ممنوعة اذ الحس لايرد على مجموعها وانما يريد كون قدر محسوس منها كرة فكرويتها فى الحس ممنوعة

اقول :- المراد بالكرة الحسية ان لايكون الخطوط الخارجة من مركزها الى محيطها متساوية فى الحقيقة بل فى الحس فقط والتضاريس الواقعة فى الارض وان اخرجتها عن الكروية الحقيقية لوقوع اختلاف ما فى تلك الخطوط بسببها لكن لغاية صغرها بالنسبة الى كرة الارض لايخرجها عن الكروية الحسية اذ الحس ، عند وروده

Marfat.com

على الاشياء المختلفة بمثل هذا الاختلاف لا يميزها صغرا و
كبرا فمناط الكروية الحسية على اختلاف الخطوط الخارجية
عن المركز الى المحيط اختلافا يسيرا وهو حاصل للارض فيكون
كرة حسية لا على كون محسوسية جميعها ليقدح عدم احساس
جميعها فى كرويتها هذا فان قيل سلمنا ان التضاريس الواقعة فى
القدر المعمور من الارض لا نسبة لها الى كرة الارض لكن لا
نسلم ان التضاريس التى فى القدر المعمور منها ايضا بحيث لا
يخرجها عن الكروية الحسية لم لا يجوز ان يكون هى بحيث
يخرجها قلت هذا بناء على ظاهر الامر فان الظاهر ان القدر المعمور
من الارض تحت السماء لا كون ارتفاع اجزائه مثل ارتفاع اجزاء
الظاهر والا لانكشف فان الماء لذاته يقتضى غمر جميع الارض
والاحاطة بها لكليتها وانما انكشف بعض المواضع لتتنوها فلو كان
المواضع المغمورة اكثر نتوا من هذه المواضع المكشوفة لم
ينحدر اليه الماء فكانت منكشفة -

قوله:- وانما حملنا الخ يعنى وانما حملنا البيضة على البيضة
من الحديد التى يقال لها بالفارسية خود دون ما يقارب من
البيض مثل الحمام والدجاج كما يتبادر الى الفهم لان نسبة
حيات الشعيرة الى بيض مثل الحمام والدجاج اعظم بكثير من
نسبة التضاريس الى قطر الارض فيكون لحياة الشعيرة قدر محسوس
بالنسبة الى تلك البيضة بخلاف التضاريس فانها ليس لها قدر
محسوس بالنسبة الى قطر الارض فلا ينطبق المثال على الممثل

Marfat.com

له قال المحشي الاوحدي عبد العلي البرجندي انه لا يبعد ان يبقى البيضة على ظاهرها ويراد بها اعظم انواعها فان في جزائر الهند انواعا من الطير على ما قيل في عظم الابل ولا شك ان بيوضها ايضا يكون متناسبة لها انتهى ولا يخفى عليك ان امادة امثال هذه البيضة التي كاوان يكونا في الاعوام كبيض العنقاء مستبعد غاية البعد عند العقلاء بخلاف ما قال الشارح فانه معنى لغوي متعارف عند اهل اللسان وان كان تعارفا قليلا من تعارف بيض الطيور.

قوله:- وذلك لانهم ذكروا آه بيان للنسبة التي اوعاها الشارح بان اهل الفن ذكروا ان قطر الارض على ما وجده المتقدمون الفان وخمسمائة وارى بعون في سخا تقريباً وانما قالوا تقريبا لانه لا يرتد بعد الحساب على هذا المبلغ بخمسة اجزاء من احد عشر جزءا من فرسخ وطريق رجدان قطر الارض ان يوخذ اي تفاوت احد قطبي العالم بالاصطرلاب وغيره من الات الارض تفاوت فيموضع مستوية ارضها ثم يستخرج خط نصف النهار بالدائرة الهندية بالطريق الذي ذكر فيموضعه ثم يخرج هذا الخط طويلا على الاستقامة ويسار على يمينه من غير انحراف عناه وطريق معرفة عدم الانحراف ان ينصف على خط نصف النهار علا يعم متباعدة كالقبضة ونحوها بحيث اذا نظر من اولها الى الثانية والثالثة و غيرها يستر للاول ما بعدها والحاصل انها يكون كل منهما محاذيا للاخرة واسهل منه ان يخرج خط نصف النهار ويوخذ حبل ممتد وضعا فيوضع طرف عنه على خط نصف النهار بحيث ينطبق عليه

Marfat.com

انطباقا كليا ولا ينحرف عنه يميناوشمالا اصلا والطرف الآخر
من المجبل الى جهة اليسر و برسم الى هذه الجهة خط صغير بحيث
ينطبق عليه انطباقا كليا ثم يسار على سمت الخط فاذا انتهى السير
الى الخط الصغير المرسوم الى جهة اليسر يوضع على هذا الخط
الصغير طرف من المجبل بالحيثية المذكورة والطرف الآخر الى
جهة اليسر ويرسم الى هذه الجهة خط صغير منطبق على هذا
الطرف كما ذكر فاذا انتهى اليسر الى هذا الخط الصغير المرسوم ثانيا
يفعل هكذا الى ان يرتفع القطب او ينحط بمقدار درجة واحدة
اما اذا تفاعد فيكون اذا سرنا الى جانبه وبيانه ان البعد بين سمت
الراس والافق يكون ابدا بقدر تسعين درجة فاذا كتافى خط
الاستواء مثلا يكون قطباه منطبقا على الافق واذا سرنا الى الشمال
مثلا بقدر درجة تكون البعد بين سمت رؤسنا وبين الافق
تسعين درجة بما كان والبعد بين سمت رؤسنا وبين قطب الشمالى
تسعة وثمانين درجة لتجاوزنا عنه بقدر درجة واحدة واما
الخط الطرفى فيكون اذا سرنا الى خلاف جهة فان البعد بين سمت
رؤسنا وبين الافق تسعون درجة وصار بين سمت رؤسنا
وبين القطب احد وتسعون لتجاوزنا عنه بقدر درجة واحدة
فلا محالة ينحط القطب عن الافق بقدر درجة فاذا ارتفع او
انحط علمنا اذا قطعنا درجة واحدة من السماء ولما كانت كرة
السموات وكرة الارض متوازيتين فلا محالة تقع بازاء درجة
واحدة من السماء الفلك درجة واحدة من الارض فيمسح ما

Marfat.com

بين الموضع الذى سرنا منه الى الموضع الذى انتهى سيرنا اليه فهذا المبلغ يكون مقدار درجة واحدة من محيط عظيمة على سطح الارض واذا قسم ذلك على ثلثة وسبع التى هى نسبة المحيط الى القطر يخرج مقدار قطر الارض والقدماء لما عملوا بهذا العمل وجدوا حصة درجة واحدة من محيط عظيمة الارض اثنين وعشرين فرسخا وتسعى فرسخا فضربوه فى ثلثمائة وستين بان جنسوا اثنين وعشرين وتسعى فرسخ فصار مائتان فضربوهما فى عدد درجات المحيط وهى ثلثمائة وستين حصل اثنان وسبعون الفا فقسم الحاصل على مخرج الكسر اعنى التسعة خرج ثمانية آلاف فرسخ وهو المطلوب وصورة العمل هكذا .....

٢٠٠/٧٢٠٠٠ ، ٢٥٤٥/٥٦٠٠٠ ، ٤٥/١٠٠٠

٣٦٠ در

واذا قسم ذلك على ثلثة وسبع بان ضرب المقسوم اعنى ثمانية الآف فى المخرج الوجود .

٢٢/٨٨ ، ٢٢/٤٤ در ٩

اعنى سبعة يحصل ستة وخمسون الفا واذا ضرب المقسوم عليه فيه اعنى فى ثلثة و

١٢٠/١٢٠٠٠ ، /٠٠٠٠

سبع يحصل اثنان وعشرون ثم قسم حصل الاول على حاصل الثانى خرج الفان وخمسمائة وخمسة

١١٠/١٠ ١١٠/١٠٠٠

واربعون فرسخا وعشرة اجزاء من اثنين وعشرين اجزاء من فرسخ وصورة العمل هكذا فاذا اردنا رد الكسر الباقى اعنى

Marfat.com

عشرة اجزاء من اثنين وعشرين جزء الى اقل المخارج كما يقتضيه القواعد الحسابيه

وحدناه خمسة اجزاء من احد عشر لان نسبة الانصاف كنسبة الانصاف ولما كان هذا الكسر اقل من النصف حذفها الشؒ واضاف لفظ تقريباً

قوله :- وان ارتفاع اعظم الجبل او المراد بارتفاع الجبل عمود يخرج من قلته على سطح الافق الحسى وطرق وجدان الارتفاع مذكورة فيكتب الحساب والاصطرلاب وهو فرسخان وثلث فرسخ وهو سبعة اميال -

قوله :- هو خمسة اميال لنصف فرسخ تقريبا لان خمسة اميال لنصف فرسخ يزيد على فرسخين وثلث بقدر سدس فرسخ و هو نصف ميل وانما احتاج الشؒ الى هذا التقريب ليسهل له بيان النسبة بين ارتفاع اعظم الجبل وقطر الارض بذكر نسبة نصف فرسخ الى قطر الارض فانها كنسبة سبع عشر شعيرة الى ذراع فيكون نسبة خمسة اميال لان نسبة الاميال كنسبة الاجزاء وانما زاد فى ارتفاع الجبل تحرزا عن احتمال من نظر انا اذا رفعنا بناء على ذلك الجبل عسى ان يكون قادحاً فى الكروية الحسية للارض فتبين ان شيأ من العمارات لا يرتفع نصف مثل ماذا لم يكن للارتفاع من زيادة نصف قدح لم يكن مع عمارة و بناء ايضا قدح -

قوله بان قسموا الخ بيان للنسبة التى ادعاها الشؒ بين

Marfat.com

نصف فراسخ وقطر الارض بانه يخرج بالقسمة حصة واحدة من المقسوم عليهم فاذا قسمنا عدد ضعف فراسخ القطر وهو خمسة آلاف وتسعون على عدد شعيرات الذراع وهو مائة واربعة واربعون اذ الاصبع ست شعيرات معتدلة مضمومة بطون بعضها على ظهور بعض والذراع عند القدماء اربعة وعشرون اصبعا فاذا ضربنا اربعة وعشرين فى ستة يصير مائة واربعة واربعين خرجت خمسة وثلثون . فحصل هذا المقدار من قطر الارض فى مقابلة كل واحد من الشعيرات فكما ان شعيرة واحدة جزء من مائة واربعة واربعين خرجت خمسة وثلاثون فكذا خمسة وثلثون جزء من مائة واربعة واربعين جزء من مضاعف قطر الارض فثبت ان نسبة خمسة وثلاثين الى ضعف قطر الارض كنسبة شعيرة واحدة الى عدد شعيرات الذراع وتضعيف القطر لتسهيل الحساب فان خارج قسمة القطر على عدد شعيرات الذراع سبعة عشر ونصف بالتقريب واستحصال مخرجه يحتاج الى تضعيف كل من المقسوم والمقسوم عليه واذا ضعفنا المقسوم اولا خرج خمسة وثلثون صحيحا وما احتجنا الى تضعيف المقسوم والمقسوم اليه بعد القسمة .

قوله : ولان نسبة الخارج من القسمة الخ دليل لما ذكر بعد هذا بقوله يكون نسبة خمسة وثلثين الى عدد ضعف الفراسخ كنسبة الواحد الى عدد شعيرات الذراع الخ وتفصيله انا بين فى موضعه ان نسبة الخارج من القسمة الى المقسوم

Marfat.com

كنسبة الواحد الى المقسوم اليه ابدا مثلا اذا قسمنا عشرين
على خمسة خرج اربعة فكما ان النسبة الاربع الى عشرين
بخمس كذلك نسبة الواحد الى الخمسة ايضا بالخمس ويظهر
هذا من تعريف القسمة بانها تحصيل عدد يكون نسبة الى
المقسوم عليه واذا تقرر هذا فتقول اذا جعلنا عدد شعيرات
الذراع مقسوما عليه وعدد ضعف فراسخ القطر مقسوما خرج
خمسة وثلثون بالتقريب فيكون بناء على القاعدة المذكورة
نسبة خمسة وثلثين الذى هو خارج القسمة الى ضعف
فراسخ القطر الذى هو المقسوم كنسبة الواحد الى عدد شعيرات
الذراع الذى هو المقسوم عليه فثبت ان نسبة خمسة وثلثين
الى عدد ضعف فراسخ القطر كنسبة شعيرة الى ذراع اى كما ان
شعيرة جزء واحد من مائة واربعة وأربعين جزء من ذراع
كك خمسة وثلثون جزء من مائة واربعة واربعين جزء من ضعف
فراسخ قطر الارض

قوله: - بل يكون نسبة خمس سبع واحد خمس وثلثين و
هو الواحد الى ضعف فراسخ القطر الخ انما اضرب الشارح لان
الثابت ههنا نسبة خمسة وثلثين فرسخا الى ضعف قطر الارض و
المقصود بيان نسبة نصف فرسخ الى قطر الارض اى فرسخ الى ضعف
قطرها ولكن كانت نسبة شيء الى شيء كنسبة جزء معين من الاول
الى مثل ذلك الجزء من الثانى لزم ان يكون نسبة خمس سبع عرض
شعيرة الذى هو واحد من خمسة وثلثين الى ذراع كنسبة خمس

Marfat.com

سبع خمسة وثلثين اعنى واحدا الى ضعف القطر فظهر نسبة فرسخ
واحد الى ضعف فراسخ قطر الارض فاذا ظهر انا نسبة فرسخ واحد الى
ضعف قطر الارض كنسبة خمس سبع عرض شعيرة الى ذراع ثبت
ان نسبة نصف فرسخ الى قطر الارض كنسبة خمس سبع عرض شعيرة
الى ذراع ولما كان ارتفاع اعظم الجبل خمسة اميال لنصف فرسخ يكون
نسبته الى قطر الارض كنسبة خمسة اميال بخمس السبع وخمسة
اميال بخمس الشيء يكون شيئا كاملا فيكون نسبة ارتفاع اعظم
الجبل الى قطر الارض كنسبة سبع عرض شعيرة الى ذراع وهى اى
نسبة سبع عرض شعيرة نسبة الواحد الى الف وثمانية فان شعيرة
واحدة جزء من مائة واربعة واربعين جزء من ذراع واذا اخذ سبعة
وضرب مائة واربعة واربعون منه يحصل الف وثمانية فيكون نسبة
ارتفاع اعظم الجبل الى قطر الارض كنسبة واحد الى الف وثمانية هذا
على ما قرره اى الشارح وهو ليس سديد فانه بعد مسامحات التى
ارتكبها الشارح يكون نسبة ارتفاع اعظم الجبل اعنى فرسخين ونصف فرسخ
الى فراسخ قطر الارض ..... اعنى الفين وخمسمائة وخمسة
واربعين نسبة الواحد الى الف وثمانية عشر لا نسبة واحد الى الف
وثمانية كما زعمه الشارح لان خمسى فرسخين ونصف اعنى اى ارتفاع
اعظم الجبل واحد وخمسى الفين وخمسمائة وخمسة واربعين
اعنى قطر الارض الف وثمانية عشر فيكون نسبة اثنين ونصف الفين
وخمسمائة وخمسة واربعين نسبة واحد الى الالف وثمانية عشر
ويلزم من ذلك ان يكون نسبة كرة قطرها مقدار ذلك الارتفاع الى

Marfat.com

کرة الارض کنسبة واحد الی الف الف الف ومائتان وثمانیة وتسعین الف الف وخمسمائة وستة وتسعین الفا وخمسمائة واحد وسبعین ویکتب بالارقام الهندیه هکذا ۱۲۹۸ ، ۵۹۶ ، ۵۷۱ -

قوله :- ویلزم من ذلك اه ای یلزم من ان نسبة ارتفاع اعظم الجبل الی قطر الارض نسبة الواحد الی الف وثمانیة ان یکون نسبة کرة قطرها ذراع[۲] وتلك النسبة هی التی صرح الشیخ بها بقوله نسبة الواحد الی[۳] مقدار ذلك الارتفاع ای خمسة امیال لنصف فرسخ الی کرة قطرها[۲] الف الف الف واربعة وعشرین الف الف ومائة واثنین وتسعین الفا وخمس مائة واثنی عشر ویعبر عن هذا العدد بالفارسیة بیك ارب ودوکرور وچهل ویك لك ونود ودو هزار وپانصد ودوازده فقوله الف الف الف یعبر عنه بلفظ ارب فانه یعبر عن احاد الالوف به هزار وعن عشرات هذه هزار وعن مائة به لك وعن احاد الف الف هذه لك وعن عشرات الف الف به کرور وعن میات الف الف بیده کرور وعن الف الف الف به ارب وقوله اربعة وعشرین الف الف یعبر عنه بالفارسیة چهل ولك دوکرور فان عشرین الف الف دوکرور واربعة الف الف چهل لك وقوله مائة واثنین وتسعین الفا یك لك ونود ودو هزار فانه مائة الف یعبر عنه بالفارسیة به لك واثنین وتسعین الفا یعبر عنه به نود ودو هزار وقوله خمسمائة واثنی عشر یعبر عنه به پانصد ودوازده کما ذکرنا انفا واثبات هذه النسبة بانه تقرر فی الهندسة ان نسبة الکرة الی الکرة کنسبة القطر الی القطر مثله بالتکریر ای مکررة ثلث مرات بالاضافة فاذا کانت

Marfat.com

نسبة قطرة كرة الى قطر كرة بالنصف كانت نسبة الكرة الصغيرة الى الكرة الكبيرة نصف نصف نصفٍ اى ثمنها واذا كانت نسبة القطر الى القطر بالثلث كانت نسبة الكرة الصغيرة الى الكرة الكبيرة ثلث ثلث ثلث اى جزء من سبعة وعشرين جزء وهكذا

وايضا تقرر فيموضعه ان نسبة مكعب عدد الى مكعب عدد اخر كنسبة العدد الاول الى العدد الثانى مثلثة بالتكرير مثلا الاثنان ثلث الستة ومكعب الاول ثمانية لان مربع اثنان اربعة فاذا ضربنا الاربعة فى الاثنين يصير ثمانية وهى مكعب اثنان ومكعب الستة مائتان وستة عشر فان مربع الستة ستة وثلثون

فاذا ضربنا الستة والثلثين فى ستة يصير مائتان وستة عشر فمكعب الاول ثلث ثلث المكعب الثانى فان الثمانية ثلث الاربعة والعشرين وهى ثلث الاثنين والسبعين وهى المائتين وستة عشر واذا ثبت هاتان المقدمتان فنقول اذا فرض قطر الكرة المصنوعة من ارتفاع اعظم الجبل اعنى فرسخان ونصف فرسخ واحد اكان قطر الارض الفا وثمانية اميال لذلك الواحد واذا فرضت الكرة الحيلية واحد كان كان كرة الارض ف ثمانية اميال لالف وثمانية اميال لالف وثمانية اميال الكرة الجبلية فان مكعب الف وثمانية هو العدد المرقوم فى الشرح وبيانه ان مربع الف وثمانية الف الف وستة عشر الفا واربعة وستون هكذا ١٨١٦٠٦٤ فاذا ضرب الفا وثمانية فى هذا المربع .. ... (١٠٠٨ × ١٠٠٨) = ٨٠٦٤ يحصل عدد المسطور فى الشرح الذى هو مكعب قطر الارض اعنى الف وثمانية ومكعب ارتفاع اعظم الجبل واحد فيكون مكعب قطر الارض الذى هو كرة

Marfat.com

١٠٠٨ الارض لمكعب ارتفاع اعظم الجبل
١٠٠٨ الف الف الف واربعة وعشرين الف
٨٠٦٤ الف ومائة واثنين وتسعين الفا وخمس
١٠٠٨ مائة واثنى عشر مثل لمكعب قطر -
١٠١٦٠٦٤
١٠٠٨

٨١٢٨٥١٢ ارتفاع واعظم الجبال اعنى الكرة المصنوعة
١٠١٦٠٦٤ من ارتفاع اعظم الجبال فاذا كانت نسبة
١٠٢٤ ١٩٢٥١٢ كرة ارتفاع اعظم الجبال الى كرة الارض

فى مقدار من القلة فلا تخرج كرة اعظم الجبال كرة الارض عن الكروية الحسية وان اخرجتها عن الكروية الحقيقية هذا تفصيل ما فى الشرح واعترض عليه بانه لا يجدى الا تشويش اذهان الطالبين و اضطراب خواطر المبتدئين لان القادح فى الكروية الحسية الارتفاع والانخفاض المحسوسات فى الارض وهو يحصل لعدم تساوى انصاف اقطارها وعدم تساوى انصاف اقطارها تحصيل بارتفاع الجبال و انخفاض البوادى ولا دخل فيه لغير الارتفاع والانخفاض من الطول والعرض كما هو ظاهر لا سترة فيه فما ذكر الشارح من انزال كل من الجبال والسبع منزلة الكرة ليس بسديد عند من القى السمع و هو شهيد ولذا اكتفى الفحول كالمحقق الطوسى فى التذكرة والعلامة فى التحفة على بيان نسبة ارتفاع اعظم الجبال الى قطر الارض ولم يلتفتوا الى جعله كرة لما ذكره الشارح بالطول والعرض -

قوله :- ولو اخذنا هما على راى القدماء لكانت نسبة اه اى لو اخذنا الذراع وقطر الارض كليهما على راى القدماء لكانت نسبة

Marfat.com

ارتفاع اعظم الجبال الى قطر الارض كليهما على راى القدماء لكانت نسبة ارتفاع اعظم الجبال الى قطر الارض اعظم من نسبة سبع عرض شعيرة الى ذراع لان نسبة ارتفاع اعظم الجبال الى قطر الارض عندهم كنسبة واحد الى الف وثمانية كما مر ونسبة سبع عرض شعيرة الى ذراعهم نسبة واحد الى الالف وثلث مائة واربعة واربعين اوالذراع عندهم اثنان وثلثون اصبعاً وشعيرات مائة واثنتان وتسعون اسباعها الف وثلث مائة واربعة واربعون والنسبة الاولى ان نسبة واحد الى الف وثمانية اعظم من الثانية اى نسبة واحد الى الف وثلث مائة واربعة واربعين

قوله :- وكذا على راى المتأخرين الخ اى وكذا يكون النسبة الاولى اعظم من الثانية لو اخذنا الذراع والقطر كليهما على راى المتأخرين اذا القطر عندهم الفان ومائة واربعة وستون فرسخا وارتفاع اعظم الجبال فرسخان ونصف فنسبة الارتفاع الى القطر نسبة واحد الى ثمان مائة وستة وستين لان خمسى ارتفاع اعظم الجبال فرسخ واحد وخمسى قطر الارض على رايهم ثمان مائة وستة وستون لان خمسى الف مائتان وخمساه اربعمائة وخمسة والفين ثمان مائة وخمسمائة واربعة وستين وثلثة وثلثين وخمساها ستة وستون والاولى اعظم

قوله، ولو عكسنا الخ اى اخذنا القطر على راى المحدثين والذراع على رأى القدماء صار التفاوت فاحشا فان نسبة الارتفاع والقطر نسبة واحد الى ثمان مائة وستة وستين و نسبة سبع عشر الشعيرة والذراع نسبة واحد الى الف وثمان

Marfat.com

مائة واربعة واربعين -

قوله :- لكن هذا الخ اى اختلاف نسبة ارتفاع اعظم الجبال الى قطر الارض على اى راى كان لا يقدح فى ثبوت الكروية الحسية وعدم قدح تضاريس فيها فانه كما لا يقدح ارتفاع جزء واحد وانخفاضه فى ثبوت الكروية الحسية لكرة قطرها الف وثمانية اميال ذلك الجزء كذلك لا يقدح ارتفاع جزء وانخفاضه فى ثبوت الكروية الحسية لكرة قطرها ثمان مائة وستة وستون مثلا لذلك الجزء -

محمد اسماعيل سلفي مجدد
ذخيرہ لاہور

Marfat.com

مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے علوم و افکار

از: حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی، بانی مدرسہ نصرۃ العلوم و خطیب جامع مسجد نور، گوجرانوالہ

برِصغیر کے نامور عالمِ دین، انتہائی ذہین، فہم مستقیم، ذہن ثاقب، فطانت و سمجھ بین قوتِ قدسیہ کے مالک، قرآن کریم کے دورِ حاضر میں بے بدل مفسّر، حدیث کی مشکلات پر کما حقہٗ نگاہ رکھنے والے، فقہ اور دیگر علوم و فنون عقلیات و نقلیات میں کمال درجہ کی مہارت تامہ رکھنے والے اقتصادیات، معاشیات، تاریخ اور قدیم و جدید فلسفہ کے امام، سیاسیات و پولیٹیکل معاملات سے کما حقہٗ باخبر، دقیق سے دقیق مشکل کو اپنے عمل و تدبّر سے حل کرنے والے، اُلجھی ہوئی گتھیوں کو سُلجھانے والے، عظیم صوفی باعمل عالم، قرآنی انقلاب کی رُوح سے منوّر، شیطانی اور تمام خود ساختہ نظاموں کو درہم برہم کرنے والے، راسخ العقیدہ، پُرجوش نومسلم، مربّی علماء و محسنِ انسانیت، معلّمِ قرآن، فلسفہ ولی اللّٰہی کے ماہر اُستاذ اور صحیح اسلامی انقلاب کے علمبردار، سلف صالحین بالخصوص امام ابوحنیفہؒ کے مکتب فکر کے عظیم ترجمان، علمائے دیوبند کے تربیّت یافتہ، انتہائی درجہ کے متقی پرہیزگار، خدا پرست عالم حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ جن کی اپنوں نے ناقدری کی اور بیگانوں نے کبھی تو الحاد و اشتراکیت کا اتہام، کبھی تشدّد و عصبیّت کا الزام لگایا اور کبھی تجدد و مغربیت کی طرف نسبت کی۔

مولانا کی طرف منسوب غلط باتیں، افکار و خیالات میں انکی غلط ترجمانی، تعصّب کی وجہ سے مولانا کی شخصیّت کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش، تلامذہ و معاصرین کی مولانا کے صحیح افکار پیش کرنے میں کوتاہیوں اور دیگر غلط فہمیوں کے ازالہ کے ساتھ ساتھ اس مختصر کتاب سے مولانا کی شخصیّت، انکے مقام اور کام کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

علاوہ ازیں مولانا کا پورا ذہنی پس منظر، اعتقادات و اعمال، تعلیم و تربیّت، خاندانی حالات، راسخ العقیدہ بزرگوں سے تربیّت پانے اور سلاسل طیبہ میں بیعت اور اشتغالات، آزادیٔ ملک و دین کیلئے بے پناہ قربانیوں اور صعوبتوں کو برداشت کرنے، انگریز کی جڑوں کو برِصغیر سے اُکھاڑنے، مسلمانوں کو ان کے اصل مقام کی طرف لانے، علماء کو ان کا صحیح مقام دلانے کے سلسلہ میں مولانا کی کوششوں کا اجمالاً یا تفصیلاً خاکہ آپ کو زیرِ نظر کتاب میں ملے گا۔ جو پڑھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ قیمت -/۵۱

ناشر: ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

Marfat.com

مباحث کتاب الایمان مع تسہیل وتوضیح صحیح مسلم

مقدمہ صحیح مسلم

صحیح مسلم شریف، علم حدیث میں تین اہم ترین کتابوں میں ایک ہے اور صحیح بخاری کی طرح تمام صحیح اور حسان روایات پر مشتمل ہے۔ قرنِ سوم سے آج تک متداول ومعمول بہ ہے۔ اس میں "کتاب الایمان" کا ایک طویل اور اہم باب ہے جس کو امام مسلمؒ نے سب سے پہلے درج کیا ہے۔ اس میں ایمانیات کے جملہ مسائل کا ذکر ہے اور بعض مباحث اس کے نہایت اہم وقیع اور ضروری ہیں۔ ان مباحث کی توجیہ وتعبیر درسیات کی تعلیم کے طریق پر اس رسالہ میں بیان کی گئی ہے جن کو سمجھنے سے ایمان کے جملہ مسائل نہایت ہی عمدہ طریق پر دل نشین ہو جاتے ہیں۔ اختلاف ومشکلات وغیرہ بخوبی حل ہو جاتے ہیں۔

نیز مقدمہ میں امام مسلمؒ نے علم اصولِ حدیث کے ایسے اہم ترین مباحث ذکر کیے ہیں جو عام فنِ حدیث میں بہت کارآمد ہیں خصوصاً مسلم شریف کی احادیث میں بے حد مفید ونفع بخش ہیں۔ مقدمہ اپنی عبارت کے اعتبار سے مشکل بھی ہے اس لیے اس کی تسہیل وتوضیح مختصر طریق پر اور بہترین انداز میں کی گئی ہے۔

علمِ حدیث کے طلب گاروں کے لیے بہت نافع ہوگی اور اس کے پڑھنے سے بہت لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ مصنف : مولانا عبدالحمید خان سواتی مدظلہ

عمدہ کتابت وطباعت ، قیمت پندرہ روپے

ناشر

ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

Marfat.com